CONVERTED INTO PDF BY
~Pain Vendetta

کائنات اور انسان

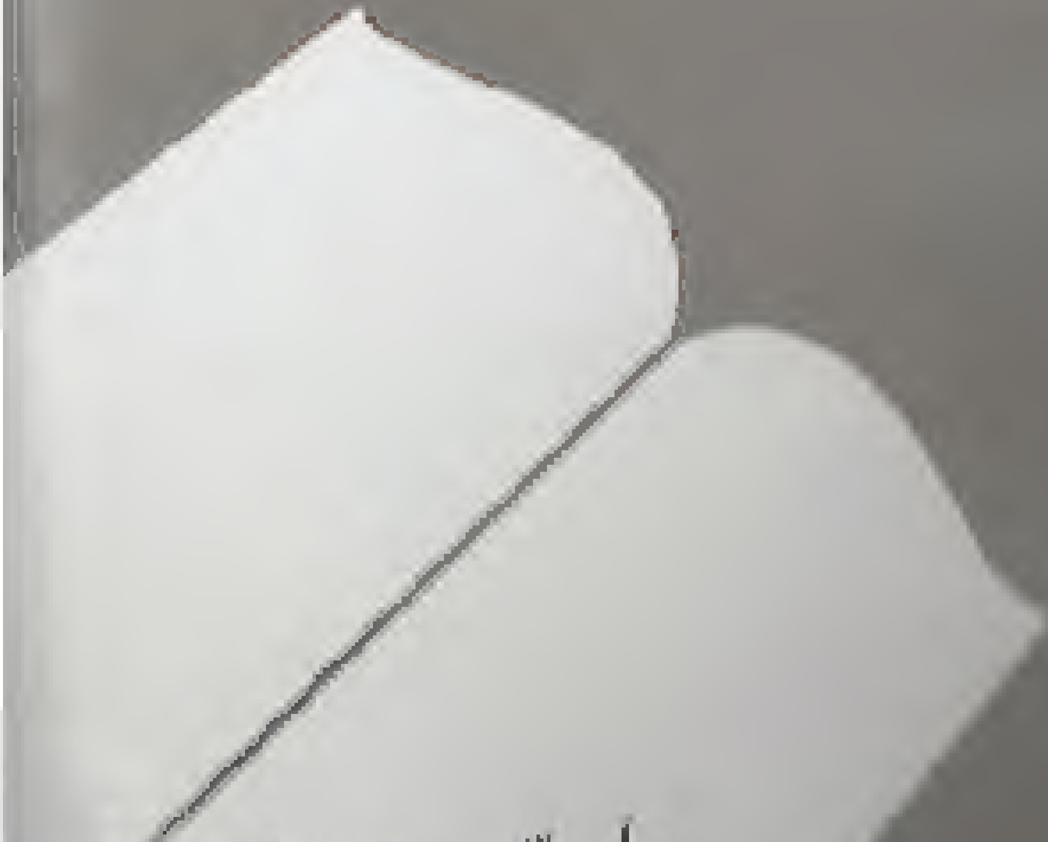

علی عباس جلالپوری

نام کتاب	:	کائنات اور انسان
ناشر	:	تخلیقات لاہور۔
اہتمام	:	لیاقت علی
سن اشاعت	:	2011ء
پرنٹر	:	اکرم پریس لاہور۔
ضخامت	:	228 صفحات
قیمت	:	-/220 روپے

اپنے چھوٹے بھائی علی اصغر مرحوم

کی

یاد میں

"ایک اچھا باغبان غیر ضروری خودرو جڑی بوٹیوں
کو اس لیے نہیں اکھاڑ پھینکتا کہ وہ اُن سے
نفرت کرتا ہے بلکہ اس لئے کہ اسے پھولوں
سے محبت ہوتی ہے"

پیش لفظ

مدت ہوئی میں نے لائف کے جریدے میں ایک عکسی تصویر دیکھی تھی جس میں ایک دل کشا سرسبز وادی کا منظر ہے۔ یہ وادی چاروں طرف سے نیلگوں پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے۔ اس کے عین بیچ ایک ندی بہہ رہی ہے جس پر پیٹ کے بل لیٹے ہوئے چند ادھ ننگے وحشی پانی پی رہے ہیں۔ آسمان پر کہکشاں کے رنگین عکس جھلملا رہے ہیں جن کے نظر افروز رنگ کیمرے میں محفوظ کر لئے گئے ہیں۔ اس عکسی تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ انسان کا آغاز وحشت سے ہوا تھا لیکن ذہن کے ارتقا اور سائنس کی ترقی کے طفیل آج وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ نظام سیارگان کے چمکتے دمکتے رنگوں کا عکس لے سکے۔ پیٹ کے بل لیٹ کر پانی پینے والے وحشی کا سفر کہکشاں کی رنگین تصویر تک ـــــ بس یہی داستان آئندہ اوراق میں بیان کی گئی ہے۔

علی عباس جلالپوری

جلال پور شریف

۴ فروری ۱۹۸۲ء

رُوحوں کا مت

انسان کے قدیم آبا جو لنگور، چمپانزی اور اوریا کے جیسے حیوانی تھے ابتدا میں اونچی کی طرح درختوں میں بسیرا کرتے تھے۔ یخ کے طویل زمانوں میں جب جنگل برفانی تودوں کی لپیٹ میں آ گئے وہ پہاڑوں کی کھوہوں میں رہنے لگے۔ زمانے کے گذرنے کے ساتھ انہوں نے دو ٹانگوں کے بل چلنا سیکھ لیا جس سے ان کے ہاتھ کام کے لئے آزاد ہو گئے اور وہ لٹھ تھام کر گھومنے پھرنے لگے لٹھ اپنے بچاؤ کا ہتھیار بن گیا اور وہ اس سے جانوروں کا شکار بھی کھیلنے لگے۔ قدیم پتھر کے زمانے ہی میں انہوں نے لکڑیاں رگڑ کر آگ سلگانے اور اسے محفوظ کرنے کا طریقہ معلوم کر لیا تھا۔ آگ کے الاؤ ان کی اندھیری راتوں کو روشن بھی کرتے تھے اور درندوں کو غار کے قریب پھٹکنے سے روکتے بھی تھے۔ لٹھ اور آگ کے استعمال سے ایک نیا حیوان وجود میں آیا جسے نیم انسان کہا جاتا ہے۔ نیم انسان نے قدرت کے جبر کو توڑنے کا کھوج لگایا جس سے دوسرے حیوانات آج تک آزاد نہیں ہو سکے۔ رفتہ رفتہ اس نے لٹھ کے سرے سے نوکیلا پتھر باندھ کر برچھا بنا لیا جب کہ دوسرے درندے بدستور پنجوں اور دانتوں سے کام لیتے رہے۔ اس ہنر مندی کی تہہ میں وہ تبدیلیاں کارفرما تھیں جو یخ کے زمانوں میں قدرت کے شدائد کے خلاف طویل کشمکش کرتے ہوئے اس کے مغز سر میں واقع ہوئی تھیں۔ ایک تو اس کے مغز سر کے حجم میں اضافہ ہو گیا اور دوسرے یہ کہ مغز سر کے اس حصے میں جسے نیو کارٹکس کہتے ہیں سوچ اور خود شعوری کی صلاحیتیں بیدار ہو گئیں۔ اس جوہر ذہن کی نشوونما نے جہاں اس کے ذہن میں علتوں کا شعور پیدا کیا وہاں ذہنی تکمیل کے لئے وسائل بھی فراہم کر گئے۔ دراصل جو دوسرے حیوانات اپنے اوپر ... سے

پیشتر جبلتوں کے اسیر رہے اور ماحول پر جب آدم نیم انسان کے ذہنی ارتقاء نے ان جبلتوں کے تصرف کو کم کر دیا اور اپنی ہی فطری صلاحیتوں کے طفیل اس نے فطرت کے قوانین کو سمجھنے اور انہیں اپنے حق میں ڈھالنے کا آغاز کیا۔ پہیے کے استعمال، آگ کی دریافت، پہیے اور کشتی کی ایجادات اور گفتگو نے اس کے اعتماد نفس میں اضافہ کیا۔ اس نے ہڈی کی سوئی اور چمڑے کے تسمے سے کھالیں سی کر جاڑے کی ٹھٹھر سے محفوظ رہنے کا راز بھی معلوم کر لیا اور گوشت کو آگ پر بھون کر زیادہ خستہ اور مزیدار بنا لیا۔ اس نے ذہنی ترقی کے باعث جہاں اپنے خارجی ماحول کے ساتھ مناسبت پیدا کرنے کی کوشش کی وہاں اس کی داخلی دنیا میں بھی عجیب وغریب تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ نفسیات کا ایک قانون ہے کہ انسانی ذہن سدا حرکت میں رہتا ہے۔ وہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات سوچتا رہتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ایک صحیح الدماغ شخص کا ذہن جامد ہو جائے یا سوچنا چھوڑ دے۔ سوچ کا یہ عمل بیداری ہی سے خاص نہیں ہے بلکہ سوتے میں بھی جاری رہتا ہے۔ اسی کے کارن ہم خواب دیکھتے ہیں جو انسان سے خاص ہے۔ بے شک حیوانات اور پرندے بھی ذہن رکھتے ہیں لیکن خود شعوری کے نہ ہونے کے سبب وہ خواب نہیں دیکھ سکتے نہ بے زبان اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

ہمارے نیم انسان کو اپنے مخصوص ذہنی جوہر کے طفیل ہتھیار بنانے، آگ وغیرہ کرنے تن ڈھانپنے یا گھروندے وغیرہ کو سیدھا کرنے میں کچھ زیادہ دقت محسوس نہیں ہوئی لیکن خواب اس کے لئے خاصی پریشانی کا باعث بن گئے ہوں گے۔ یہ بات تو ممکن نہیں تھی کہ وہ خوابوں کے بارے میں نہ سوچتا یا خوابوں کی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا چنانچہ خارجی مظاہر کے اسباب کی تلاش کے ساتھ ساتھ اس نے داخلی عالم پر بھی غور کرنا شروع کیا اور اپنی توفیق کے مطابق اسے سمجھنے کی کوشش بھی کی۔ وہ دیکھتا کہ سوتے میں اس کا جسم تو غار میں دراز ہے لیکن وہ جنگلوں میں شکار کھیلتا پھرتا ہے یا اپنے مرے ہوئے عزیزوں سے ملاقاتیں کر رہا ہے۔ اس عجیب وغریب

صورتِ احوال کی یہی توجیہ کی جا سکتی تھی کہ اس کے اندر کوئی شے ایسی بھی موجود ہے جو سوتے وقت اس کے جسم سے جدا ہو جاتی ہے اور جاگنے پر لوٹ آتی ہے اس کے ساتھ اس کا روزمرہ کا مشاہدہ تھا کہ اس کی زندگی کا انحصار سانس کی ڈوری پر ہے۔ جب تک یہ ڈوری باقی ہے انسان زندہ رہتا ہے لیکن اس کے ٹوٹ جانے سے مر جاتا ہے۔ سانس کی اس ڈوری یا ہوا کے اس جھونکے کو ابتدا میں وہ روح سمجھتا رہا۔ چنانچہ قدیم زبانوں میں روح ــــــ عربی میں ہوا کا جھونکا کے لئے جو الفاظ مستعمل ہیں ان کا لغوی معنی ہوا کا جھونکا یا سانس ہی ہے جیسا کہ روح (عبرانی) سائکی (یونانی) آتما (سنسکرت) اینیما (لاطینی) کے لغوی معنی سے ظاہر ہے۔ رفتہ رفتہ ان الفاظ کے لغوی معنی تو سانس یا ہوا کا جھونکا ہی رہے لیکن اصطلاحی معنی بدل گئے اور روح کا اطلاق بھوت۔ جیتی پھرتی کایا یا ہمزاد پر کرنے لگے جو انسان کی ہم شکل ہے۔ اس کی پیدائش کے ساتھ معرضِ وجود میں آتی ہے اور موت کے بعد کسی دوسرے پُراسرار عالم کو چلی جاتی ہے۔ روح کے مفہوم کی یہ تبدیلی بھی نوعِ انسان کی تاریخ میں بڑی انقلاب آفریں اور دور رس ثابت ہوئی کیونکہ مذاہبِ عالم کی بنیاد اسی تصور پر اٹھائی گئی تھی۔

پچھلے زمانوں کے انسان کی ذہنی و قلبی واردات کو سمجھنے کے لئے آسٹریلیا، افریقہ اور ایشیا وغیرہ کے وحشی قبائل کے مشاہدے اور نفسیاتِ طفل سے رجوع کیا جاتا ہے۔ انسان کے قدیم آبا بھی آج کل کے وحشی قبائلیوں اور بچوں کی طرح حقیقتِ خارجی اور تخیل میں فرق روا نہیں رکھتے تھے یعنی تخیلاتی عالم ہی کو حقیقی عالم سمجھتے تھے۔ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ بچے کھلونوں کو اپنے آپ پر قیاس کر کے انہیں بھی اپنی ہی طرح کی جیتی جاگتی اور باشعور ہستیاں مان لیتے ہیں، وہ اپنے کھلونوں سے باتیں کرتے ہیں، انہیں کھانا کھلاتے ہیں، انہیں کپڑے پہناتے ہیں، ان کے رہنے کے لئے مکان بناتے ہیں، ان کا بیاہ رچاتے ہیں، ایک بچہ

کہتا ہے "بھٹ جاؤ! میرا کتا کاٹ کھائے گا۔" دوسرا کہتا ہے "میرا گھوڑا پیاسا ہے، اس کے لئے پانی لاؤ۔" ایک بچی کہتی ہے "میری گڑیا تمہارے گڈے سے روٹھ گئی ہے۔ دیکھو وہ اس کی طرف پیٹھ کئے بیٹھی ہے" دوسری کہتی ہے "میں اپنے گڈے کے لئے مٹھائی لا رہی ہوں۔ بے چارہ کل سے بھوکا بیٹھا ہے۔" اس طرح بچے اپنے ہی خیالات اور احساسات کو اپنے کھلونوں سے منسوب کر لیتے ہیں اور یوں اپنی تخیلاتی دنیا کو حقیقی مان لیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب یہ بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو ذہنی بلوغت کے ساتھ ان پر تخیلاتی عالم اور حقیقی عالم کا فرق واضح ہو جاتا ہے اور وہ اپنے بچپن کے کھلونوں کو بے شعور اور بے جان مان لیتے ہیں۔ لیکن پتھر کے زمانے کا انسان ہزاروں برسوں تک ذہنی بلوغت سے نا آشنا رہا اور بعض پہلوؤں سے وہ آج بھی ذہنی نابالغ ہے۔ وہ عمر بھر اپنے تخیلات کے بنائے ہوئے عالم ہی کو حقیقی سمجھتا رہا۔ ہمارے بچوں کی طرح وہ بھی بے جان اشیاء کو اپنے آپ پر قیاس کر کے ذی حیات اور ذی روح خیال کرتا اور ان سے اپنے ہی جیسے احساسات و جذبات منسوب کیا کرتا تھا جس سے روحوں کے مت کا آغاز ہوا۔ اسے اس بات کا یقین تھا کہ دنیا کی ہر شے میں روح کا بسیرا ہے۔ سورج، چاند، دھرتی، تارے، اپنے، دریا، جھیلیں، پہاڑ، پتھر، درخت، بیل بوٹے، پھل پھول، پرندے، چرندے سب اسی کی طرح زندہ اور ذی روح ہیں اور اسی کی طرح ایک دوسرے سے پیار یا نفرت کرتے ہیں، لڑتے جھگڑتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، بیاہ کرتے ہیں، روٹھ جاتے ہیں، من جاتے ہیں۔

قدیم انسان کے ذہن میں خارجی و داخلی یا معروضی اور خیالی کا فرق بھی نا پید تھا۔ آج کل کے وحشی قبائلیوں کی طرح اس کا بھی عقیدہ تھا کہ جو واردات انسان کے خارج میں واقع ہوتے ہیں وہی اس کے داخل میں بھی رونما ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ روحوں کے مت کی تشکیل پذیری

دور وحشت میں ہوئی تھی۔

• بے جان اشیاء سے روحیں منسوب کرنا ؎۱

• مادی حیثیت کو ذی روح سمجھنا ؎۲

کائنات کے مظاہر اور اشیاء کو اپنی ہی طرح کی روحیں منسوب کر کے قدیم انسان نے پہلے پہل کائنات سے اپنا ذہنی اور جذباتی رشتہ جوڑنے کی کوشش کی۔ روحوں کے اس مسلک کے اثرات و نتائج بھی قدیم انسان کے دل و دماغ پر بڑے گہرے ہوئے علم انسان کے طلبہ سے چھپے نہیں۔ تحقیق مسلک دیو مالا مذہب سحریت سے لے کر ادب آرٹ اور شاعری، لوک گیتوں، لوک کہانیوں اور توہمات میں ان آثار کا کھوج لگایا ہے۔ قدیم دور کے جادوگر جنتر منتر اور ٹوٹکوں میں میسٹریک اور روحوں سے مدد مانگتے رہے ہیں۔ سماوات سورج چاند تاروں وغیرہ پر قابو پانے کے طریقے بتاتے رہتے ہیں۔ آسمان، سورج چاند تاروں، بادل، درخت وغیرہ میں روحوں کا بسیرا تسلیم کر کے دیو مالا کی تدوین ہوئی ہے۔ مذہب عام کی بنیاد بھی روح کی بقا کے تصور پر رکھی گئی ہے۔ صوفی اور ویدانتی انفرادی روح اور روح کل کا تصوریاتی حصہ سمجھتے رہے ہیں اور اس میں کھو جانے کے لئے تپ جپ اور ریاضت کرتے رہے ہیں۔ شاعری کے اسالیب اور تشبیہیں اور قیاس کی تخلیق میں کہ آسمان، بادل، پھول، درخت وغیرہ ذی روح اور ذی حیات ہیں اس لئے شاعر ان سے ہمکلامی، ہمدردی اور پیار جتاتے ہیں۔

آئندہ ابواب میں ہم جادو، دیو مالا اور مذہب کا ذکر تفصیل سے کریں گے ان سب پر روحوں کے مسلک کے گہرے اثرات ثبت ہوئے ہیں اور انہیں روحوں کے

؎۱ ANIMISM　　؎۲ ANIMATISM

سنت کی طرح کا مادرت کے ساتھ انسان کے روحانی وجذباتی رشتے کی مختلف صورتیں بھی جا سکتی ہے۔ فی الوقت ہم ان آثار و روایات اور توہمات کو سپرد قلم کریں گے جو روحوں سے متعلق یادگار ہیں۔

عام عقیدہ یہ ہے کہ روحیں جو آدمی کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں دو قسم کی ہیں۔ خبیث اور حمیدہ یا نیک اور بد۔ نیک روحیں آبا و اجداد کی ہیں جو وقتاً فوقتاً اپنے عزیزوں کو ملنے آتی ہیں اور لوگ مشکل وقت میں ان سے رجوع لاتے ہیں۔ آبا پرستی کا عقیدہ کی پیداوار ہے۔ روما اور چین (انقلاب سے پہلے کا چین) میں خاص اہتمام سے اجداد کی روحوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ ان کے لئے خوبصورت معبد تعمیر کئے جاتے تھے۔ ان کے بتوں کے سامنے کھانے چن دیئے جاتے تھے۔ روحوں کے دن بڑے لوگوں کی روحوں کو بلاوے اور نیک لوگوں کی روحوں کو راضی کیا جاتا تھا۔ بدروحوں سے خوفزدہ رہتے تھے اور ان کی تکریم کرتے تھے۔ مغول اور تاتار روحوں کے مسکن کو ٹکڑی کہتے تھے اور ان کے لئے چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ وہ پرہیز دشمن کے تصرف سے روحوں سے رابطہ قائم کرتے تھے۔

اکثر قوموں میں یہ عقیدہ موجود رہا ہے کہ خاص تقریبات پر بزرگوں کی روحیں اپنے سابقہ مسکن کو لوٹ آتی ہیں چنانچہ یونان کی عورتوں کا اعتقاد ان کے لئے کچھ بچا جاتا تھا عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نیک لوگوں کی روحیں اپنے مزاروں میں زندہ موجود ہیں اور اپنے عقیدت مندوں کی مشکلات دور کرنے پر قدرت رکھتی ہیں۔ اسی لئے لوگ مزاروں پر منتیں مانتے ہیں اور قیمتی چڑھاوے نذر کرتے ہیں مگر اولیائے کرام کے پیروکار ان مزاروں پر

جا پہنچتے ہیں اور میت کے چاول چھو کر بطور تبرک لے جاتے ہیں۔ بعض لوگ
... قریب لگے ہوئے پیڑ کی ٹہنیوں پر رنگ برنگی دھجیاں باندھ کر حصول اولاد کی
دعائیں مانگتی ہیں۔ ہندو بھی پیپل کے درخت کو دل سے پوجتے ہیں۔ اور ... مراد
... بڑی ... اسی مقصد کے لئے ... کے ... ہے
... سے ہم کنار ہوتی تھیں۔ ہندو عورتیں پیپل کے درخت کو زندہ تسلیم کرتی ہیں اور
اولاد کی خاطر اس کا پھیرا (طواف) کرتی ہیں۔ اسی طرح تلسی، کنول، پیپل کی پوجا
کی جاتی ہے۔ گویا کہ یہ ... جن کی قبر پر اگے ہوئے ... کے درخت سے پتے توڑ کے
... ان کا گل ... ہو جاتے ... ہوئی اولاد ... کے لئے ... قبر
کے قریب اگے ہوئے پیڑ سے ... ہوتی تھیں چنانچہ اسے ... کر
... نے کٹوا دیا تھا۔

ہندوؤں میں شیاطین، بھوت پریت، غول، نسناس، راکشس، دیو، پری
اور پشاچ منسوب چڑیل، ڈائن عفریت وغیرہ کا ذکر لوک کہانیوں میں تواتر سے ملتا ہے اور
سادہ لوح عوام کے ساتھ بعض پڑھے لکھے لوگ بھی ان پر یقین رکھتے ہیں۔
کتابوں میں قیاس آرائی کی گئی ہے شیطان کا باپ بتایا گیا ہے جو ... جنات کا ... ہے
شیطان کے چار ماتحت ہیں جیسے جاسوس ... اور ... اور ... ہیں ...
... ان ... ہیں ... ایک
... گیا ہے ... بازاروں میں گھومتا پھرتا ہے اور لوگوں کو ... ہے
... آدمی کو غم ... دیتا ہے ... بادشاہوں کا درباری اور ...

انہیں ظلم وستم پر اکساتا ہے۔ دخانِ شر بدی کا سرپرست ہے۔ مزدا کا مخالف ہے۔ وہ ویرانوں اور چشموں کے پاس رہتا ہے۔ یہی آتش پرستوں کا عقیدہ ہے۔ مزدا اور اہرمن پیدا ہوتے ہیں۔ وہ میاں بیوی میں پھوٹ ڈالنے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ اس کی اولاد بے شمار ہے جو دنیا میں سرگرمیاں جاری رکھتی ہے۔ وہ لوگوں کو برائی پر آمادہ کرتی رہتی ہے۔ یزیدیوں کا ایک فرقہ یزیدیہ جو ملک شام میں پایا جاتا ہے شیطان کو ملک طاؤس کہتا ہے۔ جو کوئی شیطان کو برا کہے یہ لوگ اسے جان سے مار دیتے ہیں۔

اسلامی روایات میں شیطان ایک جن تھا جسے آگ سے پیدا کیا گیا تھا۔ شروع میں وہ بڑا عابد و زاہد تھا لیکن جب خدا نے آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے سرکشی کی جس کی پاداش میں وہ راندۂ درگاہ ہوا۔ اسے بنی آدم کا کھلا دشمن قرار دیا گیا۔ اس کے شر سے بچنے کی تلقین کی گئی۔ آدم اور حوا کے ساتھ اسے بھی جنت سے نکال کر اس مادی عالم میں بھیج دیا گیا جہاں وہ ان کی اولاد کو خدا کی راہ سے گمراہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ بعض ارباب تاویل مثلاً اخوان الصفا اور سرسید احمد خاں نے شیطان کی شخصیت سے انکار کیا ہے اور اسے شر کا میلان قرار دیا ہے جو ہر شخص کی طبیعت میں موجود ہے۔ دوسری طرف منصور حلاج ابن عربی اور ان کے پیرو شیطان کو ایک موحد کہتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ شیطان نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر کے خدا کی وحدانیت کا ثبوت دیا تھا کیونکہ غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا شرک ہے۔ اسی بنا پر سرمد شیطان کی پیروی کی تلقین کرتے ہیں۔ ؎

سرمد تو حدیث کعبہ و دیر مکن در کوچۂ شک چو گمرہاں سیر مکن
رو پیروی شیطان آموز یک قبلہ گزیں و سجدۂ غیر مکن

بعض شاعروں نے شیطان کو جلیل یا ہیرو بنا دیا ہے کیونکہ اس نے ہمیشہ
بغاوت اور سرکشی کی جرأت کی لیکن ہار نہیں مانی۔ چنانچہ ملٹن اور گوئٹے نے اسے
خودداری اور خود مختاری کے باعث اسے ہیرو بنا دیا ہے۔

شیطان کا تصور مجوسیت سے یادگار ہے۔ بنی اسرائیل قدیم میں شیطان کے قائل نہیں
تھے بلکہ یہ خود ہی یہوہ کو خیر اور شر کا مبدا سمجھتے تھے۔ جب شاہ بخت نصر نے یروشلم پر
قبضہ کیا تو تمام بنی اسرائیل کو قیدی بنا کر بابل لے گیا جہاں وہ کم و بیش ستر برس تک اسیری کی حالت
میں مقیم رہے۔ اسی دوران میں انہوں نے بابل سے پیدائش آدم، جنت عدن، طوفان نوح، شجرِ حیات وغیرہ
کے ساتھ شیطان کا تصور بھی مستعار لیا … ہے۔ … کہتے تھے کہ شر کا خالق بھی ہے اور اس کا نام
… بھی … یہودیوں میں … مرور … اور شیطان کی
… میں مرور … اس کائنات میں خیر کے … اور شیطان شر کی علامت بن گیا
… سے … ہوئی ہے۔ … عظیم
شیطان … زبان سے عربی میں … اس کا … سرکشی اور باغی … بعد …
… کے نام میں … اپنی کتاب " انسان کامل " میں لکھا ہے
… ابلیس … سے ہیں شیطان … میں …
… اسے … ابلیس کا لفظ یونانی … سے
ماخوذ ہے۔

جیسا کہ … میں شیطان کو … مانا گیا ہے۔ … ایک پوشیدہ مخلوق سمجھتے تھے
… سے … عربی … پوشیدہ … کا مفہوم رکھتے ہیں۔ جیسے جن …

… DEVIL انگریزی … DIABOLOS …
… سے ماخوذ ہے …

جو رحم مادر میں چھپا ہو جیسے جنین، وہ زمین جو درختوں کی کثرت سے ڈھک گئی ہو جیسے جنان، وہ
شخص جس کی عقل پر پردہ پڑ گیا ہو وغیرہ وغیرہ۔ سر سید احمد خان نے جنات سے مراد پوشیدہ
مخلوق لیا ہے جیسے کہ وحشی جراثیم یا وائرس۔ عرب کے صحرائی اور بدوی جو متمدن معاشرے سے
الگ تھلگ رہتے ہیں یا بعض کتب تفسیر میں جن کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں: مسلمان اور کافر یا نیک اور
بد۔ مسلمان جن کسی کو نہیں ستاتے جب کہ کافر جن لوگوں کے درپے ایذا رہتے ہیں۔ بعض احادیث کی رو سے
جنوں کے کئی قبائل نے اسلام قبول کر لیا تھا جن کی اولاد آج بھی باقی ہے۔ "اثنا عشری فرقے کی ایک
روایت ہے کہ جناب علی ابن ابی طالب نے جنوں سے لڑائی کر کے انہیں شکست دی تھی اور مسلمان کیا تھا"
کہا جاتا ہے کہ جن بھی عام آدمیوں ہی کی طرح کھاتے پیتے ہیں اور شادی بیاہ کرتے ہیں۔ ان کی پہچان
یہ ہے کہ وہ آنکھ نہیں جھپکتے۔

عام عقیدے کے مطابق جن ایک طاقتور مخلوق ہے اور وہ کسی شخص کے قبضے
میں آ جائے تو اس کے سارے کام سنوار دیتا ہے۔ جیسا کہ مثلاً الہ دین چراغ کی کہانی کا جن تھا۔ تسخیر جن
کی روایت عام ہے۔ عامل عاملات میں تسخیر جن کے لیے چلے کاٹے جاتے ہیں۔ اس مقصد کے
لیے عامل اور وحشت گاہ چالیس روز تک گوشۂ خلوت میں ایک دائرہ کھینچ کر اس میں بیٹھ جاتے ہیں اور
ورد وظیفہ میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ کسی دنیا جہان سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ پہلے بڑے بادام کھاتے ہیں اور
پھر ہر روز ایک بادام کم کرتے جاتے ہیں۔ چند دنوں کے بعد جنات شیر بھیڑیے
چیتے کی خوفناک شکلوں میں ان کے سامنے آنے لگتے ہیں تاکہ وہ ڈر کر بھاگ جائیں۔ جو شخص
اس چلے میں ثابت قدم رہے وہ تسخیر جن پر قادر ہو جاتا ہے اور وہ جن اس کی ہر خواہش پوری کرتا
ہے۔ عبقری اور جنات کا بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ نیک اور روحانی کام کر جاتی ہے۔

ے ڈاکٹر براؤن کو ایک ایرانی نے بتلایا کہ پیچے کاٹنے والے تنہائی، فاقہ، دوری

اور سنت کے باعث واہموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ وہ اسی حالت میں انہیں عجیب و غریب

چیزیں دکھائی دینے لگتی ہیں

ملک خلشان جنات کا بادشاہ ہے جو کوہ قاف پر رہتا ہے۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے

جنات کے چار قبائل ہیں

(۱) عابرہ، جو آسمان پر رہتے ہیں (۲) قطبیہ، قطب تارے کے گرد (۳) وهمیہ [illegible]

[illegible] (۴) فردوسیہ جو جنت میں رہتے ہیں ۔

یہودیوں کی ایک روایت میں حوا سے پہلے آدم کی زوجہ للت تھی جسے جنت سے باہر

نکال دیا گیا اور وہ شیاطین و جنات کی ملکہ بن گئی۔ قبل اسلام کے عربوں کا عقیدہ تھا کہ جن شاعروں

کو الہام عطا کرتے ہیں۔ بعض عرب شاعروں نے اپنے کلام میں جنوں سے ملاقات کرنے کا دعوی

کیا ہے۔ عرب جل پریوں کی عبادت کرتے تھے وہ انہیں جنوں کی اولاد سمجھتے تھے۔ کتاب الاغانی میں

ہارون الرشید کے [illegible] لکھا ہے کہ اس کے دور کے مطابق

[illegible] مشہور ہے کہ [illegible] شیطان نے [illegible] ایک شیطان ایک معزز شیخ

کی صورت میں اس کے پاس آیا [illegible] غائب ہو گیا۔ [illegible]

مشہور تھی [illegible] اس بات کا یقین تھا کہ وہ سوتے میں جنات کا گانا سنتا ہے چنانچہ

وہ [illegible] خواب میں [illegible]

[illegible] نہیں ہو گا [illegible] جو جنات سے سنتے ہیں

سے سنا یا تھا۔ عرب ایک شاعر ابو محمد عبدالسلام کو دیک الجن (جن کا مرغ) کہتے تھے

؎ A YEAR AMONG THE PERSIANS

کیونکہ ان کے خیال میں وہ جنوں کے زیر اثر شعر کہا کرتا تھا

علامہ عبداللہ ادر لکھتے ہیں کہ بابل کے باشندوں کے عقیدے کے مطابق جب کوئی شخص بیمار پڑتا ہے تو یہ اس بات کا نتیجہ ہوتی ہے کہ شیاطین اور جنات کی کارروائی ہوئی ہے۔ یا پھر مردہ جادو کے اعمال یا دشمنوں کے ٹونے ٹوٹکے کا اثر ہوتا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ہر مرض کا الگ شیطان ہوتا ہے خود مرض کچھ نہیں تھا۔ شیاطین پر قابو پانے اور ان کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے کاہنوں کا ایک مستقل طبقہ وجود تھا جو جادو ٹونے پر قابو پا کر بیمار کو صحیح کر دیتا تھا۔ یہ کاہن مذہبی پیشوا بھی تھے اور جادو پر ان کا تسلط تسلیم کیا جاتا تھا۔ کاہن مریض کو سامنے کر کے پکارتا تھا اور پھر منتر پڑھ کر "تف" کرتا تھا۔ ہمارے یہاں کے عامل، جن گیر بھی اسی طرح بابل کے کاہنوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ عام اسلام میں یہ عقیدہ بھی موجود ہے کہ جنات مرگی لگاتے ہیں اور مصیبت نازل کرتے ہیں۔ جنوں کا بسیرا کھنڈروں، اجڑے مکانوں، جنگل بیابان کے درختوں، پہاڑی کھوہوں اور ویران وادیوں میں ہوتا ہے۔ بعض ایسی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ کسی شخص نے جنگل میں سے گزرتے ہوئے کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر کھجوریں کھائیں اور ایک گٹھلی اس نے پھینکی جو کسی جن کے بچے کی آنکھ پھوڑ دی۔ اس پر جن نے اسے پکڑ لیا یا کسی شخص نے ایسے درخت کے نیچے جہاں جنوں کا مسکن تھا پیشاب کر دیا اور جنوں کا عتاب اس پر نازل ہوا۔

ہمارے دیہات میں جب کوئی جن کسی خوبصورت جوان لڑکی کو پکڑ لیتا ہے تو وہ ہاتھ پاؤں چلانے لگتی ہے اور اول فول بکنے لگتی ہے۔ لڑکی کے ماں باپ جن اتارنے کے لئے کسی عامل کو بلاتے ہیں جو جن کو حاضر کرنے کے بعد اسے حضرت سلیمان کا واسطہ دیتا ہے

لہ نفحات سفیانی۔

حضرت سلیمان کے نام سے منسوب ہیں۔ اور ان کا نام لے کر ہی خود کو بچانے لگتے

ہیں کیونکہ حضرت سلیمان نے ان کے ایک طاقتور سردار صخر جنی کو بحیرہ طبریہ میں قید کر دیا تھا

یہاں کا عقیدہ ہے کہ نام سنتے ہی جن ان کا پیچھا چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ یہ لوگ جن نکالنے کے

لئے دعوت کہتے ہیں۔ جس عورت کو جن نے پکڑ لیا ہو اسے دائرے میں بٹھا کر اس کے گرد

ایک مرغ کا خون چھڑک دیتے ہیں اور افسوں پڑھتے ہیں۔ دعا کے قریب لوبان، عنبر، عود

وغیرہ کہتے ہیں یا بخور جلاتے ہیں۔ اور مختلف جنوں کے ناموں پر مشتمل ہوتا ہے اور

خاتم سلیمانی کے نام پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر آسیب کہتے ہیں جو بعض دفعہ

عورت جن کے کسی معصوم بچے کو اسیر کر لیتی ہے۔ آسیب زدہ عورت کی باتیں بچے

سے ملتی ہیں کیونکہ عورت کی زبان سے جن بول رہا ہوتا ہے کہ اس کی مرگی پر اثر ہے اور

عورت کا پیچھا چھوڑنے پر عورت کو ہدایت دے دیتا ہے کہ پیٹنے میں بند کر دو

بچے ہوتے ہیں کسی وقت یا بگڑ دل عورت کی شکل میں سر سے پاؤں تک دکھائی دیتا ہے بعض

اوقات نوجوان بچے مرگی کے دورے سے بچھڑ کر جا لگتے ہیں۔ اس قسم کی بیماری

میں دو ہی اسباب ہوتے ہیں۔ یا دل کی امراض جیسے یرقان وغیرہ یا جن کا اثر۔ یا تو مریض بیمار

ہو کر مرگی میں مبتلا ہوتا ہے یا وہ اپنے شانے سے جدا ہو جاتا ہے۔ جنات پکڑ لیتے ہیں

چاہتے ہیں۔ ہم کو ایک لڑکے کا قصہ یاد ہے۔ بیاہ سے پہلے ایک لڑکی ایک نوجوان سے

منسوب تھی۔ بیاہ کے بعد وہ سسرال چلی گئی تو اس نے سے لڑکا بیمار ہو گیا۔ وہ بیچارہ اتنا پریشان

ہو جاتا تھا کہ کیسے بیان کروں۔ وہ کہتا تھا مجھے جلا دو، آپ کا اللہ ہی نگہبان ہو۔ بچہ کہ تین

دن دعا کرتے ہیں اس لئے سفر میں ہر شخص کے پاس چھری کلہاڑی وغیرہ ہو اس سے جن

چھیڑ چھاڑ نہیں کرتے ۔ زرد یا سیاہ مرغی کے خون سے کسی بد اثر کو جن کا رد کرتا ہے ۔ سپید
مرغے کو فرشتہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی بانگ سے جن بھوت بھاگ جاتے ہیں ۔ فارسی
کی ایک کتاب مجمع الدعوات میں جنوں سے بچنے کے لئے نسخے اور دعائیں درج کی گئی
ہیں ۔ منگل اور سنیچر کی رات کو جنوں کی راتیں کہا جاتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ رات کو جب کوئی کُتا
مسلسل بڑبڑ کرتا ہے یا گدھا ہینگنے لگے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ جن باہر نکلے ہوئے
ہیں ۔ یہ دونوں جانور جنوں کو پہچان لیتے ہیں ۔ یہ توہم بھی عام ہے کہ جب کسی مرد عورت پر
جن یا پری کا سایہ پڑ جائے وہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ اور اس کے ہوش و حواس
مختل ہو جاتے ہیں ۔ اسے پرچھائیں یا آسیب کہتے ہیں ۔

عورتوں کے خیال میں بانجھ پن کی وجہ آسیب ہی ہوتا ہے ۔ اس کے دفعیے
کے لئے عامل جنتر لائچی لونگ یا قند دم کر کے کھلاتے ہیں و تعویذ یا گنڈا عورت
کے بازو سے باندھ دیتے ہیں یا اس کے گلے میں لٹکا دیتے ہیں ۔

اس مقصد کے لئے کسی بزرگ کے مزار پر منتیں مانتے شامیانے کی چادروں کے ساتھ
رنگ رنگ کے فیتے یا دھاگے لٹکائے جاتے ہیں[۱]

مغربی ممالک میں شیطان پرستی جو دیگر زمانوں میں مرکبھی ۔ ہے آج کل
بھی اکثر شہروں میں موجود ہے اس کے ماننے والے حل مشکلات کے لئے شیطان سے
رجوع لاتے ہیں ۔ غناسطیوں[۲] کا عقیدہ ہے کہ کائنات کی تخلیق خدا نے نہیں شیطان نے کی
ہے ۔ وہ یہوواہ کو ہیں سے قہری مرکے جناب یحییٰ کو گرفتار ، مرد باقی سچا نبی مانتے
ہیں اور جناب عیسیٰ کے سخت دشمن ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے شیطان ، خدا کے خلاف

۱؎ عادات: سلم سحر شریف ۔ ۲؎ GNOSTICS ۳؎ CULT OF SATAN

ایسا ہی تو اچھا ہی کیا تھا۔ عارفی صدی کی بجائے شیطان کی عبادت کرتے ہیں یہی
لوگ دنیا کی خود گری ... شیطان پرست قائم ہیں۔ ان کا شیطان کا تصور ... اور ...
بد صورت ہوا کرتے ہیں جس کے سر پر سینگ ہیں۔ ٹانگوں پر گھنے بال ہیں۔ ان کی دم بھی ہے
ان کا جسم جانور سے۔ شیطان پرستوں کا ذکر[1] ہم دوسرے باب میں تفصیلاً کریں گے۔

انیسویں صدی کے اواخر میں امریکہ و یورپ میں حاضرات ارواح[2] کا چکر چلا
یہ مذہبی ثقافت سے یادگار ہے۔ شمن کا لفظ اصل میں سنسکرت کا ہی ہے جس کا معنی تپسوی
ہے۔ افریقہ، آسٹریلیا، سائبیریا، انڈونیشیا، میلانیشیا، جزائر غرب الہند کے قبائل و
اور ان قبیلوں کے پیچھے شمن ہوتے ہیں جو بیک وقت طبیب، کاہن اور ناصح
ہوتے ہیں۔ وہ ایک مدت تک پہاڑ کی کھوہ یا ریگستان کی تنہائی میں گزارتے ہیں اور ختم پر یہ
سمجھتے ہیں کہ ان میں "روحانی قوت" پیدا ہو جاتی ہے جس کے بل پر لوگوں کے مقصد حل
کرتے ہیں، بیماروں کا علاج کرتے ہیں اور مُردوں کی ارواح کو حاضر کر کے ان سے مدد مانگتے
ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کا بعد روحوں سے براہ راست قائم ہے۔ ہمارے ہاں بھی یہ عقیدہ
ہے کہ [illegible] ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی اس لئے ان کی ضیافت کے لئے طرح طرح کے
پکوان پکائے جاتے ہیں۔ بعض عورتیں حاضرات اور [illegible] بھی کرتی ہیں۔ [illegible]
۔

[2] عورتیں روحوں کو بلانے کے لئے بیٹھک دیتی ہیں۔ جو حاضرات کرتی ہیں جو
عورت یہ کام کرتی ہے وہ جمعرات کے دن خوشبو، زیور اور رنگدار پوشاک

---

[1] SATANISTS [2] SPIRITUALISM.

سے بدمست ہو کر بیٹھ جاتی، وہ گانا سنتی ہے۔ جب کوئی پری یا روح اس کے
سر پر آتی ہے تو وہ اپنا سر ہلانے لگتی ہے۔ دوسری عورتیں اپنی حاجتیں
اس کے سامنے پیش کرتی ہیں اور وہ ہر ایک کے سوال کا جواب دیتی
جاتی ہے۔

تحت مت کی معاشرت میں وہی عناصر پائے جاتے ہیں جو مغربی روحانیت کی خصوصیات ہیں
یعنی (۱) جذبیت (۲) رنگوں روشنی (۳) واسطہ میں روح کا حاضر ہونا۔ (۴) واسطے کی زبان
سے سوالات کا جواب دینا۔

مغرب میں حاضرات ارواح کا آغاز ۱۸۴۸ء میں اضلاع متحدہ امریکہ سے
ہوا۔ نیویارک کے دیہات میں ایک بستی تھی جسے ہائڈس ول کہتے تھے۔ وہاں ایک شخص رہتا تھا
مسٹر جے ڈی فاکس۔ اس کی بیوی اور دو بیٹیاں مارگریٹ اور کیٹ یہ لوگ راتوں کو دستک
کی آوازیں سنا کرتے تھے جنہیں وہ ارواح سے منسوب کرتے تھے۔ شدہ شدہ اس بات کا
چرچا ملک بھر میں ہونے لگا جس سے حاضرات ارواح کی شروعات ہوئی اور واسطوں کے
کاروبار کو عروج ہوا۔ واسطے دو قسم کے تھے جسمانی اور ذہنی۔ جسمانی واسطے تاریک کمرے
میں روح کو نورانی دھندلکے کی صورت میں دکھاتے تھے اور دستک کی آواز سنواتے تھے
اور دور سے شے کو متحرک کرتے تھے۔ جب کہ ذہنی واسطے ارواح سے باتیں کراتے تھے
اور ان کی زبانی سے لوگوں کے سوالوں کے جواب دیتی تھیں۔

ریکیٹ نے حاضرات ارواح کا جو ادارہ قائم کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ
جدید دور کے شخص مردہ عزیزوں کی روحوں سے ان کی ملاقات زندہ عزیزوں سے کراتے

سے ہیں۔ امریکیوں نے لال ہندیوں کی تکنیک اور ٹرانس کے واسطے کو اپنالیا۔ واقعہ یوں ایک
خاص کمرے میں اکٹھا ہوتا۔ حاضرین کا واسطے کی فوق الطبیع قوت پر کامل اعتماد۔ واسطے کا اپنے
آپ پر بے خودی کی کیفیت طاری کر لینا اور اس عالم میں رقص کر دکھانا۔ ان کی آوازیں سننا
والوں کے سوالوں کے جوابات پوچھنا یہ سب رسوم لال ہندیوں کے ٹرانس سے لی گئی ہیں۔ اصطلاحات
پر سائنس کی اصطلاحات کے پردے میں روحانی رنگ دیئے گئے ہیں۔ بابل کی تہذیب میں لوگ سعید و شقی
روحوں پر عقیدہ رکھتے تھے اور ان سے مدد مانگتے تھے یا ان کی خوشنودی طلب کرتے تھے جبکہ حاضرات
ارواح میں مرحومین کی روحوں کو بلا لینے اور ان سے بلا واسطہ کلام کرنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ دوسرا
فرق یہ ہے کہ قبل تاریخ ٹرانس مرد ہوتے ہیں جب کہ حاضرات ارواح میں عام طور سے عورتیں واسطے
کا کام کرتی ہیں۔ ان حقائق کے پیش نظر حاضرات ارواح کو قدیم ٹرانس کی ایک بدلی ہوئی صورت کہا
جاسکتا ہے۔

حاضرات ارواح کا کاروبار دو باتوں سے فروغ پا رہا ہے۔ ایک تو فریب دہی، فریب نفس
یعنی واسطوں کی فریب کاری اور ناظرین کی فریب خوردگی۔ انیسویں صدی کے اواخر میں جو حاضرات
ارواح کا چرچا زور و شور سے ہوا تو ان لوگوں نے جو سائنس کے انکشافات کے باوجود قدیم توہمات
سے اپنی ذہنی وابستگی قائم رکھے ہوئے تھے بڑی جوش و سرگرمی سے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور اس کے
وسیلے سے "روحانیت" کی ازلی و ابدی صداقت کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ان کا دعویٰ

۱۔

۲۔ MEDIUM

۳۔ TRANCE

تھا اور آج بھی ہے کہ روحانی عالم سائنس دانوں کی دسترس سے دور ہے۔ سائنس خواہ کتنی ہی ترقی
کر لے اس پر اسرار عالم تک اس کی رسائی نہیں ہو سکتی جس طرح ہیگل نے شکوہ کیا ہے تصور
زمان و مکان کو حسب منشا توڑ موڑ کر ارتقائے برزخی کے حق میں استدلال کیا جس طرح برگساں نے
جوشش حیات کے نظریے سے قدیم زرتشتیت کا جواز کرنے کا جتن کیا، جس طرح لوگن اور
جیمز جینز نے مثالیت اور معتقدین عنصر کی شاہانی زندگی کی جدید ماہریت اور ارواح کرنے والوں نے
قدیم شیطنت کو جدید سائنس کی زبان میں پیش کر کے اسے علمی نظریے کی صورت دینے کا جتن کیا، روحانیت
دانوں نے ان کے دعوے کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھا تو معلوم ہوا اکثر و بیشتر عورتیں بہروپ کا کام
کرتی ہیں ۔ روحانی ہیں اور حاضرات ارواح کی حیثیت میں سائنس کے جدید ترین میکانکی آلات سے
کام لے کر یہ دونوں اور معتقد ناظرین کو دھوکا دیتی ہیں، قدیم دور کے شعبدہ بازوں کی طرح ان والوں
نے پر اسرار ہونے کا جامہ اوڑھ رکھا ہے اور حیثیت اور کسب ور کے سیدھے لوگوں کو اپنے
ڈھب پر لاتی ہیں۔ جو شخص اپنے کسی مردہ عزیز کی روح سے ملنے کے شوق میں ان کی مجلس میں آتا ہے وہ
قبولیت اور اثر پذیری کے تحت دھندلکے میں سفید پوش مرد یا عورت کو دیکھ کر جھٹ سے پہچان
لیتا ہے اور سمجھنے لگتا ہے کہ وہ روحانی قوت پر ایمان لے آتا ہے۔ نفسیات کی رو سے اثر
پذیر دماغ جھٹ سمعی و بصری دھوکوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ایسی شکلیں دیکھنے لگتے ہیں جن کا

EMERGENT EVOLUTION

SUGGESTIBILITY

VISUAL AND AUDITORY HALLUCINATION

...بھی کوئی وجود نہیں ہوتا۔ ایسی کوئی ہستی ہی نہیں جن کا بولنے والا کوئی نہیں

جادو، ہپناٹسٹ اور حاضرات کی اثر میں ہیں سب اثر پذیری کا کام کرتے

ہیں اسی اثر پذیری کے تحت لوگوں کو جن، بھوت اور چڑیلیں دکھائی دیتی ہیں۔ حاضرات

اور ارواح سے عجیب بینا اور ٹیلی پیتھی والے تو ذہنی اور اثر پذیری کی کیفیات کا مستقل

استعمال کر رہے ہیں۔

حاضرات ارواح کے واسطوں کے بارے میں جن علمائے نفسیات نے تحقیقی کام کیا ہے ان میں ڈاؤنگ، فلورنوئے اور ولیم براؤن مشہور ہیں۔ ان کے خیال میں معمول جو واسطے کا کام کرتے ہیں، یا تو ہسٹیریا میں مبتلا ہوتے ہیں اور منقسم شخصیت رکھتے ہیں اور زیادہ تر فریب و جعل سے کام لیتے ہیں۔ واسطے کا کام کرنے والے پیشہ ور لوگ تیکنیکی وسائل سے کام لیتے ہیں۔ سائنس دانوں نے ان عورتوں کے مشاہدے سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پیشہ ور عورتیں مرد کی محبوب اور جذباتی ناکامیوں سے فرار حاصل کرنے کے لئے حاضرات سے رجوع لاتی ہیں۔ ان کی ذہنی سطح پست ہوتی ہے اور عالم وجد و حال میں جو اکثر شخصیات کی نمائندگی کرتی ہے وہ بچگانہ سی تخلیق کرتی ہیں چنانچہ حاضر ہونے والی روح کا ذہن واسطے کے ذہن جیسا ہی ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہو کہ واسطے کے ذہن سے جدا کوئی روح موجود نہیں ہوتی۔ خیال یہ بات ہے کہ حاضرات والوں کی شعبدہ بازی اور جعلسازی کو بارہا بے نقاب کیا جا چکا ہے لیکن زود اعتقاد اور وہم پرست لوگ پھر بھی دھوکا کھا جاتے ہیں اور ان کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھا کر حاضرات کا کاروبار کرنے والے کروڑوں ڈالر کما رہے ہیں۔ جولین ہکسلے نے ڈی ایچ ... کی کتاب کے مقدمے میں لکھا ہے۔

HYPNOSIS [illegible]

۱؎ اس نے بتایا کہ اس دور میں علمی تحقیق اور تجربے سے کام
لینے کے بجائے بعض مسائل میں پُراسرار اور معجزہ نما بیانات
سے رجوع کیا جاتا ہے۔ میں ایک تحقیقی جماعت کا رکن تھا،
جس نے خرافات کرنے والے ایک واسطے کے فریب کو پکڑا تھا
اس کے باوجود روحانیت کے ایک قائل نے جو وہاں موجود
تھا اس فریب دہی واسطے سے انکار کر دیا اور ایک
رسالے میں لکھا کہ بے چارے واسطے کو ناحق بدنام کیا گیا
ہے۔ یہی واسطہ کچھ عرصے کے بعد پھر خرافات کرنے لگا
۔ ۔ ۔ ولفٹ کی یہ تنبیہ قابل قدر ہے کہ خرد دشمنی
اور پُراسراریت سے دامن بچانا بہر طور ضروری ہے۔

بھوت پر عقیدہ کتنا ہمہ گیر توہمات میں سے ہے۔ یہ بھوت دو قسم کے ہیں جو انسان کے در پے
ہیں۔ بعض زبانوں میں روح اور بھوت کے لئے ایک ہی لفظ پایا جاتا ہے۔ کہا
کہ گھنگھور سایہ نما کا بسیرا ویرانوں میں ہوتا ہے۔ لیکن راتوں کو یہ بستیوں کا رخ کرتے

۱؎ ILLUSIONS AND DELUSIONS

۲؎ انگریزی SPIRIT اور GHOST کا معنی روح بھی ہے اور بھوت بھی یہی
جرمن زبان کے لفظ GEIST میں ہے۔

۔ وہ دن کی روشنی سے خائف ہوتے ہیں۔ صرف رات کے اندھیرے میں ظاہر ہوتے ہیں
دوسرا یہ کہ ناحق قتل کر دیا جائے اس کی روح بھی بھوت بن کر جائے واردات کے قریب مثلاً
میں رہ سکتی ہیں اور رومانی قصوں میں بھوتوں کا ذکر اکثر ملتا ہے۔ شیکسپیئر کے ناٹک میکبتھ
میں بینکو کا بھوت اس کی معروف مثال ہے۔ اسی طرح ہیملٹ کا مقتول باپ بھوت کی شکل میں
اپنے بیٹے کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اور اسے اپنے چچا سے انتقام لینے پر اکساتا ہے۔ ا
اور بچھڑی ہوئی روحیں بھوتوں کے بھیس بن جاتی ہیں جیسا کہ عام طور سے کہتے ہیں خانہ و
ویرانی گھر دیکھ لوگوں نے بھوتوں کو دیکھے اور ان سے باتیں کرنے کا دعویٰ کیا ہے لیکن تحقیق
معلوم ہوا کہ یہ ان کے صرف وہم تھے۔ ہندوؤں کے ہاں یہ عقیدہ ہے کہ جس شخص کی موت
شمر دھنی رسم ادا نہ کی جائے اس کا بھوت بن کر گھر کے قریب منڈلاتا ہے جس سے شمر دھنی تا
پر گھی شکر شہد وغیرہ سے بنا ہوا ایک پنڈ ساتھ برہمنوں کو کھلایا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ
تک جاری رہتا ہے، تب ہی اسے قرار ملتا ہے۔ جب کسی ہندو کی پتنی مر جائے اور وہ
دوسری شادی کرے تو پہلی عورت کا پریت دوسری پتنی کو ستانے لگتی ہے۔ اس سے بچاؤ کے لئے دوسری
پتنی پہلی پتنی کا ایک چھوٹا سا مجسمہ کسی دھات کا بنوا کر اپنے گلے میں لٹکا لیتی ہے۔ جب
وہ کھانا کھاتی ہے تو پہلے اس مجسمے کو کھانا پیش کرتی ہے تاکہ وہ خوش ہو جائے

ہوئیں خود بھاگ جاتی ہے۔ خیال یہ ہے کہ اس طریقے سے چڑیل یا پریت روح جو اسے ستانا چھوڑ
دیتا ہے۔ ہندوؤں کے خیال میں بیر اور پون وہ بد روحیں ہیں جنہیں کوئی جادوگر کسی شخص کو آزار
پہنچانے کے لئے بھیجتا ہے۔ پون بٹھانے اور پون اٹھانے کے کاروبار سے اسی قوم سے یادگار۔
ہیں چڑیلیں اور ڈائنیں بھی خبیث روحیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب کوئی عورت درد زہ کی حالت
میں مر جاتی ہے تو وہ چڑیل یا ڈائن بن جاتی ہے۔ چڑیل کے پاؤں پیچھے کی جانب مڑے ہوتے
ہیں۔ ڈائن بہت دبلی پتلی اور بد صورت ہوتی ہے جس کی آنکھیں مشعل کی طرح چمکتی ہیں۔ ڈائنیں خوبصورت
جوانوں کا کلیجہ نکال لیتی ہیں اور وہ بے چارہ تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔ میر تقی میر شوق لکھتا ہے

ڈائنیں کیا کلیجے کی مشہور ہیں لڑکوں کے کلیجے نکالتی ہیں وہ ہے فرصت نکال لے

لیتی ہیں اور ان کو اپنے کے روحوں میں وہ شامل ہو جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے حضور کسی کا لب نہ
کھلنا لازم نہیں کیونکہ ہر وقت ان کا تیر نظر جس پر پڑتا ہے وہ بھی مجھے سوائے اس سے کھو
بیٹھو یہ حالت ان پر طاری ہوتی ہے اور اس وقت کی گردش ہی ہوتی ہیں وہ بیٹھی رہتا پھر
یا دوسرے اور ان کے پاس سے اٹھ گئے ہیں۔ کسی حکمت سے یہ لڑکی
چڑیلیوں سے اور رکھ چھوڑتی ہے جب وہ بے چاری بیہوش پڑی رہتی ہے۔ بہ ان
کو دیکھتی ہے جب وہ پہلی دفعہ بصورت پریشان ہیں تب یہی تمام عمر
بچے کرنے کی حالت ہے۔ وہاں اس کا نام تمام ہو جاتا ہے۔ اگر وہ بد ذات چڑیل
ہے تو لازم ہے کہ اس کی پٹیوں کو چھوڑ دیں تو وہ دور سے نکل پڑیں گے چاہیے۔

۱۔ رشید لعل

… کوڑھی و جذامی چنگا ہو کے کھلا دیویں، خدا کی قدرت سے روشنی پائے گا اور کیا اسکا
… ہے …

… لوگوں کی ایک جماعت آئی یا شیخ صنعان کو کہا مرشد، ہم میں سے جن نے جیسے جیسا ڈالا
… پانی کو رنج سے وہ ہے اٹھنے لگے کرتی ہیں اور دل چھڑیوں کو جا کا کی وہ درخ سے
… پیروں ہاتھوں سے لگاتے پھرتے ہیں وہم وہ … ہے کہانیوں میں ایسے دیوؤں کا ذکر
… تو اپنی روح اور طوطے سے روپ میں پھر سے پیدا ہو کے چھپا دیتے تھے۔ جب ان سے
… ان پھر سے دوڑ ڈھونڈ کر طرح طرح گردن مروڑ دیتے تو دیو وہیں مر کر ڈھیر ہو جاتے تھے۔
… ایک علم سے اندر جال، جو شخص یہ علم جانتا ہو وہ اپنی روح کو کسی بھی قالب
منتقل رکھتا ہے یا دوسرے قالب سے نکال لیتا ہے۔ راجہ گندھرپ سین ولی انجین کی
… کی زندگی سے خفا ہو کر گدھے کے قالب میں منتقل کر دیا تھا، وہ دن بھر گدھا رہتا اور
رات کو اپنے اصل روپ میں آتا تھا۔ اسی عالم میں اس کا بیٹا پیدا ہو گیا، وہ اس سے گدھرا جیسہ
… جیسا پیدا ہوا۔

… دوسروں کا ذکر داخل کر دیا ہے … جب عیسیٰ ابن مریم کا ایک معجزہ دیتے وہ … ہاتھ
… سے مردوں میں نکال دیتے۔

— … ختم ہوئی تو اس کے پاس بہت سے لوگوں کو لائے جن میں بہ
… تھیں جن سے … نکال دیا اور سب بیماروں کو اچھا کر دیا۔
… حاشیہ

—— اور سورج کے ڈوبتے وقت وہ سب لوگ جن کے ہاں طرح طرح

کی بیماریوں کے مریض تھے اُنھیں اُس کے پاس لائے اور اُس نے ان میں سے ہر ایک پر ہاتھ رکھ کر انھیں اچھا کیا۔ اور بدروحیں بھی چلّا کر اور یہ کہہ کر کہ تو خدا کا بیٹا ہے بہتوں میں سے نکل گئیں اور وہ انھیں جھڑکتا اور بولنے نہ دیتا تھا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ یہ مسیح ہے۔ (لوقا)

فریسیوں نے جناب عیسیٰ پر الزام لگایا کہ وہ بعلزبول (شیطان) کی مدد سے بدروحیں نکالتے ہیں۔

پھر وہ ایک گونگی بدروح کو نکال رہا تھا۔ اور جب وہ بدروح نکل گئی تو ایسا ہوا کہ گونگا بولا اور لوگوں نے تعجب کیا لیکن ان میں سے بعض نے کہا یہ تو بدروحوں کے سردار بعلزبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔

ایک دفعہ جناب عیسیٰ نے بدروحیں سؤروں میں منتقل کر دی تھیں۔

اور جب وہ اُس پار گدرینیوں کے ملک میں پہنچا تو دو آدمی جن میں بدروحیں تھیں قبروں سے نکل کر اُس سے ملے۔ وہ ایسے تندمزاج تھے کہ کوئی اُس راہ سے گذر نہیں سکتا تھا۔ اور دیکھو انھوں نے چلّا کر کہا اے خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام؟ کیا تو اس لئے یہاں آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں عذاب میں ڈالے۔ اُن سے کچھ دور بہت سے سؤروں کا غول چر رہا تھا۔ پس بدروحوں نے اس کی منت کر کے کہا اگر تو ہم کو نکالتا ہے تو ہمیں سؤروں کے غول میں بھیج دے۔ اس نے اُن سے کہا جاؤ۔ وہ نکل کر سؤروں کے اندر چلی گئیں۔ اور دیکھو سارا غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا۔ اور پانی میں ڈوب مرا۔ (متی)

ان اقتباسات سے مفہوم ہوتا ہے کہ عہد عیسوی میں لوگ بدروحوں پر یقین رکھتے تھے

[illegible] ملاقات بھی بدروحیں کرتی تھیں اور تب [illegible] کا باعث
[illegible] جب انہیں نکالا جاتا تھا تو وہ چیختی ہوئی [illegible]
[illegible] قتل بھی کیا جاتا تھا ۔ جناب [illegible] قدیم [illegible]
[illegible] بدروحیں [illegible] چھوڑ دیتی تھیں [illegible]
[illegible] ستاتی تو وہ جناب [illegible]
[illegible] چھوڑ دیتی تھی ۔

[illegible] کا تصور [illegible] تھا [illegible]
[illegible] بدروحیں کرتی ہیں جو انسان کی عقل [illegible] میں اور جن سے
[illegible] ضروری ہے [illegible]
[illegible]

[illegible] قدیم [illegible] عقیدہ عام تھا کہ شیطان [illegible]
[illegible] شیطان بعض اوقات [illegible]
[illegible] شیطان [illegible]
[illegible] عورت [illegible]
[illegible] درخت کے نیچے [illegible]
[illegible] شیطان [illegible] کوشش کی [illegible] دیکھا [illegible]

[illegible]

چینی لوک کہانیوں میں بہت [illegible] میں شمعیں شکار کر کے کھا لیتے ہیں [illegible]
بدھ مت میں بدھ کی داستان بھی تھی۔ وہاں تخت پر بھی شیطان نے اسی طریقے سے گمراہ کرنے
کی کوشش کی تھی۔ شیطان نے جب [illegible] آزمایا تھا۔

اور حضرت عیسیٰ کو روح نے بیابان میں بھیج دیا اور وہ بیابان میں چالیس
روز تک شیطان سے آزمایا گیا۔

پنجاب میں ایک بہت پرانی توہم ہے کہ بانجھ عورت اولاد پیدا کرنے کے حصول کے لئے
کسی دوسری عورت کے بیٹے کو قینچی کی چھری سے ذبح کرے اس کے لہو میں نہائے
تو مقتول کی روح اس کے جسم میں چلی جاتی ہے اور وہ بیٹے کو جنم دیتی ہے۔ پولیس نے ایسی
کئی خونی عورتوں کا سراغ لگایا ہے۔ ہنگری کی شہزادی [illegible] جو اپنا شباب قائم
رکھنے اور دوسروں کی جوانیاں اپنے بدن میں منتقل کرنے کے لئے جوان لونڈیوں
کو قتل کر کے ان کے خون میں نہایا کرتی تھی۔

عرب اور ایران میں [illegible] عورت [illegible] سال پہلے [illegible] جیسی
روایات [illegible] سالوں [illegible] غول (معنی
معنی ہے مصیبت و دہشت) کا تصور قبل اسلام کے عربوں سے یادگار ہے۔ عرب سمجھتے ہیں
کہ غول رستہ چلتے مسافروں کو ورغلا کر ایک طرف لے جاتے ہیں اور وہاں سے مار دیتے ہیں۔
وہ ہر شکل میں بدل جاتے ہیں
ایک عرب شاعر تابط شرا نے [illegible] شعر میں غولوں کا ذکر کیا ہے۔ کعب بن زہیر کا شعر

ہے

[illegible] مرحل حال کرن تھا۔ کہ قوتوں کی توجہ [illegible]

[illegible] بھی اس حالت میں نہیں رہتی۔ طوطا کی طرح جو ہمیشہ پنجرے میں بند رہتا ہے۔)

[illegible] سف الناس کیسی آدم کی [illegible] پانچواں [illegible] ہے جو کسی ندی کے کنارے بیٹھا
[illegible] ہے جب کوئی مسافر پار جانا چاہے تو وہ ندی سے [illegible] اس کی منت کرتا ہے کہ مجھے
[illegible] سے چلو میرے [illegible] رحم کرو۔ [illegible] مدد کرتے ہوئے
[illegible] مسافر کی گردن کو اپنی ٹانگوں میں جکڑ لیتا ہے۔ اور اسے ہلاک کر دیتا ہے یا بیس سونے
[illegible] مسافر کے پاؤں کے تلوے چاٹ چاٹ کر انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ [illegible]
[illegible] خطرناک طرح سے جو بچہ کا تعاقب چھوڑ جاتی ہے۔ اس سے بچنے کے [illegible] بچہ کے پاس
[illegible] رہتے ہیں بچہ [illegible] ہے [illegible] ہے جو کسی [illegible] کی جاتی ہے
[illegible] سے سخت خائف رہتی ہیں [illegible] کر جاتی ہے [illegible]
[illegible] بچے کو اس سے بچانے کے [illegible] سر پر [illegible] لگتے ہیں تو اس کی [illegible] ہے
[illegible] چاروں اور [illegible] گردن [illegible] کا [illegible]
[illegible] سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے [illegible] پریوں کا [illegible]
[illegible] نیک اثر ہے۔ [illegible] رہتے ہیں [illegible]
[illegible] عظیم [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] رکھتے ہیں
[illegible] کی [illegible] کرکے [illegible] خدمت [illegible]
تم نے [illegible] کی قید سے نجات [illegible] کے [illegible] کی تھی [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہوتی ہے [illegible] خوبصورت جوان لڑکیوں کے روپ میں [illegible] جاتی

ہے۔ اور کچھ عرصے کے بعد انہیں جان سے مار دیتی ہے۔ چڑیلیں اور پریاں دو نہایت حسین اور طرحدار
ہوتی ہیں جن کا مسکن کوہ قاف میں بتایا جاتا ہے۔ پریاں انسانوں کو اڑا لے جاتی ہیں اور کوئی
خوبصورت جوان دکھائی دے تو اسے اپنے تخت پر بٹھا کر پرستان لے جاتی ہیں۔ داستانوں میں ان
کا اکثر ذکر آیا ہے۔ پری زاد اور دیو ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔ چڑیلیں انسانوں کو آزار نہیں
پہنچاتیں۔ اسے کسی پری کا سایہ کہ آدم زاد پر پڑ جائے تو وہ آسیب زدہ ہو جاتا ہے۔

ہندوستان کے ادب میں [illegible] کا ذکر آیا ہے جو نہایت خوبصورت [illegible] شکل اور [illegible] ہوتے
ہیں۔ [illegible] اور [illegible] چاند [illegible] لگا دیتے ہیں [illegible] تھے
شعر اور [illegible] دیوی [illegible] کے خلاف [illegible] رہتے ہیں گندھرو اور اپسرائیں [illegible] کے
علاوہ اور [illegible] ہیں گندھرو خوش گلو موسیقار ہیں جن کی [illegible] جیسے اپسرائیں [illegible] جب رقص
تماشا کرتی ہیں [illegible] بعض
اپسراؤں اور انسانوں کے معاشقوں کا بھی ذکر آیا ہے۔ کالیداس کے مشہور ناٹک شکنتلا کی ہیروئن بھی
[illegible] بطن سے تھی۔

[illegible] روحوں کے [illegible] اس کی تعریف کرتے
ہوئے لکھا ہے کہ [illegible] عام [illegible] کے لئے [illegible] مستعمل

---

1 A DICTIONARY OF PSYCHOLOGY

یہ وہ پُراسرار قوت بھی قرار دی جاتی ہے جو بعض اشیاء میں مخفی ہوتی ہے۔ کوڈرنگٹن[1] نے بتایا ہے کہ مانا کا تصور میلانیشیا کے ذہن و دماغ پر چھایا ہوا ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق یہ ایک قسم کی فوق الطبیع توانائی یا تاثیر ہے جو بعض اشیاء یا اشخاص میں موجود ہوتی ہے اور اس کی بدولت ان اشخاص یا چیزوں میں غیر معمولی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ یونگ نے اس خیال کی تشریح کرتے ہوئے زور دے کر کہا ہے کہ مانا کا عقیدہ نہ صرف[2] ی نفسیاتی توانائی کے تصور کا پیش رو ہے بلکہ تمام توانائی کا سرچشمہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اسی اولین غیر شخصی توانائی یا تاثیر کو بعد میں خاص خاص اشخاص، درختوں، جانوروں، پرندوں، چٹانوں، دریاؤں، آتش فشاں، جادوگروں، شمنوں، کاہنوں، دیوتاؤں اور ان کے اوتاروں سے منسوب کر دیا گیا۔

مانا کا تصور آج بھی افریقہ، آسٹریلیا، میلانیشیا، انڈونیشیا کے وحشی قبائل اور بعض مہذب قوموں میں پایا جاتا ہے۔ شمالی امریکہ کے لال ہندی اسے وکنڈا، واکن یا مانیٹو کہتے ہیں۔ دوسرے عرب ممالک میں اسے برکہ (برکت) کا نام دیا جاتا ہے۔ ہندو اسے شکتی کہتے

---

[1] THE MELANESIANS

[2] CONTRIBUTIONS TO ANALYTICAL PSYCHOLOGY

یں ان کے عقیدے کے مطابق وہ روح اور یہ روح ہر شے میں موجود ہوتی ہے

شیطان روح کا ایک حصہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ تو انسانی صورت کے تحت قائم

انسانی شکل میں دنیا میں آتے ہیں اور پھر ذاتی ہستی سے جدا ہو کر یہ عقیدہ ہے کہ

ہستی ہر مادی چیز یعنی درخت یا پتھر کی روح میں موجود ہوتی ہے وہ لوگ ان کے حیات

اور حساسات میں پائی جاتی ہے یہ شے اور دیگر اشیاء سب کے سب ہوتی ہے۔ اس سے یہ

ثابت ہوتا ہے کہ وہ بڑے بڑے جنہیں اشخاص کہتے ہیں جنہوں نے مسلمان خالق اقدرت

کہتے ہیں۔ قدرت سے پہلے قربت اور بت اور سب اثرات و قوت کہتے ہیں ان کا

کہنا ہے کہ علاوہ ازیں حرکت سے حرکت ہے۔ ہندوؤں کے خیال میں گرد سانپ اور

تلسی مقدس ہیں کتوں کے پیچھے اور پیپل کے درخت میں فائدہ ہوتا ہے

دوستی ہوتی ہے وہ کوئی صاف تو نہیں ... (درخت) جاتا ہے اور اس سے باتیں

کے خیال کے مطابق روح ہے عبادات ... ہوتی ہے

اور ان کے باعث طاقت وغیرہ کے ... سے مرض تمام ہو جاتے

ہیں ... قدیم میں ... تھا ... ترتیب کی

یادگار ہے ... لکھا ہے کہ ...

اور حقیقت کی تہہ میں فرق نہیں کرتا ہے

¹THE KEY OF POWER.J.ABBOTT.

وہی جانور کے تقدس کا تقاربی اور اسی سے عقیدہ سے ہو تھا۔ رابرٹسن سمتھ نے لکھا ہے کہ

سامیوں کے ہاں یہ عقیدہ عام تھا کہ مقدس جانور کا گوشت کھانے سے الوہی طاقت

انسان میں منتقل ہو جاتی ہے اور وہ بھی جانور کی روحانی و تقدیس سے بہرہ ور ہو جاتا ہے

اس مقصد کے لئے مقدس ضیافت کا اہتمام ہوتا تھا۔ دیگر مذاہب میں ابتدائی دور کے

عالم میں بیلوں اور بکروں کو چیر پھاڑ کر کھا جاتے تھے [illegible] مقدس مانے

میں لیکن [illegible] میں لکھا ہے کہ خاص خاص تقاریب پر [illegible] کا گوشت بھی کھایا جاتا

تھا تاکہ اس کی شکتی کو اپنے اندر جذب کر سکے۔ اسی طرح اشومیدھ یگ کی تقریب

پر قربانی کے گھوڑے کا گوشت بھی کھاتے تھے۔

وحشی قبائل بھی بعض جانوروں کو اپنا دیوتا تسلیم کرتے انہیں مقدس سمجھتے اور [illegible] ان

کو نہ مارتے تھے نہ ان کا گوشت کھاتے، یہ گویا حرام تھا۔ مقدس اور نجس میں تمیز [illegible]

دونوں مفہوم لئے جاتے ہیں جیسے لفظ حرام ہے۔ [illegible] عام حالات

میں ان جانوروں کو مارنا سخت گناہ تھا لیکن خاص تقاریب پر ان کا گوشت کھایا جاتا تھا۔

قدیم مصری بھی جانوروں کو مقدس مانتے تھے ان کے لئے عالی شان معبد تعمیر کرتے تھے

ان کے مقدس [illegible] مقدس جوڑے کے لئے [illegible] رکھے جاتے تھے [illegible]

جانور انسانوں کی طرح روحانی و جسمانی آفات سے بہرہ ور سمجھے جاتے تھے۔ مرنے پر ان کی لاش کو

حنوط کیا جاتا تھا [illegible] مقدس [illegible] معاشرت میں [illegible] مشرق میں

[illegible] کوئی بھی [illegible] حائضہ عورت [illegible] کو چھو [illegible]

ہو جاسکے تو وہ گائے کو چھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ آج بھی پاپ دھونے کے لیے برہمن پنچ
گویہ (گائے کا دودھ، دہی، گھی، پیشاب اور گوبر ملایا ہوا) پیتے ہیں۔ گوشیہ کے رقعہ شاستر
میں لکھا ہے کہ دوبارہ جنم لینے سے پہلے جو کچھ ناپاک ہے کہ وہ گائے کے منہ میں اکٹھا
ہو جاتا ہے۔ رقعہ ست پر ہندو ہر صبح گائے کو چھوتے ہیں تاکہ سیدھے سورگ میں
چلے جائیں۔ مولوی محمد حسین سخندان فارس میں لکھتے ہیں

"ہندی لوگ بھگوان نہ دن عید کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آج کی رات
لکشمی گائے ظاہر ہوتی ہے۔ سونے کے سینگ اور چاندی کے کھر،
ایک جلوہ دکھا کر غائب ہو جاتی ہے۔ جسے نظر آتی ہے اس کا تمام
سال عیش اور خوشحالی میں گزرتا ہے۔"

ہندوؤں میں "گؤ اتی کی عبادت" میں گائے کا پاپ پیتے ہیں۔

سانپ کے ساتھ ہندوؤں کا بڑا عجیب قسم کا عقیدہ ہے تقدس اور محبت کی شادی
کے دار سے حیات نو اور جنسی ترغیب کی علامت سمجھتے ہیں۔ ناگ پوجا کا رواج
دراوڑوں کے یہاں عام تھا۔ آج بھی ہندوستان اور کشمیر میں سانپ ناگ کے مندر موجود ہیں
ہیں جہاں ناگ دیوتا کی پوجا ہوتی ہے۔ ہندو سانپ کو دادا بابا کہتے ہیں اور اسے
دودھ پلاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ رشیوں کی حفاظت سانپ کرتے ہیں۔ ایک روایت ہے کہ
دیوی ناگ جسے شیش ناگ اور کورگ بھی کہتے ہیں کے پھن پر رکھی ہے۔ ہندو مذہب کی بہت
کہانیوں میں تیر اور تیر کا دوری۔ گیدڑ و مور۔ اور بیاست فی راج غس
پیپل اور کی عشق و محبت تو سے در آنحوست و کہو حکایت میں خاص پایہ بختہ ہے

۔۔ ہ روحیں گذشتہ جنم میں ماری ہوئی تھیں جو گھوڑوں کے روپ میں واپس آئیں کا عقیدہ تھا

قدیم میں مرکبیں گھوڑے کو مقدس ... جاتا تھا۔ جب ۲۰۰۰ ق م کے لگ بھگ دنیا میں گھوڑے کا استعمال ہو گیا تو گویا تاریخ عالم میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ گھوڑ قبیلے فتح و نصرت کے پرچم اڑاتے دور دراز اقوام پر غالب آ گئے۔ ایران اور ہندوستان میں عید اور ... گھوڑے کی قربانی دی جاتی تھی۔ مسلمانوں میں گھوڑے کو "... مرد" کہا جاتا ہے ... اسے فرشتہ مانتے ہیں۔ ایرانی گھوڑے کا ہم چشم ... سے بچنے کے لئے آج بھی ... سے پڑھتے ہیں۔ ترکوں کے پیچھے باندھ دیتے ہیں۔ یونان و ایران میں دستور تھا کہ وہ ... میں ... گھوڑے ... کے ہتھیاروں سے سجا کر اس کا جلوس نکالتے تھے اور اس کے پیچھے پیچھے ماتم کرتے ہوئے جاتے تھے۔ یونانی روایت ہے کہ ... کا سردار پیٹروکلس جنگ میں مارا گیا تو اس کے گھوڑے کے پیچھے سر منڈوا دیے اور ماتم کرتے ہوئے اس کے گھوڑے کے پیچھے پیچھے ... علم کے پیچھے ... اور ... کی موت پر ان کے گھوڑوں کے جلوس اسی طرح نکالے تھے۔ ... علم پر گھوڑوں کی ... میں ... ترک ... جاتی تھیں۔ چنگیز خان کی قبر پر اس کے چالیس بہترین گھوڑے ذبح کئے گئے تھے۔ ... کہانیوں میں ... کے گھوڑے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے ... تھے۔ ہندو کہتے ہیں کہ گھوڑے میں ... ہوتی ہے۔ ... کے ساتھ ہوتا ہے۔ مسلمان ممالک میں روایت ہے کہ گھوڑا ... کا ساتھی ہے۔ ...

کہ ہندو مہاپُرش کشتی زندگی میں واصل ہو گئے وہاں بھی گرمیت پر دور رہ کر اور جسم پاک ہوا [illegible]
پائی تھی۔ کبوتر سے طلسماتی قوت منسوب کی جاتی ہے۔ عام طور پر لوگ کبوتر پالا کرتے ہیں اور انہیں جان سے مارنے سے گریز
کرتے ہیں۔ ہندو کبوتر کو شبیہ کہتے ہیں۔ کوئی ہندو کبوتر نہیں کھاتے کیوں؟ اس لئے کہ [illegible] روح کا
انسان کی جان سمجھی جاتی تھی۔ ہمارے ہاں الّو کو نحس مانتے ہیں لیکن قدیم ایتھنز میں اُسے دانش و خرد
کی علامت سمجھا جاتا تھا اور سکّے پر اس کا نقش کندہ کیا جاتا تھا۔ قدیم عربوں کے ہاں کبوتر
وصال، خوشی اور امن کی علامت بن گیا تھا۔ اکثر اقوام میں فاختہ امن، صلح اور محبت کی
علامت تھی کیونکہ وہ حسن کی دیوی وینس یا زہرہ کو بہت محبوب تھی۔ ایران میں ہُما کے
بارے میں کہتے تھے کہ وہ جس شخص کے سر پر بیٹھ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ ہمایوں [illegible]
کی اسے یادگار ہے۔ ہمارے ادب میں ہُما، عنقا، سیمرغ جیسے فرضی پرندوں کو عجیب
مستور طلسماتی قوتوں کا مالک مانا جاتا ہے۔ الف لیلہ و لیلہ میں ایک عظیم الجثہ پرندے
رُخ کا ذکر آیا ہے جس میں بڑی طاقت تھی۔ اسی طرح سیمرغ کے بارے میں شاہنامۂ فردوسی
میں لکھا ہے کہ وہ زال کا محافظ تھا جو رستم کا باپ تھا اور اس کی پرورش و تربیت اسی
نے کی تھی۔ اسی نے رستم کو اپنا پر دے دیا تھا کہ تم پر جب کوئی وقت پڑے تو اسے سلگا دینا
میں تمہاری مدد کو پہنچ جاؤں گا۔ بعض قوم کوّے سے غیب بینی کی قوت منسوب کرتی
ہیں۔ عام طور پر کوّا منڈیر پر بیٹھ کر کائیں کائیں کرے تو سمجھتے ہیں کہ اس گھر میں مہمان
آنے والے ہیں۔ اسے [illegible] (شگون کا پنچھی) کہتے ہیں۔ کسی کسی [illegible] سے
فال لیتے ہیں۔ عربوں کے خیال میں کوّا روح جینے والوں کو جدا کر دیتا ہے اس لئے اسے
غراب البین (جدائی کا کوّا) کہتے ہیں۔ ہندوستان میں عورتیں کاگ اڑا کر پیچھے کی

وسائل فال میں تھی ہیں۔ ایران میں کلاغ کی آواز سے فال لیتے ہیں۔ قدیم یونان اور روم
میں گدھ، باز اور عقاب کی اُڑان سے فال لیتے تھے۔ کالی بلی کی طرح کالا مرغ بھی جادو
ٹونے کا پرندہ کہا جاتا ہے۔ جس کا خون خاص خاص تقاریب پر چھڑکتے ہیں۔ جادوگر
اس پر اسے کالے مرغے کے خون سے تعویذ لکھتے ہیں۔ لوک کہانیوں میں طوطے کا
ذکر کثرت سے آیا ہے۔ مثلاً سوہنی طوطا بڑا عالم و دانش مند تھا۔ چاروں وید پڑھا
ہوا تھا۔ ہندو طوطے کو عشق و ترغیب کی علامت اور [illegible] سے مقدس مانتے ہیں چنانچہ بیاہ کے
موقعہ پر سیندور کے ساتھ لڑکی کے طوطے [illegible] آرائش و زیبائش کئے جاتے ہیں۔ عرب کہتے
ہیں کہ مرغے، کوے، کبوتری وغیرہ [illegible] سیمرغ، خرگوش، ہرن، شتر مرغ اور
سانپ کا جنوں سے گہرا ربط قائم ہے اور وہ ان پر سواری کرتے ہیں۔ وہ جن اور عمرو
سے محفوظ رہنے کے لئے بچے گلے میں خرگوش کا ٹخنہ لٹکاتے ہیں اور بچوں کے گلے
میں لومڑی کے دانت لٹکاتے ہیں۔ جیسا کہ اہل روم والے مینڈک کو غیر معمولی قوت
کا مالک سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ کسی سوئی ہوئی عورت کی چھاتی پر مینڈک کی زبان رکھی
جائے تو وہ اپنے سارے راز اگل دیتی ہے۔ قدیم روم والے جادوگر اپنے ٹونوں ٹوٹکوں
میں خرگوش، مینڈک، ہد ہد، الو، مرغے، کتے وغیرہ کی ہڈیوں یا چربی، خون اور پروں
سے کام لیتے رہے ہیں۔ مشہور ہے کہ تاتاری فقیر پرندوں کے شانے کی ہڈی سے شگون لیا
کرتے تھے۔ جب کبھی بکرے یا بھیڑ کے شانے کی ہڈی [illegible] ثابت و سالم نکل آتی تو
اُسے نہایت غور سے دیکھتے گویا اس کی تحریر پڑھ رہے ہیں اور غیب کی خبر دیتے ہیں۔ آج
بھی ان میں اسی طرح رائج ہے۔ اسے شانہ بینی یا فال شانہ کہتے ہیں۔ قدیم [illegible]

مصر، شام، ہند میں گائے کو ہندو لوگ نہایت مقدس مانتے ہیں۔ ایک دن سوداگر سے ایک گائے کا بچہ مر گیا تو ہندوؤں نے جمع ہو کر اس سوداگر کو جان سے مار ڈالا۔ لوگ قدیم زمانے سے دریاؤں اور پہاڑوں کی طرح بعض درختوں، پودوں اور پھولوں پھلوں کو بھی مقدس مانتے رہے ہیں اور کئی ان سے نام منسوب کرتے رہے ہیں۔ عرب کیکر کے درخت کو ببول یا اُم غیلان یعنی بھوتوں کی ماں کہتے ہیں۔ ان لوگوں کے خیال میں دیو اس کے درخت پر دیو بسیرا کرتے ہیں، اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ عرب اس درخت کو شجرۃ الجن کہتے ہیں۔ قوم عاد میں درختوں کے جھنڈ بڑے پُراسرار اور مقدس سمجھے جاتے تھے۔ خیال یہ تھا کہ ان میں دیوتا قیام کرتے ہیں۔ فریزر نے اپنی کتاب "شاخ زریں" میں ایک ایسے جھنڈ کا ذکر کیا ہے جس کے ایک درخت کے نیچے ایک آدمی ننگی تلوار لئے رات دن اس کی پہرہ داری یا حفاظت کیا کرتا تھا۔ کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ لینا چاہتا تو وہ اس سے لڑائی کرتا اور غالب آنے پر اُسے قتل کر دیتا۔ اس کے ہاتھ سے مارا جاتا تھا۔ یہ دستور قیصر روم کالی گولا کے زمانے تک قائم تھا۔ جرمن گھنے جنگلوں اور تناور درختوں سے طلسماتی قوت منسوب کر کے انہیں مقدس سمجھتے رہے ہیں۔ ان کے خیال میں گھنے جنگل دیوتاؤں اور روحوں کے مسکن ہوتے تھے۔ کلٹ بلوط کے درخت کی پرستش کیا کرتے تھے۔ طائیر میں جوپیٹر دیوتا کا مقدس درخت تھا۔ عہد نامہ قدیم میں جس مقدس شجر علم اور شجر حیات کا ذکر آیا ہے وہ بابل اور ایران سے ماخوذ ہے۔ مشہور قدیم ہیرو گلگامش شجر حیات کی تلاش میں بہت دور نکل گئے تھے۔ مسلمانوں کے ہاں انجیر اور زیتون کے درخت مقدس ہیں کیونکہ قرآن نے ان کے نام کی قسم کھائی ہے۔ خرما اور انار بھی مقدس مانے گئے ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ کوئی دنیا کے مرد ... میں ایک دن

ت کے مارنا ہوتا ہے۔ بہشت میں ایک بیری کا درخت ہے جسے مرد و عورت کی جان ہے
حمل کے وقت چھ یا تین کھجوریں کھلائی جاتی ہیں جس سے درد زہ میں آسانی ہو جاتی ہے۔
ایک روایت ہے کہ مریم عذرا نے جب عیسیٰ کی پیدائش کے وقت تین کھجوریں کھائی
تھیں ایران اور ہندوستان میں کھجوروں پر شہد لگا... نظر بد سے بچاؤ کے لئے دانۂ سپند
اور اس کی دھونی دی جاتی ہے۔ چند دانے جلتے ہوئے کوئلوں پر ڈال کر چشم بد سے محفوظ کئے
جانے والے اس کا دھواں سر کے گرد گھمایا جاتا ہے۔ کئی فقیر انگیٹھی اٹھائے گھومتے پھرتے
ہیں اور اس میں حرمل جلا کر دھواں دیتے اور لوگوں سے پیسے مانگتے ہیں۔ ایک عام
نظر بد سے بچانے کے لئے حرمل جلاتے ہوئے کہے جاتے ہیں

سپند کو کاٹے	محمدؐ
کس نے ؟	علیؑ
کہ دُور کرو ؟	فاطمہؑ
(نظر لگنے کو)	زہرا نے حسنؑ و حسینؑ

دولہن کو نظر بد سے بچانے کے لئے سپند اور کلمری میں جلا کر اس کے سر وار کے
گھماتے ہیں۔ ہندوؤں میں درگا پوجا کی ترتیب اور [illegible] کے درختوں کی پوجا بڑی اہمیت
رکھتی ہے پیپل [illegible] ... ... کا اور پلاس [illegible] کا مقدس درخت ہے
... کے خیال میں ان درختوں میں یکساں روحیں رہتی ہیں۔ ہندو عورتیں [illegible]
پیپل کی شاخ ... ... (الف)
... پیپل، بیری اور ... ان درختوں کو خطرناک اور نیم کے درخت

اس لئے یہاں کی قبروں میں نیم کا درخت قبرستانوں میں لگایا جاتا ہے۔ ایک مشہور ہے کہ شاہ صاحب کی سر پر درخت لگا تھے یہاں کہ پرستان کی دیوی اور دیوتاؤں کا مقدس درخت تھا۔

یہاں قسم میں دو خوش ماں پریوں اور دیوتاؤں کے لئے جو بہت عجیب کی جاتی تھیں جیسا کہیں کبھار اور جیسی کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ دیوی اس کے اثر سے درخت پھوٹتے پھلتے ہیں۔ اور اگر نہیں کاٹ لا جائے تو دیوی بھی مر جاتی ہے۔ بودو نگ تر شوں سے کشمیر کے بہت سے صورت لگے ہوئے تھے جن میں سے کچھ تو پا کے بچے ہیں تو ان کے جاتے ہیں۔ اور کسی کے پودے کو کسی سے منسوب کرتے ہیں تو متبرک ہوتے ہیں کئی لوگ اس کی پوجا کی جاتی ہے جیسا کہ دیوتاؤں کی اصل کا سے ہوا ان سے مرتے درخت بعض کے منصب میں کسی کی پوجا کئے ہیں اور ان کے سامنے چراغ جلائے جاتے ہیں اور درختوں کو دن رات چھو کر ان کا پتہ ہی بھی جاتے ہیں جو شخص قسم کے پیڑ کاٹتا ہے اور ان کی جڑوں کا پتیں ہیں جاتے ہیں اور کسی کے کسی اور کا پیاسا ہی اور سے درخت ہے۔ کہیں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے پیڑ سے بچایا جاتا ہے جو ان کی مقصد کے قریب لایا جاتا ہے۔ کسی دیوتا کا یہ ان کا جو جگہ خود سے دن قریب پر رسوں کا خوب مہر بیل کو پہنچاتا ہے اس طرح جو شخص تالاب ہوتے ہیں وہ اس کا پانی نہیں پیتا جب تک وہ اس تالاب کا پانی اس کے کنارے سے نکالے ہوئے پیڑ کے ساتھ وہیں پیتا اس سے کی رسوم بیکی کی جاتی ہیں جیسی کہ اولادوں کے بیاہ ہیں ان میں پودوں کو بیاہ کرتے ہیں۔

ہمارے ممالک میں انجیر زندگی کی علامت سمجھی جاتی ہے جسے دیوی مصر سے تحفے کے طور پر دیتا تھا
یا مقدس رسم پوری ہوتی تھی۔ عورتیں حسبِ ولادت سے انجیر کے پیڑ سے منسوب ہوتی ہیں۔ طلب
ملکہ سے فرد آج بھی مصر میں مریم کے پاس انجیر کا ایک پیڑ ہے جس کی ٹہنیوں کے ساتھ مسلمانوں اور عیسائی
سب برکت کے لیے وہاں منت کرتے ہیں ان کے خیال میں اس درخت کی پوجا کرنے سے مرادیں
کامیاب ہو جاتی ہیں۔ درختوں کے علاوہ کئی پھولوں سے بھی طلسمی اثرات وابستہ کیے گئے ہیں اور
ان سے دیومالائی قصے منسوب کیے جاتے ہیں۔ مثلاً سورج مکھی کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی جو
سورج دیوتا کو دل دے بیٹھی تھی۔ سورج دیوتا نے اس کو پھول بنا دیا۔ اب وہ اپنے محبوب کو دیکھا کرتی
ہے۔ یونانی نرگس ایک حسین نوجوان تھا جو اپنے حسن پر مغرور تھا۔ جنگل کی ایک دیوی کی پرستش
نہیں کی وہ اپنے خیال میں مست رہتا تھا اور دیوی چاہتی تھی اپنے دل کی بات کہے مگر اس سے کہہ نہ سکتی
مگر ڈرتی تھی۔ ایک دن نرگس پانی پینے گیا تو اپنا عکس دیکھ کر اپنے حسن پر فریفتہ ہو گیا۔ اس
سے پیار کرتا رہا یہاں تک کہ اپنا عکس پکڑنے کی کوشش کی۔ ایک روایت کے مطابق اس میں اپنے حسن کے
عکس کو دیکھ کر وہ پانی میں ڈوب گیا۔ دیوتاؤں نے نرگس کا پھول بنا دیا جو آج کل علامت ہے
غرور سے خود پسندی کی۔ یونانی روایت میں ایک اور افسانہ ہے۔ دیوی ایک پرندہ جو کسی اور کے
عاشق ہو گیا تھا تو دیوی نے اس کے خون سے پھول پیدا کیا اور اس کو برباد کر دیا۔ جس جگہ پر
وینس کا خون گرا اس جگہ سرخ گلاب کے پھول اُگ آئے۔ عاشق و معشوق کے گلاب
کا واسطہ دیا گیا۔

قدیم مصری اور یونانی معبودوں کو نہایت عقیدت سے پوجتے تھے۔ مصر کے لوگ دیوتا اوسیرس کو
پھولوں کے ہار پیش کرتے تھے۔ گلاب کو محبوب کا ہار سمجھا جاتا ہے۔ شاعری اور ادب میں اس کا

عقیدت، ایمان اور محبت کے علاوہ نرگس، دل، عشق، غزل وغیرہ فارسی ادب میں خاص طور پر
خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ سنسکرت ادب میں کنول، چنبیلی، چمپا وغیرہ سے بڑی خوبصورت
تشبیہ اور استعارے میں پھول اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ مختلف ممالک کا قومی پھول گلاب ہے، فرانس
کا کنول، ... جاپان کا گل داؤدی ... ہندوستان کا کنول ... جاپان و چین کا پھول ...
کو قومی اہمیت دی جاتی ہے۔

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں قدیم زمانے کا انسان قدرت کی ہر شے سے کسی نہ کسی طلسماتی قوت کو منسوب کرتا تھا۔ اسی خیال
کے تحت اس نے دیوتا ... سورج، چاند، ستارے ... اپنی اپنی زندگی
اور روح ... ہستیاں ... قدیم ... کی پوجا کرتے تھے۔ ان کی حیثیت ...
اس ... جو ہر سال ایک ... اور ... کھیتوں کو سیراب کر جاتی تھی۔ مصری
نیل سے دریا کو ... کہتے تھے جب کہ برسات کے موسم میں ... ہو جاتی تو مصری ایک
خوبصورت ... کو ... دیتے تھے اسے ... کہتے تھے۔ ...
بھی ... جیسے ... بنا کر ... ہیں۔ ... دریائے ...
سندھ، دریائے ... گنگا ... پوجا کرتے تھے ... قدیم ... کی ...
... دریائے سندھ کو ... ایک ...
میں۔ ... گنگا کا ... احترام سے کرتے ہیں۔ ... گنگا ... کہتے ہیں۔ ...
گنگا میں ... پاپ دھل جاتے ہیں۔ ... گنگا میں بہتے ہیں ...
... گنگا میں ... کر خودکشی کرتے ہیں ... کہتے ہیں ...
... گنگا ... جاتی ... دیتے ... ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مثال قبر [illegible] (الغرض [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کی زیارت کا

[illegible] حضرت سلیمان [illegible] انسان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

HOLY OF HOLIES [illegible]

...سے پہلے آتے تھے۔ ترکستان میں ایک سیاہ رنگ کا طلسماتی پتھر ہے جسے یہ "سنگِ یدہ" کہتے ہیں اور جس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ بارش برساتا ہے۔ ظہیر الدین بابر نے اپنی تزک میں اس پتھر اور اس کی تاثیر کا ذکر کیا ہے۔ ایران اور پاکستان میں ایسے پتھر موجود ہیں جن پر کسی بزرگ کے ہاتھ یا پاؤں کا نقش ابھرا ہوا ہے۔ [illegible] کا عقیدہ ہے کہ بعض پتھر بھی زیارت گاہ ہوتے ہیں کئی لوگ ایسے پتھروں پر [illegible] چڑھاتے دیکھے جاتے ہیں۔ احادیث میں ایک ایسے پتھر کا ذکر آیا ہے جو حضرت موسیٰ کے کپڑے لے کر بھاگا تھا جب وہ [illegible] غسل کرنے کے لیے اترے تھے۔

ان پتھروں میں زمرد، عقیق، فیروزہ، نیلم، پکھراج، یشب وغیرہ کو بھی طلسماتی خواص منسوب کرتے رہتے ہیں۔ ایران اور پنجاب میں یہ عقیدہ عام ہے کہ فیروزہ چشم بد سے بچاتا ہے۔ لوگ اس کا نگینہ انگوٹھی میں جڑواتے ہیں [illegible] گلے میں [illegible] ہیں۔ عقیق کے بارے میں خیال ہے [illegible] یشب [illegible] [illegible] اس کو بہت [illegible] [illegible] [illegible] جادو سے [illegible] کام لیتے ہیں [illegible] [illegible] گھر میں [illegible] سانپ نہیں [illegible] یہ قدیم روایت [illegible] [illegible] کی [illegible] سے [illegible] انگوٹھی تجویز کرتے ہیں اور سادہ لوح [illegible] پہنتے ہیں۔

[illegible] کی بنا پر بعض دھاتوں کی عجیب و غریب تاثیر کے قائل رہے ہیں۔ [illegible] [illegible] تھا۔ [illegible] ایک قطعہ [illegible] [illegible] تھے اور [illegible] [illegible] [illegible] بنایا۔ [illegible] [illegible] [illegible] کے ساتھ تاریخ عالم میں ایک [illegible]

اور اسے ہندوستان پر فوج کشی کی اور ہندوستان کے علاقے فتح کر لئے [illegible] حاصل
اسے [illegible] اقوام [illegible] ہے۔ لوہے اور فولاد کے متعلق علم [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] جاتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] چاندی [illegible]
چاندی [illegible] چاندی [illegible]
[illegible] چاندی [illegible]
[illegible] آزادی [illegible]
[illegible]
[illegible] چاندی [illegible]
[illegible] چاندی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رہے ہیں۔

جادو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یا جیسے ہو معاملے سے مصر میں قدیم وقت میں ترقی کر گیا تھا۔ بابل، مصر، ایران اور یہودیوں سے ہوتا ہوا یہ علم [illegible] جادوگر [illegible] ایک ہی وقت میں جمع تھے [illegible] انگریزی میں [illegible] تحقیق کے مطابق لفظ MAGI [illegible] جادوگری [illegible] ایران کے آتش پرستوں کے پروہت تھے۔ [illegible] مصر کی [illegible] جادوگری پر ایک کتاب لکھی گئی جس میں لکھا ہے

انسان کی روح ایک جوہر ہے [illegible] اگر علم [illegible] قوت ارادی [illegible] سے واقف ہو [illegible] شخص [illegible] استعانت۔

قدیم عراق [illegible] جادو [illegible] بابل [illegible] جادو [illegible] مشرق [illegible] جادو [illegible]

WILDE'S [illegible] ENGLISH DICTIONARY [illegible] SURREY

لکھے ہیں [illegible] کتاب [illegible] سے [illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

ہے اور اس سے علاج [illegible] ہیں

[illegible] سحر [illegible] محمد [illegible]

[illegible] فخرالدین رازی نے ایک کتاب السر المکتوم [illegible]

[illegible] ایک کتاب [illegible] میں [illegible] طلسم [illegible]

[illegible] سحر کا ذکر [illegible] کئے ہیں"

"تعریف: [illegible] سحر [illegible]

پوشیدہ ہو [illegible] عربی [illegible] ہیں۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

(۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۴) جو خیال یا لفظ کی غلطی سے ایک امر دوسری حالت پر جو کہ اس اصل حالت سے عجیب

تر کمال دیتی ہے جیسا کہ بیان کی گئے ہیں۔

(۵) وہ امور جو [illegible] و اقبال [illegible] تعلیل کے [illegible] ہیں جیسے

گھڑی [illegible] کے [illegible] رنگ [illegible] کا [illegible]

معلوم ہوتا ہے۔

(۶) وہ امر جس کی [illegible] محاورہ [illegible]

(۷) وہ امور جن کا علم [illegible] بیان کیا جاتا ہے [illegible] کے

حال [illegible] سے [illegible]

ہوتے ہیں۔

(۸) [illegible]

[illegible]

[illegible] کے قائل تھے [illegible]

[illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

(۱۱) [illegible]

[illegible] وغیرہ

[illegible]

۱۵۔ آیات اور مدد سے عملیات عجیبہ

۱۶۔ لطیف انداز میں حرکات حاسا خود مریض کے قلب میں ڈال دینا ویسے ہی سے حصول

مقاصد کی کوشش کرتے رہیو۔

علامہ عبدالقادر کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے عرب کے کاہن سے بیا کی سے مدے یا عاملوں سے ایک سات سلسلہ یہ حق

عبد عالم ہی ہیں۔ یہی بلکہ ہیں کہ ان تمام امراض جسمانی کے لئے جو چارہ قرآن کی آیات سے تعویذ لکھے

جاتے ہیں اور مرض کا علاج کیا جاتا ہے سید محمد خان نے تحریر کیا ہے کہ یہ ایک بات کی ہے اور کی

شعور قرآن مجید کی آیتوں العلوم پڑھنا اور ان کی وحدت روح پاش یا تعویذ امراض کی کا حاضر نہیں

ہے۔ ان کے خیال میں قرآن کا اصل مقصد روحانی ہے۔ لیکن بات یہ ہے اور باقی کو ان ان پر

ہوتے تھے وہ عمل مشکلات اور علاج امراض کے لئے ان سے جو کام لیتے تھے مریض کی مدد کے لئے ہوتے

حاجت جلی میں اکثر تعویذ ہوتے تھے عمل کا تجربہ ایک تعویذ رکھا اور پانی سے مریض کا

ورکا ہے سے الستر کا عقیدہ مرتی اور کالا عمل ان امراض تعویذ وغیرہ وہ دیا کہ یہ جیسی ہوتی ہے

بہت سے عمل رنگ سے پھر سے تھے عمل کرنے کے لیے نگ کہ یا جتنی کرکے دو

رنگ ہیں ہر روز کے ہوتے تھے۔ وہ مریض کے سے علاج کرتے تھے سات دن

کی روایت سات سات منٹ علاج ہوتے ہیں۔ مثلاً سات دن مریض کو سات

ہیں۔ ایک ایک کے پاس سات کی تعداد ہے جو ہمیشہ ہوتی ہے جیسی یہ سب

کی بعد سات سات دیکھیں ہے۔ سات رنگوں سے ہوتے ہیں وہ تعویذ میں استعمال کرتے تھے سات

ستاروں کے نام میں ملا کر بہت سات سے سات سمندر ہیں۔ دو سات گنتی

سات سامیں ہیں۔ سات زمین، سات آسمان اور سات اصحاب کہف وغیرہ میں گی سات

کے عدد ۵ کا تقدس کا ذکر ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جسم پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ [illegible] پنجتن پاک

اور اہلبیت [illegible] کے عدد سے غیر معمولی اثرات منسوب کرتے ہیں۔ وہ عدد ۵ کو بطور تعویذ کے بے حد مؤثر سمجھتے

ہیں۔ [illegible] پانچ [illegible] پانچ [illegible] اور پانچ [illegible] سی مقدس سمجھے جاتے ہیں۔ [illegible] پانچ

خانے رکھتے ہیں۔ [illegible] شکل [illegible] ہے

[illegible] اور اس کے پیروؤں کا مقدس عدد [illegible] کہتے تھے چنانچہ [illegible] مقدس [illegible]

[illegible] چار [illegible] چار [illegible] چار [illegible] چار رنگ، چار [illegible] اور [illegible]،

[illegible] کی علامت مانتے تھے۔

[illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] اور حروف سے [illegible]

اثرات [illegible] ہے

[illegible] مسلمان [illegible] روایت [illegible]

[illegible] حروف [illegible] مقدس [illegible]

[illegible] حروف [illegible] تین

قسمیں [illegible] حروف [illegible] ہیں۔ ۵

[illegible] حروف [illegible] چار عناصر [illegible] حروف کے

[illegible] کام لیا جاتا [illegible]

[illegible] حروف [illegible] دیتے ہیں [illegible]

[illegible] جاتے ہیں [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] ETERNITY

لے [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

... جادو کی تاثیر سے دوسرے حالات اور انسانوں میں تبدیلی پیدا کرنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ ظاہر
ان توہمات کا تعلق بنیادی طور پر خیالی دنیا سے ہوتا ہے۔ انسان کی خواہش [illegible] عام تخیل میں پیدا
[illegible] ... انسان کی کمزوری [illegible] اور پھر غرض پیدا ہو جاتی ہے [illegible]
جیسے کوئی [illegible] خواہش کرے [illegible] اور پھر [illegible] کا ذریعہ بن جاتا ہے
اور [illegible] یہ تصور [illegible] میں شروع ہو جاتا ہے۔

یورپ میں تاریک صدیوں میں جادو شیطان کی پوجا سے وابستہ ہو گیا۔ جادوگر شیطان سے مدد مانگ
کر اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کوشاں رہتے تھے۔ جادوگر [illegible] کے بارے میں سمجھا جاتا تھا کہ وہ شیطان
[illegible] شیطان [illegible] سمجھتے تھے [illegible]
[illegible] دیتے تھے۔ جادوگرنیوں اور جادوگروں کی [illegible] مجالس [illegible]
[illegible] ہوتی تھیں [illegible] رات کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ یہ مجالس [illegible] منعقد ہوتی تھیں
[illegible] جادوگر اور جادوگرنیاں شیطان سے [illegible] کرتے تھے۔ کلیسا [illegible]
[illegible] ادا کی جاتی تھی [illegible] عبادات کا تمسخر اڑایا جاتا تھا۔ [illegible]
[illegible] قربانیاں [illegible] دیتے تھے۔ [illegible]
[illegible] شیطان [illegible]
[illegible] جادوگرنیاں [illegible] شیطان [illegible]
[illegible] شیطان [illegible]
[illegible]
گے۔

[illegible] جادوگرنیوں سے خائف رہتے تھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جادوگرنیوں [illegible]

[illegible] جادوگرنیوں سے خلاف [illegible]

[illegible] جادوگرنیوں [illegible] شہروں میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جادوگرنی [illegible]

[illegible]

[illegible] جادوگرنیوں کے خلاف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عورت [illegible]

[illegible]

جادوگرنی ہونے کا الزام [illegible] ۵۰۳ [illegible] ۱۵۹۲ [illegible]

[illegible] جادوگرنیاں [illegible] شہروں میں [illegible]

[illegible]

یورپ میں [illegible] عبادت میں [illegible] ایک قدیم [illegible] ایک [illegible] لڑکی [illegible] دنیا کی [illegible] ہے [illegible] درمیان [illegible] جنسی [illegible] کہتے ہیں [illegible]

[illegible] عبادت [illegible] جاتے ہیں ۔ جادو قدیم ترین زمانوں سے [illegible] اقوام عالم میں [illegible] مہذب اقوام میں بھی پایا جاتا [illegible] علم الانسان [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] حاصل کر لیتے ہیں ۔

جیمز فریزر کے خیال میں جادو کے بنیادی اصول دو ہیں ۔

[illegible] مشابہ [illegible] ہے ۔

[illegible]

THE GOLDEN BOUGH, J.G.FRAZER.

[illegible]

CONTAGION — HOMEOPATHIC MAGIC

[illegible]

[illegible]

کیلئے لوگ سے ان کے یہاں معجزہ والے بچے پیدا ہوں گے۔

افریقہ اور آسٹریلیا کے وحشی قبیلوں میں اجتماعی جادوگری پایا جاتا ہے جس سے سارے قبیلے کی غرض پہچانے کی کوشش کا حاصل ہے۔ جہاں میں عمر کی بہتری کے لئے جادو کی رسوم ادا کی جاتی ہیں وہاں جادوگر کو حسب مرتبہ اہمیت حاصل کرلینے سے بعض اوقات وہ سردار یا بادشاہ بھی بن جاتے ہیں چنانچہ قبیلے کے پیشوا اور جادو پیشہ لوگ اپنی منصب سے حصول کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور اس طرح دولت اور عزت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ان مکاروں کو کوئی علم سے واسطہ نہیں ہوتا۔ محض ذہنی طلب پر ایک طرح کا تسلط قائم کیا جاتا ہے اور انہیں کیلئے اپنے مفادات کی پرورش کے لئے آلۂ کار بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ شروع سے ہی عوام دینی پیشوا اور منجم اور فال گیر کی عادت پر چھا جانے میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔

علم جادو کی ہے ساحر یا سحر اور جادوئی عمل طور پر گہری مناسبت ہے۔ دونوں میں ذہن کے واقعات کا تسلسل مافوق الفطرت ہی تصور کیا جاتا ہے کیونکہ واقعات پر کسی قسم کا سا دی ایک ہستی کا پہلے سے دیکھا ہوا خیال کیا جاتا ہے دونوں مافوق الفطرت کی سلسلۂ سبب و نسبت کے قائل ہیں اور ایک ہی طاقت اور قوتوں کو پیش رہتے۔ دونوں میں ان لوگوں کے لئے جن کا واسطہ سبب کا علم رکھتے ہیں۔ وسیع امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر جادوگر پر عمر پرہیز سے اس قوت پیدا کرنے کی غرض سے مثال کے طور پر بھی مرضی کے مطابق چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جادو اور سائنس دونوں انسان کے جذبۂ کشش کا باعث ہوتے رہتے ہیں اور سے تحصیل علم کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔

جادو کی تمام اہمیت اس بات میں ہے کہ وہ واقعات میں ربط و تسلسل پایا جاتا ہے کہ ہم جن کی جستجو میں ہیں اس کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جادو کی دنیا میں کا علم و تصور سے مختلف حیات کا مظہر ہے جادو اس لحاظ سے بے اور مختلف خیالات کا مظہر ہے چونکہ جادو پیدا کرتے ہیں۔ جادو خیالات کے مطابق انسانی ذہن میں ایک ترتیب قائم کیا کرتے ہیں اور وہ عمل کے لئے ضروری ہیں۔ ان کا اطلاق منطقی طور پر کیا جائے تو اس کا نتیجہ بھی ہے کہ یہ غلط ہے کہ سارا جادو کا مذہب ہے اور اسے معرفت کے مشتق ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] علم نجوم [illegible] [illegible]

مساوی انسان کے طالع پر [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

جیسا کہ [illegible] تکمیل نفس [illegible] [illegible]

[illegible] کہ انسان [illegible] اہمیت رکھتا ہے [illegible] [illegible]

خارجی عالم [illegible] متاثر کرتی ہے بعض لوگ جسمانی طور پر [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] مناسبت نہیں تو بلا جھجک اپنی خواہشات کے مطابق جادو [illegible] کی کوشش کرتا

[illegible] کا ایک دور مذہب سے پہلے موجود تھا۔ [illegible] کے بعد [illegible] یہ نظریہ لیا تھا۔ وہ لکھتا ہے

"آسٹریلیا کے وحشیوں میں جادو کا اثر بہت زیادہ ہے۔ مذہب ان کا جیسا کہ فریزر کی تالیف [illegible] میں
ان کے بیان سے ظاہر ہے چنانچہ جب کبھی جادوگر [illegible] میں [illegible] یہ [illegible] ہو
[illegible] یا شبہت جادو [illegible] کے اپنے [illegible] یا نظریاتی [illegible]
[illegible] کوشش نہ کرتے تھے [illegible] قربانی دے کر خوش کرنے کا خیال بھی نہیں آتا۔"

اس قدیم ترین معاشرے میں جادو موجود ہے لیکن مذہب غائب ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں
کہ [illegible] مہذب اقوام بھی معاشرے کے ارتقاء کی ابتدا میں اسی مرحلے سے گزری ہوں
گی۔ انہوں نے پہلے پہل فطرتی مظاہر پر جادو سے اپنا کام نکالنے کی کوشش کی ہوگی۔ اور بعد میں ان
کی تالیف قلب کا خیال پیدا ہوا ہوگا۔ جس طرح تمدن کے دور میں پتھر کا دور تھا۔ اسی
طرح [illegible] سے جادو کا [illegible] دور تھا۔ آج بھی جادو کا اثر [illegible] مہذب اقوام میں کسی نہ
کسی صورت میں موجود ہے اور جادو کی رسمیں اقوام عالم میں ایک ہی صورت میں ملتی ہیں۔ جیسے کہ
[illegible] اسی طرح باقی ہیں جس طرح [illegible] میں [illegible] جیسے افریقہ اور آسٹریلیا
کے قبائل میں دکھائی دیتی ہیں۔ [illegible] اور [illegible] انسان کے وجود میں انسان
کی تہہ میں جادو کا اثر ہوتا ہے

[illegible] جادو [illegible] مذہب سے پہلے [illegible] جادو [illegible] مذہب [illegible] ہے۔

۱ PSYCHOLOGY OF RELIGION, DR DAVID FORSYTH

کا پیدا ہوا۔ غرضیکہ انسان نے سائنس کی روشنی کے پھیل جانے کے باوصف بھی ایک جادو کو ترقی دے کر پیچیدہ جادو
اور جادو سے ترقی کرتے مذہب میں بھی ترقی کر لی [illegible] اور [illegible] کی تاثیر یعنی دوا کی تاثیر کا عقیدہ
ہے اور انہیں میں بہت دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے اور بار بار پڑھنے سے حسب منشا نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ جادو
کا کمال ہے کہ عقل و خرد کی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان نے جادو کے طلسم کو بے حجاب پایا۔ ایک اور عقیدہ کے مطابق
[illegible] جادو اور اس کی [illegible] نہیں ہوتے بلکہ جب ان سے متاثر ہو کر روحانی [illegible]
کی پرستش کی [illegible] مذہب اور سائنس کی ضرورت کا احساس ہونے لگا جب جادو کا اسلوب کچھ ترقی پا گیا۔ مگر
جب جادو نے اپنا مذہب نے [illegible] قربانی کو اپنا لیا اور جادو و مذہب اور اعمال جنگ کے ساتھ مخصوص ہو گیا۔ بعد میں جب
[illegible] پرستی کی ترقی کی جادو کی [illegible] قانون کا [illegible] ہو گیا تب جب [illegible] ترقی میں
قانون کی [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] نہیں ہو سکی [illegible] جادو [illegible]
کے اعمال [illegible] کی صورت میں اس کی [illegible] سے متاثر ہو کے [illegible] الہام [illegible] ہیں ان
کا [illegible] تمام [illegible] کے تحت میں سے [illegible] میں [illegible] ہیں
[illegible] نہیں پرستوں کی صورت میں [illegible] مذہب [illegible] [illegible]
کا مطلب [illegible]

جادو مذہب کی تاریخ [illegible] ہم سائنس [illegible] کہا جا سکتا ہے "
سے محسوس نہیں ہے ان کا مطلب [illegible] سے ان کی [illegible] سے [illegible] میں
کہ [illegible] اعمال [illegible] اور [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible]
ہے [illegible] وہ سب [illegible] کے [illegible] جاتا ہے۔ [illegible]
[illegible] نے [illegible] ہیں [illegible] ہونے لگ جاتے ہیں

[1] PSYCHOLOGY OF RELIGION

سے وزنی جادو وغیرہ ہو جاتے ہیں اور ہم دعا ... میں بھی جادوگر کا زور ہے لیکن ان سے کبھی کبھی کسی کی جان یا کوئی روحانی
نقصان ہوتا ہے جیسے کہ گمنے والوں پر بھی جادو کا اثر ہو جاتا ہے ۔

آسٹریلیا، جنوب مشرقی ایشیا، افریقہ، وسطی امریکہ کے دیہی قبائلیوں میں جادو اپنی قدیم صورت میں موجود ہے اصل بات
یہ ہے کہ ان قبائلی زندگی کے مشاہدے سے ماہرین علم الانسان نے تحریر کیا ہے کہ انسان کے جادو کے ذریعے ...
آسٹریلیا کے قبائلیوں کے ہاں ... پر ... اور ... کا ... پر کس طرح ... جاتا ہے ... کی ... اور
اور ... میں ... کی ... اور ... کی ... رہتے ہیں ۔ ... جادوگر ... ہے ... سے ...
... رات ... کی ... کرتے ہیں ... تعظیم ... ہو جاتی ہے ... اور ... ہے ... سے
... میں ... قبیلے سے ... حرکات میں ... سے ...
... کا نتیجہ ہوتے ہیں ... شخص ... ہو جائے تو ... سے ... جاتا ہے ...
... عمل ... کی ... جاتا ... ہے ... وہ ... میں ... ایک ... میں ... ہوتی ہیں
... پر ... کی ... سے ... ہے ... ہے ...
... ہے ... افریقہ کے ... میں ... عقیدہ ہے کہ ... جادو ... سے ... ہے ...
... ہیں ... اور ... کا ... ہوتے ہیں ۔ جادوگرنیاں ... کے ... کا ... کر ... کی ...
... میں جادوگر ... ہے ... سے ... ہیں ... ہوتا ہے ۔ مثلاً ... صورت
میں جادوگر ... سے ... ہوتا ہے ... کے ... جادو کی ... پر
پانی ... ہیں ... میں ... پانی میں ... کی ... سے ... کے لئے ... پر
پانی ... جاتا ہے ۔

... جادوگر ... خلاف ہوتے ہیں ... جادوگر کی طاقت کا ... ہے ... جادوگر ...

معالج کیا جو بتاتا ہے سب صاف صاف بتا دیتا ہے کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ عمل کرنے سے وہ بہت جلد بحال ہو جاتا ہے اور چند ہفتوں میں یہی عمل کسی عورت کے گمشدہ ہو جانے پر کیا جاتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس پیغام یا دوا کا نام کہتے ہیں جس شخص پر اس کا اثر ڈالا جاتا ہے کہ یہ پیغام اس کی یاد سے کم از کم بہت سا جادو اس پر ایک ہفتہ تو وہ چند دن اور بیمار رہتا ہے اسی طرح جس شخص کو ہلاک کرنا ہو تو جادوگر اس کا کپڑا یا پتلا بنا کر اس میں سوئیاں چبھو دیتا ہے تو وہ بھی بیمار ہو کر کمزور ہو جاتا ہے اور چند دنوں میں دم توڑ دیتا ہے۔

قبائل میں زراعت کی علامت سمجھے جاتے ہیں جس کا اثر ان کے اس رواج سے ظاہر ہوتا ہے کہ فصل بونے سے پہلے کھیت میں کسی شخص کو مار دیا جاتا ہے تاکہ اس کا خون مٹی میں جذب ہو کر اسے زرخیز بنا دے۔ [illegible] ہندوستان کے [illegible] قبیلوں میں اس مقصد کے لئے ایک جوان لڑکے کی قربانی دی جاتی تھی [illegible] کے قریب [illegible] زنجیریں سب ہو جاتے۔ ایک قبیلے کے لوگ کھیت میں ہل چلانے سے پہلے کسی [illegible] کی قربانی کرتے ہیں [illegible] مقصد کے لئے [illegible] ہندوستان میں کالی دیوی [illegible] انسان قربان کئے جاتے تھے [illegible] کھیتی [illegible] آج کل کلکتہ [illegible] کالی دیوی [illegible] کی حیثیت دی جاتی ہے جس کی علامت ہوا ہو [illegible] حاصل [illegible] جاتی ہیں [illegible] جادو [illegible] شیر [illegible] جادوگروں اور جادوگرنیوں کے خیال میں شیطان [illegible] کرنے کے لئے [illegible] جادو کی رسم [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

دنیا میں یہ بات کہ کسی پر ماں باپ سے ... ہو، خاندان کی دوسری عورت پر ... ہو جائے، بیوی بیمار ہو، ایام میں خلل پڑ جائے
یا اولاد نہ ہو۔ تب بھی [illegible] ... ہے کہ ... [illegible] ... ہیں
پیر زادہ صاحب سب ہی کی نسبت دعا، تعویذ، صدقے سے کام چلا کر دیتے ہیں ... [illegible]
کہ جادو ٹونے ... [illegible] ... کر دیا گیا ہے کہ ... [illegible] ... ہر قسم کی آفت اور
بیماری سے ... [illegible] ... پیر مرشد ... [illegible] ... حل ہو
تعویذ ... [illegible] ... لیتے ہیں اور ... [illegible] ... جرم ... [illegible] ... ہیں
... [illegible] ... پیر ... [illegible] ... ہو جاتا ہے ... [illegible]
... [illegible] ... اور ... [illegible] ... پیر صاحب سے
... [illegible] ... بات ... [illegible] ... ہیں ... [illegible]
... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... سے ... [illegible]
... [illegible] ... پیر صاحب کی ... [illegible] ... پیر صاحب نے ... [illegible]
... [illegible] ... جادو گروں ... [illegible] ... جاتا تھا۔

... [illegible] ... جادو گروں سے ... [illegible]
... [illegible] ... جب ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

مکانی اور پنڈی میں بیٹھ کر امریکی پالیسی کے خدوخال بنا رہا تھا۔ ایک دن ایک صاحب سے جو نیویارک میں ہی میرے ساتھ رہے
ہیں۔ ان کی نظر ہمارے ملک کی پالیسی پر بہت گہری تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کے لوگوں کا مسئلہ عام تھا۔
وہ شخص اپنے قوم کا بہت درد رکھتے تھے۔ یہ حال میں ایک کے بعد ایک ان کے ساتھ رہنے والوں کی بات کرتے تھے۔ مجھے
یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ وہ بہت سی باتیں جانتے تھے اور بہتر طور پر سمجھتے تھے۔ ایک دو باتیں ان کی زبان سے نکلیں جو ان کے چہروں پر
نقش ہو گئیں اور میں نے ان کی باتوں کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ مجھے ان کے چہرے پر ایک عجیب سی بات نظر آئی۔ جو تجربہ میں نے کیا تھا
وہ زندگی کے ہر پہلو پر حاوی تھا۔ ان کی تجربات کی روشنی میں ہم نے ایک ایسا راستہ اختیار کیا جو سب کے لئے
درست تھا۔ ہم اس کے متعلق بات کرتے رہے کہ یہ صورت حال کیوں پیدا ہوئی۔ وہ ہمیشہ اس موضوع پر بات کرنے سے گریز
کرتے رہے۔ ان کی باتیں سن کر مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ سب کچھ ان کی محنت کا نتیجہ ہے۔ مجھے لگا کہ وہ بہت کچھ جانتے ہیں
لیکن وہ اپنے جذبات پر قابو رکھتے تھے۔ وہ ہمیشہ کوشش کرتے رہے کہ ہر بات کو صحیح انداز میں پیش کریں۔ ان کی باتیں ان کے
تجربات اور ان کی سوچ کی عکاسی کرتی تھیں۔ وہ جب بھی کسی موضوع پر بات کرتے تو ہم سب غور سے سنتے۔ آج بھی جب کبھی ان کی یاد آتی ہے
تو ہم سب ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہمارے ملک کے مختلف مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے مسائل کا حل خود تلاش نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی طرف
دیکھتے ہیں۔ ہمارے ہاں باتیں بہت ہوتی ہیں لیکن عمل کم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان مسائل کا حل نہیں نکلتا۔ اس
لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ملک کے مسائل کی طرف توجہ دیں اور ان کے حل کے لئے مختلف طریقوں سے
کام لیں۔ یہ سب کچھ اسی وقت ممکن ہے جب ہم سب مل کر کام کریں۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ ہم صرف باتیں کرتے ہیں
اور عمل نہیں کرتے۔ ان کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ہم اپنی ذمہ داری کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے
کہ ہم پیچھے رہ گئے ہیں اور دوسرے ملک آگے نکل گئے ہیں۔ ہمیں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ ہم اپنے حالات کو بدل سکتے ہیں
اور اپنے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔

گُڈی گُڈا اسے ڈِیا ۔ وی میاں کالیا
گُڈو گُڈ پٹّیا ۔ وی میاں چٹّیا

لاہیاں ہٹّی کا سے روڈ

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ جادو کے اس شعبے کی سلائی آنکھوں میں لگا کر اپنی محبوبہ کے سامنے جائے تو وہ اسے دیکھتے ہی بجزو جان سے اس پر فدا ہوجائے گی۔ اگر کوئی کچھ زیادہ وہمی صفت جوان ثابت ہو تو عاملانی گھروں سے دام الفت خریدا جا سکتا ہے جن کے اجزاء میں گدھے کا مغز کا پانی، بندر کا پتہ، خرگوش کی دم کے بال، چیچڑی، پٹوہ، وغیرہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ہمارے نوجوان عاشق فرش کو خاک میں ملانے کے چکر میں پیرزادہ صاحب کی جادوئی دریاں بھری کر کے لطف ہوجاتے ہیں آخر پیر صاحب اپنی نالائقی کو کچھ اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔ شاید تمہارے عمل کا نتیجہ الٹا نکلا یا دوسری جانب یقین کا فقدان ہے اعتقاد وغیرہ اسی طرح سانپ نسخے پیٹ درد، گھر سے چوہے بھگانے، جنس کے روشن ہونے، اولاد نرینہ کے لئے مختلف تعویذ ہوتے ہیں۔

جعفر شریف کی مشہور و معروف کتاب قانون اسلام سے چند تعویذ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

حب کا تعویذ

۳	۲	۵	۶	۲
۱	۹۲	۱	۸	۰۲
۰	۳	۱۱	۳	۳
۹	۸	۲	۰	۸

اولاد نرینہ کا تعویذ

		۱۳	۱۰
	۲	۳	۵
	۳	۹	۴
	۲	۶	۳

پیٹ درد کا تعویذ

۲۲	۳۱	۲۶
۲۸	۲۷	۲۵
۲۲	۲۳	۳۰

گھر سے چوہے بھگانے کا تعویذ

۰	۳	۴	۵
	۵	۱۶	۵
۱۰	۲	۱۷	۵

سانپ کے کاٹنے کا تعویذ

۷	۹	۸
۲	۴	۳
۳	۱	۵

گھٹنے کے درد اور سوزش کے لئے تعویذ

۲	۳	۲ ۱/۳
۲	۳	۲ ۳
۳	۳	۲ ۳

[illegible]

[illegible]

سے منسوب مست ہے جس سے وہ تماشائیوں پر بصری و سمعی واہمے[1] پیدا کر دیتا تھا۔ آج کل اصطلاحاً تنویم جادوگری میں اور وہم کے جادو۔ ووڈو[2] کا بڑا چرچا ہے جس کی رسوم میں مرغے کو ذبح کر کے جادو سے کرتے دکھائے جاتے ہیں شیطان سے ہمکلامی کا الزام بھی لگتے ہیں۔ سیاہ رنگ اور سفید رنگ کی بھی پہنے جاتے ہیں۔ ان کے عملیات میں کسی فوق الطبیعی قوت کی طاقت کار فرما نہیں صرف اتنا ہی ہے ان سے اپنی جنسی مجبوریوں اور شخصیہ تماشائیوں پر جادو کا پردہ ڈال رکھا ہے۔ ہمارے زمانے میں جادو صرف نظر بندی اور شعبدہ بازی تک محدود ہے۔ البتہ ہندوستان، پاکستان، ملائیشیا، انڈونیشیا میں اب آسٹریلیا، افریقہ، جنوبی امریکا، ویسٹ انڈیز، مشرق بعید کے قبیلوں میں ابھی قدیم رسوم و رواج باقی و برقرار ہیں۔ بہت سے جادوگر پیر بہت بنے ہوئے جوگی پیر، سادھو اور فقیر روحانی علم روحانی قوت کے نام پر ان پڑھ سادہ لوح عوام کو بھیجنے وغیرہ بنے ہوئے ان کی پرورش کر رہے ہیں۔ عوام کی جہالت ان کے لیے سونے کی کان بنی ہوئی ہے

---

1 VISUAL AND AUDITORY HALLUCINATIONS   2 VOODOO

دیو مالا

[illegible]

" [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] قدیم زمانے [illegible] "

دیومالائی قصے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] قدیم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] دیومالائی قصے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاتا ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

---

[1] یونانی زبان میں [illegible] MYT [illegible]

[2] [illegible] AN [illegible] RIDLAT [illegible]

[3] [illegible] RELI [illegible]

[4] FO [illegible] [5] E [illegible]

[6] COMPARATIVE MYTHOLOGY

[illegible]

[illegible] ... B GOLDEN BOUGH

[illegible]

[illegible] (٣٠٠٠ - ٢٠٠٠ ق م) [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

¹ MYTHOLOGY [illegible] EARTH [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو یہ مقولہ غلط ہو جاتا ہے۔ پہلا آدمی جو مکتی حاصل کرے وہ عورت ہی ہو سکے گی تو عورت میں چلی جاتی ہے
اور بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ عورت دیوی کی شکل بن جاتی ہے۔ اور وہ عورت ناقابل پرستش بن جاتی ہے مگر
واضح رہے کہ اس سے عورت کی حیثیت پر بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب وہ قائمت در
جو عورت عورت ہی بن کر فارغ ہو جاتی ہیں جب اور عورت اور دوسری عورتوں کی قدر سے ان کا استحصال
سمجھا جاتا ہے۔

عہد قدیم کے مندروں میں مقدس عصمت فروشی ہوتی تھی تو دیوتی بھی داشتہ تھی اور دیوی کے پجاری مجبور ہے دیوی کی پرستش کا سامان
رکھتے تھے۔ مندروں میں عصمت فروشی دیوتی کی رسم تھی ایک عورت آزادی سیاست و شعور کی
تحمل کرنے میں دیو داسیاں مقدس عصمت فروشی کا رواج رکھتی تھیں۔ بعد میں عصمت فروشی کا خاتمہ ہوا جبکہ اس کے
اور دیوداسیوں کی عصمت دوسروں اور مستقل مقام پر رکھا جاتا۔ بعد میں رفتہ رفتہ
ختم ہو گئی مگر اس زمانہ کے مندروں میں جو عورتیں رہتی تھیں وہ دیوی کی حیثیت رکھتی تھی اسے
مذہبی فریضہ سمجھا جاتا تھا۔ مذہب (جس کا شعور نہیں رہا) پر جانے مندر میں اپنی بیٹیاں پیش کر دیتی تھیں یہ سیاسی
رواج اور فرقہ وار زیادتیاں ... مندروں میں رہ کر ... بنا کر رکھی جاتی تھیں۔ دوسری اقسام
کی اپنی عصمت کی حیثیت دیتی تھی۔ عورتوں اور مردوں کی ... عورت اپنی حیثیت کے مقابلے میں عشرت کی ...
... اپنے مندروں تک بھی چلی جاتی تھی ... ہو جاتے تھے۔

واسطہ گرے سے کے ساتھ چل کے ساتھ ... سماج پر بھی وابستہ ہو گئی۔ ... دیو تھے ان کی تقدیر کی ...
رہتے تھے۔ ... کی شہرت ... یہ انسانی عصمت ... انسانی تھا اور جسم پر دیوی کا
تھا ... دیوی کی ... ہو گئے ... پرانی روایات ... بڑی عورت کا ...
مقدرت دیتا تھا ... جن میں ان ... عورتیں ... کی قدیم ... ہے اور عورتیں

سے وہ ہر کی علامتیں تھے ان کی جگہ سبحدال اور تقدس ہجرت سے جھنڈے قریب نصب کر کے رکھ دی [illegible]

[illegible]

اور شوریوں کو صابئین کی [illegible] ۔ یعقوب سید میاں ندوی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ستاروں کا تعلق [illegible] کا استقلال کی [illegible]
[illegible] کا قدیم ترین مذہب [illegible] ۔ اپنی کتاب اصل و نحل میں لکھتے ہیں:

صابی [illegible] ستاروں کی تعظیم کرتے ہیں [illegible] روح کے قائل ہیں [illegible] اوقات میں [illegible]
[illegible] نمازیں پڑھتے ہیں۔

عورتوں کو وضو دیتے ہیں [illegible] دن میں [illegible] پانچ نمازیں [illegible] مسلمانوں [illegible] سے ملتی ہیں
[illegible] کرتے ہیں [illegible] بیت الحرام [illegible] کرتے ہیں [illegible]
[illegible] گوشت [illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible] سمجھتے تھے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے [illegible] کرتے تھے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قبل اسلام کے اکثر عرب صابیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیت الحکمت قائم ہوا تو صابی علما

[illegible] بیت الحکمت کا مشہور عالم و مترجم

[illegible] ریاضیات و ہیئت [illegible] عربی میں ترجمہ کیا۔

صابئیت کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صورت کی تعبیر میں ایل تصور کا لفظ تھا۔ اسی وجہ سے [illegible] دیوی تھی غرض کہ تمام سامی مذاہب میں ایل ایل کا لفظ
موجود ہے۔ کہا جاتا ہے جب [illegible] میں بیت ایل (خدا کا گھر) رکھتے تھے۔ تو اب یہاں تک لکھا ہے۔

"اور یعقوب نے سر کے نیچے رکھا ہوا پتھر جسے تکیہ بنا لیا تھا اس نے ستون کھڑا کیا اور اس پر سے
تیل ڈالا اور اس کا نام بیت ایل رکھا۔"

بابل کا نام بھی ایل سے یادگار ہے یعنی باب ایل (دروازہ خدا)۔ بعد ظہور اسلام سے عرب اسے اللہ کہتے تھے
اس دور کے قصائد میں اللہ کا ذکر تو اکثر ملتا ہے جو کہ دراصل ال الٰہ (معبود) ہے عرب کی تین دیویاں لات
منات اور عزیٰ کو اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے اور انہی کے نام پر بچوں کے نام رکھتے تھے مثلاً عبد مناۃ، زید مناۃ
عبد عزیٰ وغیرہ۔ وہ کعبے کا طواف ان کے سہارے کرتے تھے

"لات عزیٰ کی قسم اور تیسری ایک ادھوری قسم یہ تینوں بلند پرواز ہیں اور ان کی شفاعت کی امید کی جاتی
ہے۔"

گزشتہ باب میں تحقیق کے مطابق سامی قدیم دیوی تھی لات منات کی اور عزیٰ دیوی اصل میں شمس تھی۔ لات اور
منات کے بت اہل عرب میں مانے جاتے تھے۔ [illegible] ہیرودوٹس نے بھی [illegible] لات کا
ذکر ہے اصل میں [illegible] دیوی تھا [illegible] عزیٰ اور [illegible] کی دیوی تھی۔ طائف میں
[illegible] ہوتی تھی [illegible] اہل لات کا [illegible]
[illegible] لات کی [illegible] ستون کی شکل [illegible] صورت میں
[illegible]
جیسے [illegible]
[illegible]

ان کا خیال تھا کہ (سورج) ایک فرشتہ ہے جسے [illegible] اور عقل حاصل ہے [illegible]

[illegible] ان [illegible] ان سے پیدا ہوتی ہیں [illegible]

[illegible] کا [illegible] ہے [illegible] عبادت [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] اس [illegible] ہیں [illegible] ہیں اور [illegible]

[illegible] نماز پڑھتے ہیں۔ بعض لوگ یہاں [illegible] عبادت کرتے ہیں

[illegible] جب سورج طلوع [illegible]

[illegible] اسی طرح جب سورج غروب ہوتا ہے اور جب [illegible] آسمان [illegible] رہتے ہیں۔

[illegible] رہتے تھے

[illegible] سے۔

[illegible] روایت [illegible] اسلام [illegible]

[illegible] تھا۔ ان کے یہاں [illegible]

[illegible] تھے

[illegible] تھا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے

[illegible] تھے۔

[illegible]

[illegible]

رہتے تھے۔ بحری [illegible] صورت سے بہتر تھی کہ جہاں
[illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] صورت [illegible] جاتی تھی [illegible]
تھے [illegible] دیا۔

[illegible] کے ہاں کی [illegible] طلب [illegible] ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تھا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] مشتق ہے اس کا معنی ہے [illegible] یہ اگرچہ [illegible] اور [illegible] کا ترجمہ [illegible]

[illegible]

— [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے چل رہا تھا۔

[illegible]

— [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے جناب یعقوب کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔

[illegible]

[illegible] EHOVISTIC [illegible] E[illegible]IC STI[illegible] [illegible]

ANTHROPOMORPHIC

میں اپنے بندوں کو ان پر بالادست کروں گا ۔

اور میری تلوار دہشت کرے گی ۔

[illegible]

[illegible]

(استثنا)

جس طرح [illegible]

[illegible]

جب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] اور [illegible]

حساب [illegible]

[illegible]

[illegible] اسرائیل [illegible]

[illegible]

[illegible]

بنی اسرائیل [illegible] قربانی [illegible]

[illegible] علامت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (بائبل)

[illegible] قربانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناقابل [illegible] اسلام سے پہلے [illegible] بنی اسرائیل [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عہد قدیم میں ان رسوم کی تفصیلات ملتی ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ہیں اور عالم [illegible] میں جہاں [illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اسی طرح انسان بھی [illegible] ہو جاتا ہے ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تنت (یعنی [illegible]) [illegible] روایت کے مطابق [illegible] [illegible] تھے [illegible] [illegible] [illegible] لگا۔

[illegible] قدیم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دوسری اقوام کی طرح [illegible] دیو مالا میں بھی آفتاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چھاپ [illegible] تمدن [illegible] تمدن و معاشرت [illegible]

اسلامی معاشرہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صورت [illegible] ہے [illegible] اسلام [illegible] تھا [illegible] ہے
[illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
رہتے ہیں [illegible] جاتا ہے۔

[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مشہور [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] تھا۔

[illegible]

[illegible]

جب دالمیہ نے کنول کے پھولوں سے ختم کیا جب سے کنول کا پھول یہاں کی علامت بن گیا ہے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ
برہم جنم [illegible] کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اس نے سمندر کے [illegible] سے زمین [illegible] برہما [illegible] انسان کو خلق کیا
[illegible] [illegible] مورت [illegible] ہے بعض لوگ [illegible]
[illegible] [illegible] کیا ہے [illegible] میں لکھا ہے کہ
[illegible] [illegible] کی کوشش
[illegible] قدم قدم پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نکلے
[illegible] علامت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (باب) سے
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب گھر سے نکلے تو وہاں کا نظارہ تھا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایسے کو اللہ نذر [illegible] کر کل سے گیے ۔ جانا ہے کہ ان میں [illegible] پانی واں بیر ہو گا اور
[illegible] پیسے [illegible] باز [illegible] ۔ اس کا مسودہ [illegible] ہے [illegible] پاس [illegible] ایک لوے
[illegible] ساتھ [illegible] اور [illegible] صورت [illegible] تحریک والی سنے ، [illegible]
[illegible] کرنے کے لیے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] تقسیم کر دیا
گیا ہے ۔ [illegible] تھے [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] گئے ہیں ۔ [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہیں
[illegible] کے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] چلا گئی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہے ۔
[illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] کی [illegible] ہیں

[illegible] نے عالمگیر سیلاب کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے ۔

" [illegible] ایک مچھلی [illegible] جان [illegible] بچائی تھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] "

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] بیٹے [illegible] ایک [illegible] مرد [illegible] عورت [illegible] انسان [illegible] ہیں۔

[illegible] شجاعت [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] عورت [illegible] میں [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہے۔ [illegible] میں [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] اور [illegible] ہے

فریاد سن کر [illegible] ویدوں کا [illegible] بھیڑیا [illegible] سے
پل پر سے گذرنے میں [illegible] جنگ سے [illegible] ایک [illegible] ہوگئے۔

دوسرے ویدوں [illegible] عالم [illegible]
[illegible] ایک [illegible] سے انسان تمام
ظاہر ہوا [illegible]
[illegible] جب [illegible]
[illegible] سب ہلاک ہوگئے۔ [illegible]
ایک بہت بڑے صندوق میں چھپ [illegible] گئی تھی۔ [illegible] آسمان [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک وقت ایسا [illegible]
جب [illegible] انسانی [illegible]
[illegible] آسمان [illegible]
[illegible]

دوسرے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مصر پیدا ہوئے جو دنیا کی دوسری دیومالاؤں میں [illegible] ڈاکٹر [illegible] نے اپنے [illegible] میں [illegible]
ان دونوں [illegible] اوسائرس کی [illegible] داستان بیان کی ہے [illegible]
[illegible] تھا [illegible] جس نے [illegible] ہلاک کر کے [illegible] دیا تھا جس سے وہ
[illegible] ان کا بیٹا [illegible] باپ کا بدلہ [illegible]
[illegible] سے [illegible] کرنے لگی [illegible] ہو کر [illegible]
[illegible] ڈاکٹر نے اپنے
[illegible] دیومالا کی پوری روح کو سمیٹ لیا ہے۔

دیومالا [illegible] قدیم مصر کی دیومالا سے متاثر [illegible] میکسیکو [illegible] دیومالا [illegible] جب ہسپانیوں نے [illegible]
[illegible] قدیم [illegible] دیوتاؤں [illegible]
کی [illegible] دیتے تھے [illegible] قربانی [illegible]
تھے جن [illegible] عقیدہ رکھتے تھے [illegible] سورج زندہ [illegible] دوسری قدیم اقوام کی طرح حیات
کی علامت سمجھتے تھے اور کہتے تھے [illegible] انسان کا خون [illegible] سورج [illegible] غروب [illegible]
[illegible] دیئے جاتے تھے [illegible] قربانی کا سینہ
چھری [illegible] مشرق [illegible] سورج [illegible]
[illegible] ہو۔
[illegible] قیدی [illegible] دیومالا کی
[illegible] تھے۔ جب ہسپانوی [illegible] تک پہنچے تو وہ

سے دیو کرڈ بنت رہو رہے گے کہ چاروں طرف دور دور تک سمندر ہی سمندر اور ڈوبتے ہوئے گوشے پڑے تھے۔

چینی دیو مالا کی روسے قدرت نے آدمیوں سے پہلے بر بیں پیدا کی تھی۔ گھیرانو صاحب سے چھوٹے ہوتے تھے۔ بزرگ و دوست وو قدرتی یانگ اور ین کا مظہر ہو۔ جو ان اصطلاحات میں بیان کی گئی ہیں جن کی وضاحت میں ہر جگہ یہی ملتا ہے۔ یانگ کی حیثیت ... روشنی، حرارت اور مذکر ہوا ہو ہے جب کہ ین، تاریکی، سردی، مؤنث، مرطوب اور تاریکیت کا علامتی طور ہے۔ اس سے بطا باہم مربوط دائرے کی صورت میں دکھائے ہیں کہ ایک ماحول اور بنیادی اصطلاح مکمل ہوگئی ہے۔ ایک دائرہ مربع ہے۔ نہیں ہیا جاسکتا۔ یانگ اور ین سے اس علامتی دائرے تک دوست میں وہی نظام پیدا ہو جائے جو عمر کی طرح ہے دو حبیب، و دوڑی یانگ ہو۔ آئیاں کا سو اشتکا اور عیسائی صلیب ہوتے ہیں۔ یہ شہرہ ہوا ہے۔ یانگ اور ین سے دیوتا پانی سے حسم حاجز اڈا ہو دو دوں تک ٹائات اور قربی ہو، یہ حقیقت رہتے ہیں۔ اسکا چول جو کل ماضی میں ادب گمی سمیتے کے ساتھ و ہویدا اور دانش کا مظہر ہو، دو بڑھتا گیا۔ شخص بڑا ہو گیا تو معلوم کی تحریری یہ بن گئی، جلد اور بال جنگل ہے، دوات اور شیاں معدنیات بنیں اور پسینے کے ان سے بدن پر چڑھے تھے انسان بن گئے۔ تخلیق کے اس نظام میں پائی جاتی ہے۔ یہ شخص اور یہ ایسے اس بدن جنہیں پیدا کئے۔ انقلاب سے پہلے کے چینی آئین پرستی میں یہ بیان تاریخ ہے ان کا انتخابات میں لکھتے تھے۔ لوگ عمل نہیں بہت پرسکھا دیا تھا۔

قدیم چینی کیمرسالا روتقل پرست تھے۔ وہ اس کے حصول کی خاطر رحاس تھے اور ان پر ان کا ضیافت کا احترام کیا کرتے تھے۔ وہ ان سے اور اپنی تمنی ... بہت پہلے سے ان کو وابستہ کرتے تھے۔ دونوں سال میں بڑا اہتمام و قرب کے ساتھ ... ان کو چند دن کا ارادہ کیا ... چینی مورتیوں کی ... سمجھا جاتا تھا کہ جب ... ان کا عقیدہ تھا اور یہ اتفاق نہیں ہے۔ ... کی کائنات ... ہوئے ہیں۔ ... معلوم کے ... ہے جو ... چینی کا ... اور ان کے ... پیسے ... ہے۔

[illegible] دیا تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گئی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور دوئی کا عروج [illegible] جا سکتا ہے۔ تخیل کا عمل خارجی کائنات سے مشاہدے [illegible]
کے کئی معنی [illegible] انسانی ذہن [illegible] پر [illegible] جیسے اگرچہ [illegible]
[illegible] حالات [illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] میں [illegible] سے [illegible] معلوم ہوگا۔ اس [illegible] کا تخیل
[illegible] کا [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] صرف [illegible]
سے [illegible] جیسے [illegible] ہیں [illegible] اس [illegible] کی قسم کا طرز [illegible] کیا جا سکتا
[illegible] سے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] دیکھا کر [illegible]
دیو مالا [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کی [illegible] طرح [illegible]
[illegible] جب [illegible] کی [illegible] اس [illegible] کی [illegible]
[illegible] سے [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] کس طرح [illegible] کے انسان [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] اور اس سے
[illegible] کی [illegible] ایک [illegible] احساس سے نجات
[illegible] دیو مالا [illegible] اور [illegible] جب [illegible]
اور [illegible] سے [illegible] میں [illegible] جب عقل [illegible]
اور تجربے کے [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible]
[illegible] دیو مالا [illegible] ہوگئی [illegible]

دیو مالا [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] سے [illegible] کی اس [illegible] پر [illegible]

ماسٹرانی ترقی سے ہاتھ مرمیں دیوداسی کا تصرف ٹوٹ چکا ہے لیکن ہندوستان میں یادرہ گئی ہے۔ اس کی ضرورت میں یہ ہندوستان جہاں ہر قسم کے قدیم توہمات کا عجائب گھر ہے وہاں دیوداسی آخری بیوہ گی۔ کسی سے دیوداسی پر کچھ سا دیوداسیاں نازک یا ندہ صورت تھی ورمدیوت مہا انسانوں کی نظر پر ستوں ہی ۔ سب تہذیب ادب ہوئے بات شاعری اور گیت ہے اس سے کچھ ثبوت آج بھی ان کی یادوں سے رہتے ہیں ۔ ہماری فنی اور ادبی تحقیقات اور روایت میں ان دیوداسیوں اور دیویوں کے دلچسپ اور تلخ کارنامے ہیں جو تاریخ ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھتی رہے یا ہو د ہمیشہ یہ دیوداسی ایک حصہ باقی رہے گی ۔ رب ہے یہ جتنی بھی پہیلی ۔ دیوداسی ریت اور دلی ہیں مائل ہیں تاریخ ہندوستان میں بیگانگی رہیں گی۔

مذہب

مذہب شریعت اور طریقت کے الفاظ کا گہرا رشتہ ہے۔ انگریزی زبان میں "ریلیجن" کا مفہوم لیا گیا ہے جبکہ
سنسکرت میں لفظ دھرم کا استعمال اسی معنی میں کیا گیا ہے۔ اصطلاح میں دھرم سے مراد [illegible] اخلاقی ضابطہ ہے۔ اہل
علم نے مذہب کی تعریف مختلف نقطۂ نظر سے کی ہے۔ چند اقوال درج ذیل ہیں

"مذہب اس عقیدے [illegible] ہے۔ (میکنجی کارنٹ)

"مذہب اس [illegible] (ولیم)

مذہب [illegible] (سالومن ریناخ)

مذہب [illegible] ادب [illegible] مذہب [illegible] اس کی بنیادی تعریف
[illegible]

"مذہب [illegible] (اقبال ناظر)

مذہب [illegible] (الیگزینڈر)

مذہب [illegible] (مسٹنگر)

مذہب [illegible]
[illegible] (ابن خلدون)

مذہب [illegible] (فرائڈ)

[illegible] RELIGERE [illegible] RELIGION [illegible]
[illegible] RELIG[illegible] (ڈاکٹر [illegible])

مذہب محض احساس یا جذبہ [illegible] (ہارڈی [illegible])

مذہب ان باتوں [illegible] عقلی [illegible]

عمل [illegible] علم عقلی اسباب [illegible] (ٹامسن [illegible])

مذہب عوام کے لئے افیون ہے ۔ (کارل مارکس)

تخیلی [illegible] کا خوف [illegible] (ہابس)

ان اقوال پر غور کیا جائے تو مذہب [illegible] عناصر [illegible] عقائد [illegible]

عبادت [illegible] اخلاق یا دستور عمل [illegible] علم کلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1 [illegible]

2 [illegible]

[illegible] کی پیدا ہوا ہے [illegible]

[illegible] ایک پیرا [illegible] لکھا ہے۔

مذہب انسان کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سے معلوم ہے کہ اس کا تعلق بدن سے ایسا ہے جیسے کہ صورت کا آئینہ میں تو وہ اسما
سے اعمال سے اخلاق حسن یا اخلاق قبیح میں ہرگز حاصل کرتا ہے ۔

یہ عقیدہ فکر متعلق ہے کہ روح ایک ایسی لطیف شئے ہے جس کا بدن سے مخصوص نسبت کا تعلق ہے تو کچھ
حیدہ کیسے ہو جاتا ہے اور اسے موت سے بعد عالم کا تجربہ حاصل کیسے ہو جاتا ہے اس سے کوئی بات ہے بہت
وہ مشکل مسئلہ ہے جو مادیت فلسفہ سے بیان کی۔

"روح کا مادی ہونا مسلمان ہے مگر یہ ثابت کرنا مشکل ہے وہ وجود ہی ہر وہ سے وہ کس طرح سے
مادیت پسندوں کا استدلال یہ ہے کہ جس سے کہ روح کی بنا ہے وہ انسان کا جسم ہے اور اس سے روحانی ادراک اور عمل
اور عمل ہوتا ہے اور روح کی بقا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں جسم کا عمل ختم ہو جاتا ہے تو روح بھی فنا ہو جاتی ہے اسی لیے
وہ روح کے علیحدہ وجود کے قائل نہیں۔ مسلمان اس کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ روح جسم سے الگ ہے۔ جسم فنا ہو جاتا ہے لیکن روح باقی
رہتی ہے۔ انسان کا جسم اور روح کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ...
ابن العربی نے روح کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے (روح) جس میں حیوانی اور انسانی ہیں، روح حیوانی سے مراد ہے
روح انسانی جس کی اصل ہے جس سے انسان علم حاصل کرتا ہے جب کہ نفس حیوانی ہے ... نفس سے
مراد وہی روح ہے ... جیسا کہ قرآن میں بیان ہوا ہے ... نفس
لیکن کہا جاتا ہے کہ ...
روح ہے اور جسم سے پہلے اور بعد ہے ... ان کا عقیدہ یہی رہا ہے ... عمر قدیم میں بھی ...
شرح اصطلاحات صوفیہ میں ... روح ... اور ...
اور ... کا کام کرتے ہیں ... ہے ۔

... ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ...

... امیین

[illegible]

[illegible] اس کا مجسمہ چھپایا ہے لیکن [illegible] اسی مجسمے کو ڈھونڈ نکالتے [illegible] پیدا ہو کر [illegible]

ہے ۔ [illegible] ہیں ۔

مذہبی عقیدہ کا اثر کچھ دل پر ہوتا ہے اس لیے [illegible] نہیں ہوتی ۔ اسی بنا پر کارلائل نے مذہبی عقیدے کو عشق کے مماثل قرار دیا ہے ۔ وہ لکھتے ہیں :

> عشق اور مذہبی عقیدے میں ایک سے زیادہ عناصر مشترک ہیں ۔ دونوں میں کامل سپردگی ضروری
> ہے ۔ صرف وہی اہل مذہب جو [illegible] اپنا سر تسلیم خم کر دیتے ہیں
> [illegible] معبود [illegible] دیتے ہیں ۔ اسی طرح عشق کے
> حیرت انگیز اسرار بھی اس شخص پر کھلتے ہیں جو اپنی محبوبہ کے سامنے کامل سپردگی کا رویہ [illegible]

مذہبی عقیدے اور تقدس کے احساس کا بھی آپس میں گہرا تعلق ہے ۔ [illegible] تقدس کے احساس اور مذہب کا [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] [illegible] پہاڑوں [illegible] پتھروں [illegible] [illegible] مذہبی عقیدے [illegible] [illegible] تقدس کا احساس محبت اور خوف سے ملے جلے جذبے پر مشتمل ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

رہا ہے۔

حقیقت سے کچھ بعید نہیں کہ مذہبیت کی ابتدا ہوئی۔ فرائڈ کے خیال میں جو مذہبیت ہے وہ عقل سے اور محبت پر نہیں بلکہ خوف پر مبنی ہے۔ اس سے کہ خوب ڈرتے ہے تو قطعی مذہب و تعلق پیدا کرنا مقصود نہیں ہو بلکہ اس افراط خوف سے تسکین کی تالیف تک مطلوب ہوتی ہے۔ فرائڈ [illegible] ہے مگر شیشر نے اس بیان کا اظہار کیا تھا کہ مذہب خوف کی پیداوار ہے غاروں کا انسان اپنے آپ کو چاروں طرف سے خطرات میں گھرا ہوا محسوس کرتا تھا۔ وہ ہر وقت ایک گونا گوں اندیشہ میں مبتلا رہا اور مظاہر فطرت سے خوف کھاتا [illegible] خوف [illegible] کا خوف بھوک اور قحط کا خوف، موت کا خوف، آگ کا خوف، درندوں کا خوف، سانپ کا خوف، چوروں اور لٹیروں کا خوف، سیلاب کا خوف، جنگل کی آگ کا خوف اس کے علاوہ [illegible] کے [illegible] کا رنگ [illegible] [illegible] انسان [illegible] معصوم [illegible] خوف [illegible] اور نہیں [illegible] [illegible] کے [illegible] خوف کے [illegible] کی [illegible] دوسری طرف [illegible] مذہب [illegible] [illegible] اپنے جابر خوف سے نجات کرنے سے رہا ہے۔

بعض اہل تحقیق احساس جرم کو مذہبیت کا [illegible] قرار دیتے ہیں۔ ان کا [illegible] ہے [illegible] کا تعلق [illegible] احساس جرم اور [illegible] وہ [illegible] رہتے ہیں۔ [illegible] احساس جرم [illegible] سے شروع ہو اور [illegible] کہ [illegible] کا خدا ہو وہ ایک قبائلی [illegible] تھا جس کے ہر حکم کو بجا لانا وہ اپنا فرض سمجھتے تھے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر [illegible] اس لئے [illegible] ان کی [illegible] میں [illegible] محسوس [illegible] اور [illegible] سے پناہ [illegible] کے باعث ان [illegible] میں احساس جرم [illegible] تھا [illegible] کی قربانیاں [illegible] کو [illegible] کرتے تھے۔

شروع شروع میں ان کے ہاں شیطان کا تصور موجود نہیں تھا۔ شیطان کو اہل بابل سے [illegible] یہودیوں
نے پہلے پہل مذہبی عقائد میں شامل کیا۔ [illegible] شیطان [illegible]
ٹھہرتے تھے۔ آدم علیہ السلام [illegible] جب آدم [illegible]
کی سرتابی کرتے ہوئے [illegible] گناہ کا ارتکاب کیا تھا [illegible] آدم کی [illegible]
میں [illegible] سب نوع انسان [illegible]
کی شفاعت کر سکتے ہیں اور نہیں [illegible] نجات دہندہ کے
القاب دیئے گئے۔ [illegible]
[illegible]
جیسی [illegible]
کے لئے ذہنی اذیت کا باعث [illegible] عیسائی [illegible]
کے پیروؤں نے گناہ کا ایک نیا فلسفہ پیش کیا اور [illegible]
صرف گنہگاروں ہی کے [illegible] محسوس کرتے ہیں
[illegible]
کی پیداوار [illegible]
دنیا کے مصائب کا سامنا کرتے ہوئے [illegible]
ذہن و قلب پر [illegible]
تربیت اور تعلیم [illegible] بچپن ہی سے [illegible]

دیتا۔ اس وقت تک وہ سب کا محتاج رہے گا۔

جلد ہی مذہبیت کو ایک منفی پہلو بننے میں دیر نہ لگی جب اپنے اپنے دیوتاؤں کی [illegible] سے دو مختلف گروہ [illegible] خیال
کرنے لگے کہ [illegible] مخالفت اور مذہبی جنون و تعصب بڑھ گیا۔ بعض اوقات ایک ہی مذہب کے
مختلف فرقے معمولی اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے کو مردود اور قتل [illegible] ان کا گلا کاٹنے
پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ تاریخ عالم کے ہولناک شواہد ہیں کہ مذہبی تعصب سے بالا [illegible] کی [illegible]
سے گروہوں کا خون بے دریغ بہایا گیا۔ حالانکہ مقصد یہ ہے کہ [illegible] عبادت کا پہلو [illegible]
مذہب کے نام پر [illegible] بے دردی سے کاٹتے ہیں [illegible] کے ساتھ [illegible] کاٹ
[illegible] اس [illegible] ہولناک [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے [illegible]
اور [illegible] کے لئے [illegible] ہیں۔ [illegible] اس طرح [illegible] پاک
[illegible] مذہب [illegible] کا ساتھ دیتے ہیں اور ان کے [illegible]
[illegible] کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ [illegible] کہ [illegible] کے [illegible] لوگ
میں رواداری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے یہ ایک تاریخی حقیقت ہے [illegible]
[illegible] مذہبی جنون [illegible] دوسرے مذاہب
کے دیوتاؤں اور [illegible] کا احترام کرتے تھے اور بعض اوقات [illegible] میں شامل بھی کر لیتے تھے
مثلاً [illegible] اقوام کے مذہب
میں شامل کر لیا۔ اس [illegible] مصر میں [illegible]
یونانی [illegible] کا حکم تھا۔
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

عوام خانہ بدوش زندگی گزارتے تھے وہ پتھر اور لکڑی کی مورتیوں اور ان کے مجسموں پر دستوں پر لاکھوں روپے بے دریغ بہائے جاتے تھے۔ ملک کی زرخیز ترین جاگیریں ان ہی معبدوں پر وقف کر دی جاتی تھیں جس کے بدولت شاہانہ ٹھاٹ باٹ کی زندگی گزارتے تھے۔

پوجا کی رسم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ آدمی اپنے معبود کو خوش کرنے کے لیے اس کی بڑائی کرے اور اس کے سامنے اپنی عاجزی اور فروتنی کا اظہار کرتا رہے۔ اس کی سب سے معروف صورت رکوع (جھکنا) اور سجود ہے جو مشرک قوموں میں بھی اسی طرح تھی اور دین ابراہیمی تک پہنچی۔ رکوع و سجود سے بندے کی مسکنت اور معبود کی عظمت و جلالت کا اظہار ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ بادشاہوں کے سامنے بھی جو اپنے آپ کو معبودوں کے فرزند یا اوتار سمجھتے تھے، اسی طریقے سے کورنش بجا لانے کا رواج تھا۔ اس کی انتہائی صورت ڈنڈوت یا اشٹانگ ہے جو بعض اوقات زمین پر ڈنڈے کی طرح لیٹ کر اپنے آپ کو گھسیٹتے ہوئے تیرتھ کی طرف جاتے ہیں۔ اکثر قوموں میں طواف بھی پوجا کا جزو رہا ہے۔ یہ رسم بھی صابئین سے یادگار تھی۔ ان کے خیال میں جس طرح سات سیارے خداوند آفتاب کا طواف کرتے ہیں، اسی طرح ہندو مت نے بھی مقدس معبدوں یا دیوتاؤں کے مجسموں کے گرد گھومنا ضروری سمجھا ہے۔ ہندوؤں کے ہاں اسے پرکرما کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے کے عرب مرد و عورتیں الف ننگے ہو کر کعبے کا طواف کیا کرتے تھے۔

قربانی ایک عالمگیر مذہبی رسم ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ ذبیحہ یا بھینٹ کے واسطے سے قربانی کرنے والے کی مرادیں پوری ہوتی ہیں یا اس کے گناہوں کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے۔ قربانی دو قسم کی ہوتی تھی۔ ابتدا میں ما فوق الطبع ہستیوں کو پیش کیا کرتے تھے تاکہ وہ ان کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ زمانے کے گزرنے کے ساتھ جب دیوتا انسان سے دور تر ہوتے گئے تو ان تک قربانی کا نذرانہ پہنچانے کے

[illegible] مذہب میں [illegible] تھے۔

سے ملتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ایام میں انسان نے عام طور سے بیٹے کی جانب
ترک دنیا اور ترک ذات اور تجرد سے اپنی ذات کا نذرانہ پیش کیا گیا۔

قربانی کا رواج سامیوں میں عام تھا ہر ملک اور قبیل دیوتاؤں سے خدائی سلسلہ جوڑنے پر
بضد رہتے تھے۔ انسانی قربانی نسل کشی جاتی تھی سے متعلق روایات وضع کیے ہوئے
اور یہ سمجھتے تھے۔ رابرٹسن سمتھ[2] کے خیال میں قربانی مذہب میں بنیادی اہمیت رکھتی تھی۔ بات
یہ ہے کہ ابتدائی انسان اور دیوتاؤں کے درمیان صرف روحانی رشتہ ہی نہیں بلکہ خونی رشتہ بھی
کے لوگ اپنے دیوتاؤں سے قربانی کے ذریعے رشتہ جوڑتے تھے جس کے باعث ان کی مدد
حاصل ہوا کرتی تھی۔ رابرٹسن سمتھ کا خیال ہے کہ دیوتا اپنا حصہ وصول کرتے تھے
ان کا عقیدہ تھا کہ قربانی کی رسم قدیم ... بہت ...
سے پہلے بھی قربانی کی رسم قدیم ایام سے چلی آرہی تھی۔ بعد میں یہ ...
اس کی معروف مثال جناب عبدالمطلب کے بیٹے جناب عبداللہ ہیں جن کی جان کے بدلے
منت پر ایک سو اونٹ قربان کئے گئے تھے۔ یہودی اپنے کھیتوں کے پہلے پھل اور اپنے
پیڑوں کا پہلا پھل دیوتاؤں کو پیش کرتے تھے۔ وہ ... قربانیاں بھی دیتے تھے ... کی خوشبو
اور ... معاف کر دے۔ ... قربانی دی جاتی تھی اس کا طریقہ یہ تھا کہ کسی مقدس چٹان یا پتھر پر
رکھ کر ... وغیرہ کر دیتے تھے۔ ... گوشت ... اپنے
پجاریوں یا ... کو دیئے جاتے تھے۔ ... قدیم میں ... قربانی بڑی مرغوب
تھی ... ان کی ... قربانی کے ... کی ...

1 SACRIFICE, ITS NATURE AND FUNCTIONS

2 RELIGION OF THE SEMITES BY ROBERTSON SMITH

تھا چنانچہ جو زنا کرتے تھے بت بنا دیے جاتے۔ جسم کے رنگوں کا رنگ تھے۔ وہ ان میں ایک
سے بیٹے لگاتے تھے۔ ان کے بہروپ میں شیشیں چادریں ڈالتے تھے۔ ان کی کھوپڑیاں مروڑ کے
تھے۔ ہندوستان میں بھی کالی ماتا کی پرستش قدیم ہی سے ہے۔ بال منڈوا کر سکھ قربانی دی جاتی
تھی۔ سدھ مذہب میں آج بھی کیس رکھتے ہیں یہ سر کے بال کو اکھاڑ کر عبادت دیتی ہیں کبھی کبھار
بدھ بھکشو سکھ مت میں بھی رکھتے تھے کچھ مدت کے بعد چینٹ کی جاتی تھی۔ یونانی مصر کی دیوی
کو بالوں کی بھی سمات تھی۔ وہاں دیوتا ہی آج بھی بچوں نے اس کے مقصد کے لئے
انہیں ہی جاتا ہے۔ بت کے زیور مورد کی قربانی جو پلاک دیتا ہے مورتی کی جاتی تھی۔ بہت ہیں
کے خلیفہ پر کی بات ہے کہ ہیں لوگ کی اولاد کو بتوں کرتے تھے۔ جو بچوں کو اسے آگے بیٹھے ہوئے
انہوں نے ہتھیلیوں پر رکھ دیتے ہیں سے بچے پل کر نیچے ہلاک ہو جاتے تو عبادت کرتے ہوئے سمجھ لیا
کرتے تھے۔ اس کا خیال تھا اس قسم کی قربانی سے دیوتا خوش ہو جاتے ہیں۔ جب رومیوں نے دارالحکومت
کا محاصرہ کیا دوسری بار ایک مدت تک رہی تو وہ تنگ آ گئے تو انہوں نے معاوضہ کے
دو سو بچوں کی بیک وقت قربانی دی تھی۔ جب وقت سخت پڑتا تو قربانی دیتے تھے۔

آریائی قوموں میں بھی قربانی کی رسم موجود تھی جو غالباً سامیوں سے ماخوذ تھی۔ ایک زمانہ
سے اس قربانی کو ویسا ہی مقدس سمجھا جاتا تھا۔ ہندی آریاؤں میں قربانی کی قسمیں
بڑی عجیب تھیں۔ نرمیدھ یگ (انسانی قربانی) اشومیدھ یگ (گھوڑے کی قربانی) گومیدھ
یگ (گائے کی قربانی)۔ گھوڑے کی قربانی، شیشہ جیسے ایک ہی ذبح کرتے تھے۔ وہ
ویسے ہی تو ان کے پاس جا کر تب گھوڑے کی قربانی کی جاتی۔ وہ گھوڑے کا سینہ
چاک کر کے کلیجہ نکال کر بھنک کر کھاتے تھے۔ اس گھوڑے کا گوشت بھی کھاتا تھا۔

جاتا ہے۔ اسی طرح گھوڑے کی قربانی کا گوشت مہمانوں کو کھلاتے تھے۔ [illegible] نے
گھوڑے کا گوشت کھانے کا ذکر کیا ہے۔ یہ قربانیاں فی الحقیقت قدیم انسانوں کی اجتماعی ضیافت
سے یادگار تھیں جن میں حصہ لینے والے ٹوٹم کا گوشت مل جل کر کھاتے تھے تاکہ اس کی صفات
توانائی ان میں بھی منتقل ہو جائے۔ کالی دیوی کے مندر میں انسانوں کو قربان کرنے کا دستور
تھا جو انیسویں صدی عیسوی تک باقی تھی۔ آج کل کالی گھاٹ (کلکتہ) میں کالی
کے مندر میں بکریاں قربان کی جاتی ہیں اور [illegible]
جاتا ہے جس سے کالی کے [illegible] ٹھگ بھی کالی دیوی
کے پجاری تھے اور اس کے نام پر [illegible] کو گلا گھونٹ کر ہلاک کیا کرتے
تھے [illegible] کا [illegible] جہاں لوٹ [illegible] کر دیوی کو
بھینٹ کرتے ہیں سمجھتے ہیں کہ دیوی کی برکت سے [illegible] اسی وقت اپنی اصل
حالت میں آجاتے ہیں۔ ہیروڈوٹس نے [illegible] قربانی کا ذکر کیا ہے جب
شاہ [illegible] کی قیادت میں ایرانیوں کا لشکر [illegible] کے لئے جا رہا تھا تو ایک
جگہ [illegible] رہ گئے۔ [illegible] پر دیوتاؤں
نے کہا کہ بادشاہ [illegible] اپنی لڑکی کی قربانی دے [illegible] نے اپنی بیٹی
[illegible] قربان کیا [illegible]
[illegible] قربان کیا گیا [illegible]
کے شروع ہونے سے پہلے [illegible] انسان [illegible] کی قربانی دیا کرتے تھے
[illegible] کرتے تھے [illegible] انہیں اپنے

دیوتاؤں کے حضور دولہن کو بنا کر پیش کیا کرتے تھے۔ ایک قدیم کتاب میں ذکر ہے کہ وہ جنگی قیدیوں کو
اپنے معبود کے بُت کے سامنے پہنچا کر ذبح کیا کرتے تھا دیوتا کے جلال میں جلا دیا جاتا۔ مصری
ایک خوبصورت کنواری لڑکی کو بیاہ کر اور زیور سے آراستہ کر کے بیچ دریا غرق کر دیتے تھے
تاکہ اس عروس نو کو پا کر نیل کا دیوتا خوش ہو جائے اور وقت پر طغیانی لائے۔ یہ سلسلہ حضرت عمرؓ کے عہد تک
جاری رہا جب وہاں اسلامی حکومت قائم ہوئی تو یہ رسم ختم کر دی گئی اور دریا ہر سال خود بخود جاری ہونے لگا
گیا۔

غلطی قربانی کی یہ رسم عام ہونے سے قبل یہودی سال میں ایک مرتبہ ایک بڑے پادری کی
قربانی کیا کرتے تھے جو ایسا کرتا تھا کہ سارے یہودی مرد جو اس کے پیچھے ہوتے اپنی کمر سے کھول
کر اپنی خطائیں اس کے گلے میں ڈال دیتے اور پھر ایک گروہ اس پر ہاتھ رکھ کر اسے ذبح کر دیتے تھے
اقوام قدیم میں سال میں ایک مرتبہ کسی نوجوان کو قربانی کے لئے منتخب کیا جاتا تھا۔ اسے دیوتا کا مثیل سمجھ کر سال
بھر اس کی خوب خاطر مدارات کی جاتی۔ اسے پُر تکلف کھانے کھلائے جاتے۔ قیمتی پوشاکیں پہنائی
جاتیں اور حسین لڑکیاں اسے بہلانے پر مامور کی جاتیں۔ یہ نوجوان سال بھر عیش و عشرت میں غرق
رہتا اور اس کے بعد اسے ایک تقریب میں ذبح کر دیا جاتا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ اس قربانی سے ان کی سال
بھر کی خطائیں اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ عیسائیوں کے ہاں مسیح کی قربانی اور مسیح کی
(نجات دہندہ) کا تصور اسی رسم سے لیا گیا ہے۔ اسی بنا پر جناب عیسیٰ کو قربانی اور شفیع قرار دیا گیا
اور کہا گیا کہ انہوں نے صلیب پر جان دے کر تمام بنی نوع انسان کے گناہوں کو بخش دیا اور انہیں
نجات دلائی ہے۔ اس سے قبل ایک کنواری لڑکی کی قربانی ہوتی تھی۔ ایک تقریب
میں اس کا جلوس نکالتے اور بڑی دھوم دھام سے اسے سجا کر دریا کے سپرد کر دیتے تھے

اُسے زمین پر مالکانہ حق دے دیتی تھی۔ یہی وہ موجب ہے کہ ڈاؤل جیسے یورپی مصنف کہتے ہیں کہ

باقی ہی حق ملکیت انگریزوں نے [illegible] کر دیا [illegible] کی اولاد کے

[illegible] کی حیثیت کرتے ہیں۔ یہ زمینداریاں [illegible]

جاگیرداروں [illegible] جاتی ہیں [illegible] حیثیت کی [illegible] سے

مدد معاش [illegible] تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] یہ معاملہ کی [illegible]

[illegible] محفوظ ہے۔ اور وہ [illegible]

اور رسائی وغیرہ کی خبریں [illegible]

[illegible]

ہے۔ [illegible]

[illegible] خلاف بغاوت کرنے کی سزا موت ہے۔ اس طرح [illegible]

[illegible] جاگیرداروں [illegible]

پہنچ گئے۔

مدد معاش کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

لیے سینٹ نے سلطنت کے شروع ہی میں اعلان کیا تھا کہ جو کوئی ایتھنس کی ریاست دیتا ہے ، مطلب یہ
تھا کہ ریاست کی تکمیل ایک مذہبی فریضہ ہے ۔ جو شخص اس سے روگردانی کرے گا وہ عاصی اور مرتد سمجھا جائے
گا ۔ مذہبی اخلاق کے اوامر و نواہی ازلی و ابدی ہوتے ہیں ۔ حالانکہ ہر معاشی اور عمرانی تبدیلیوں
کے ساتھ ساتھ اخلاقی قدریں بدلتی رہتی ہیں ۔ مثلاً سقراط کے زمانے میں یونانی ... لواطت اور قتل کو مستحسن خیال
کرتے تھے اور انہیں شیوہ جوانمردی مانتے تھے ۔ زرعی انقلاب کے بعد یہ دونوں عمل ممنوع قرار دے دیے
گئے ۔ اور ان کی حرمت مذہبی اخلاقی قدروں سے متعلق ہونے کی مثال جنسی اخلاقیات سے ملتی
ہے ۔ زرعی انقلاب سے پہلے معاشرہ میں عورت کی عصمت اور بکارت کو معائب میں شمار کیا جاتا تھا اور لوگ کنواری
سے بیوی کو پسند نہیں کرتے تھے ۔ جیسا کہ آج کل کے قبیلوں کے مشاہدے سے معلوم ہو سکا ہے ۔ زرعی انقلاب
سے بعد جب عورت مرد کی ذاتی ملکیت بن گئی تو اس پر عصمت اور بکارت کی کڑی پابندیاں لگا دی گئیں
مرد اپنی جنسی املاک اپنے ہی صلبی فرزندوں کے لیے چھوڑنا چاہتا تھا ۔ اس لیے عورت کی عصمت و بکارت
ضروری قرار دے دی گئی ۔ اس معاشرے میں کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت
میں دیکھ پاتا تو دونوں کو جان سے مار دینے کا مجاز تھا ۔

مذہبی اخلاق کے بارے میں ایک بات اور بھی قابل غور ہے ۔ اس کے ساتھ ایک خاص قسم کی عصبیت وابستہ ہو جاتی
ہے یعنی لوگ مذہبی عقیدے کی بنا پر تمام دیوتاؤں کو اپنا سمجھتے ہیں اور غیر مذہب والوں کو برا سمجھتے
ہیں ۔ دوسرے الفاظ میں نیک وہ ہے جو ہمارے مذہب پر ایمان رکھتا ہے خواہ وہ روزمرہ کی زندگی میں کتنا ہی بدکار
ہو اور بد وہ ہے جو ہمارے مذہبی عقیدے پر ایمان نہیں رکھتا خواہ بذات خود وہ کتنا ہی راست باز
اور نیک چلن ہو ۔ اس طرح حسن اخلاق کے بجائے حسن عقیدہ اخلاق کا معیار بن جاتا ہے ۔ نظری طور سے
مختلف مذاہب کے پیروکار ... مثلاً ... کے دعوے کرتے رہتے ہیں اور اس کے حق میں

دلائل دیتے ہیں بلکہ علاوہ اپنے سے مختلف مذہبی عقیدہ رکھنے والوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح اخلاقی اقداروں کو مذہبی عقیدہ سے منسلک کرکے ان کے دائرہ عمل کو تنگ کر دیا گیا ہے۔ جو شخص کسی مذہب کے دائرے کے اندر ہے وہ واجب الاحترام ہے اور جو اس دائرے سے باہر ہے وہ بُرا ہے۔

مذہبی اخلاق کا ایک پہلو انفرادیت ہے یعنی اہلِ مذہب ذاتی نجات کے حصول کی خاطر اجتماعی معاملات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ذاتی نجات کے حصول کے لئے بہترین دل و دماغ رکھنے والے لوگ دنیا سے کنارہ کشی کرکے تجرّد اور زاویہ نشینی کی زندگی گزارتے رہے وہ اس دنیا میں حیوانی سطح کو بہتر کرنے کے لئے جدوجہد کرنے کے بجائے اپنی عاقبت کے تحفظ کی فکر میں غلطاں رہے ہیں جس سے معاشرے کی ترقی پسند قوتوں کو ناقابلِ تلافی صدمات پہنچتے رہے ہیں۔ قدماء کے خیال میں فرد معاشرے کے لئے ہوتا ہے۔ معاشرہ فرد کے لئے نہیں ہوتا۔ اخلاقیات کے نقطۂ نظر سے انفرادی نجات کے حصول کے بجائے معاشرے کی بہبود کی کوشش زیادہ اہم ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ذہن پرستی کے بجائے عمومی فلاح کا احساس اخلاقیات کو زیادہ محکم اساس فراہم کرتا ہے۔

مصر میں ہم علم کلام کا ذکر کر آئے ہیں گے علم کلام مذہب کی طرف سے مدافعت کی ایک کوشش تھی جس کا منصب یہ ہے کہ مذہب کو عقلی اساس فراہم کی جائے۔ اسی مقصد کے لئے متکلمین سائنس کے جدید ترین انکشافات اور مذہب میں مطابقت پیدا کرکے مذہب کی اساسی معتقدات کا اثبات کرتے رہتے ہیں۔ اس کی ضرورت یوں پیش آئی کہ سائنسدانوں نے طبیعی قوانین کا انکشاف کیا تو مذہب کے مابعد الطبیعی عناصر کو ٹھیس لگی۔ اس نظریئے فطری مظاہر کو توجیہ و تعلیل کی نظر سے دیکھنا شروع کیا۔ طوفان، رعد، زلزلہ، آتش فشاں، شہاب ثاقب، سب [illegible]

وہاں تک گردش سیاروں وغیرہ کی توجیہ نہ بن سکے وہ بھی مافوق العادت مظاہر میں شامل کیا اور ان
کا تعلق مذہب سے جوڑ دیا گیا تھا۔ اہل مذہب [illegible] بالخصوص ان مافوق
العادت سے قدرت [illegible] بیان [illegible] تحقیق علوم کی مخالفت [illegible]
تحقیق کے میدان میں [illegible] شروع کر لیے۔ اور سائنس دانوں اور فلاسفروں نے [illegible]
کو سمجھنا شروع کیا [illegible] کوششیں [illegible] کو سائنس کے مشاہدات
کی صداقت [illegible]۔ اب [illegible] سائنس کی وضاحت کرنے کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مذہب اور سائنس [illegible]
سائنس اور مذہب [illegible] کوشش [illegible]
جیسے عیسائی [illegible] اکثر [illegible] مسلمان [illegible]
[illegible] اپنے مذہب کی [illegible] پر استدلال کرتے رہتے ہیں۔

علم کلام مذہب کی [illegible] جب [illegible]
[illegible] مذہب [illegible] لاتے ہیں
[illegible] جاسکتا ہے۔

مذہب وہ کوشش نہیں [illegible]
[illegible] گئے ہیں۔

[illegible] مذہب [illegible] عبادت [illegible] علم [illegible]

پابہ پا ظاہر عبادت کی ہیں اور کسی پر اکتفا کرتی ہے۔ پڑھے لکھے لوگ توہمات کے چکروں میں پڑے ہیں۔ مذہب کی روح یعنی عقیدہ اور جذبہ غائب ہو چکے ہیں۔ چھلکا باقی رہ گیا ہے مغز باقی نہیں۔ اخلاق کا رابطہ عمل سے منقطع ہو چکا ہے۔ جو شخص ظاہری رسوم عبادت ادا کر لیتا ہے وہ اچھا ہے خواہ اس کے اعمال کتنے ہی برے ہوں اور جو لوگ ان ظاہری رسوم کو ترک کر دیتا ہے وہ برے خواہ وہ کتنا ہی اچھا آدمی ہو۔ اہل مذہب ظاہر داری، ریاکاری اور تنگ دلی سے کام لے رہے ہیں عقیدے، جذبے اور عمل سے جذب یا متاثر نہیں کیا جاتا۔

مذہب کے امور اسرار کی تحقیق کے لیے علم تقابل مذہب کا ذکر کر لیں گے۔ جیسے مذاہب کے بارے میں مبالغہ غلط دلائل کے رد دیتے ہیں۔ تقابلی مذہب کا آغاز باقاعدہ طور پر یورپ اور امریکہ میں انیسویں صدی کے اواخر میں ہوا لیکن اس شعبۂ علم کی تاریخ کا پہلا ماہر ابن حزم ظاہری، البیرونی، شہرستانی اور محسن فانی کشمیری تھے جنہوں نے قدیم و معاصر مذاہب کا مطالعہ کر کے دلچسپ نتائج اخذ کیے تھے۔ ان علماء کا انداز بیان کہیں کہیں تلخ اور جارحانہ ہو گیا ہے۔ لیکن ان کی فکری و ذہنی دیانت پر شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہیں کہیں جوش بیان میں وہ ان فرقوں پر جو حق دین الٰہی سے منحرف ہو گئے ہیں الحاد و زندقہ کے فتوے بھی صادر کر دیتے ہیں۔ محسن فانی کا طرز تحریر رنگین ہے۔ یہ امر واضح ہے جو اس کے وسعت مشرب پر دلالت کرتا ہے ان علماء نے یہودیت، کثرت پرستی، برہمنیت، بدھ مت، یہودیت اور عیسائیت اور اسلام کا تقابلی مطالعہ کیا ہے۔ ہمارے زمانے میں دو اسباب سے علم مذاہب کی تاریخ تمدن کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ اول یہ کہ آثار قدیمہ کی تحقیقات سے جن سے مصر، بابل، نینوا وغیرہ قدیم تمدنوں اور تہذیبوں کے متعلق بہت سے گوشے بے نقاب کئے گئے جن پر صدیوں سے پردے پڑے ہوئے تھے۔ دوسرے علم الانسان جدید اور دیومالا کے مطالعے سے بھی فکر و نظر کی

نئی نئی راہیں کھول دیں۔ ان تحقیقات کی روشنی میں جب اہلِ علم نے تقابلِ مذاہب کا درس ترتیب دیا اور
سائنٹیفک صورت حال کا اس میں اضافہ کیا تو ان میں ڈرکھائیم اور ٹائلر، فریزر، ٹائلر، ویسٹر مارک اور مالی نوسکی کو امتیازی
مقام حاصل ہے ان لوگوں نے مذاہب قدیم کے عقائد و رسوم کا دقتِ نگاہ سے مطالعہ کیا اور ان کے اصل
ماخذ کا کھوج لگانے کی کاوش کی۔ ان کی تحقیق سے جو نتائجِ فکر سامنے آئے ان کا ذکر کرتے ہوئے
بعض جگہ فریب کھا گئے ہیں۔

ونسٹن کا خیال ہے کہ مذاہب اور ادیان کا تقابلی مطالعہ اہلِ علم کے ذوقِ تجسس کی تسکین
کا باعث نہیں ہوتا بلکہ ایک عقیدہ بن جائے تو زندگی کا محرک بھی ہو سکتا ہے۔ گروہ جس بنیاد
کے کھوکھلے پن کو بھی واضح کر دیتا ہے جس پر موجودہ معاشرہ تعمیر کیا گیا ہے اور جو فی الحقیقت توہمات
کی ریت پر استوار کی گئی ہیں یا ایسی بنیادوں پر کہ جو صدیوں سے انسان کے لیے مصائب و آلام کے
وقت پناہ گاہوں کا کام دیتی رہی ہیں کیونکہ گزر کر علوم نے ان کی بنیاد کو ہلا کر رکھ دیا ہے بلکہ ان تحت
دیواروں پر جو ہمارے معتقدات ہیں ابھی کھڑی ہیں۔ کیونکہ اس کے بعد ساری دنیا میں ایک شخص
ڈال دیا گیا ہے اس وقت ہم ترتیب اور کھینچ تان کر رہے ہیں ان کے درمیان سے نئے اور قدیم ابھی نہیں
قدیم اور جدید حالات کا ہم کو کرنا ہو گا مضبوط بنیادوں پر ایک عمارت مستقبل میں بھی مکمل ہو سکے گی
لیکن عدم تحقیق اور قدامت کا پاس و لحاظ ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا اور ہم جدید سائنس کو خواہ
وہ کیسی ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم تو صرف حق و صداقت کی پیروی کو
سمجھتے ہیں خواہ وہ ہمیں کہیں بھی لے جائے اور خواہ اس کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔ صداقت وہ واحد ستارہ ہے جو
ہماری رہنمائی کر سکتا ہے۔

جو میں نے تقابلِ مذاہب کے حدود و بحث کا ذکر کرتے ہوئے کہی تھی۔

---

*تقابلی مذہب نوعِ انسان کے مختلف مذہبوں کا مطالعہ ہے جس طرح علم الابدان تقابلی
کی جسمانی ساخت کا تقابلی مطالعہ ہے اسی طرح علم الادیان انسان کی ذہنی ساخت کا تجزیہ ہے اور مختلف
مذاہب کے اختلاف و تشابہ اور ان کے ماخذ کا تنقیدی جائزہ لے کر ان کی اصل حقیقت کا کھوج لگایا
جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کے جو مختلف مذہبی نظریات پیش کرتے رہتے ہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ تقابلی
مسائل کی صورت کیا ہے اور وہ کس بنیاد پر کھڑے ہیں۔

تقابلی مذہب کے بہت سے مسالک اور [illegible] عادات و رسوم اور علم [illegible] کے ساتھ گہرا رشتہ ہے۔
چنانچہ ان علوم کی تحقیقات [illegible] تقابلی مذہب کا دائرہ تحقیق
ان علوم سے کہیں زیادہ وسیع ہے کہ اس میں تقابل کے علاوہ مختلف اقوام کے رسوم و شعائر اور دستور [illegible]
معرض بحث میں آ جاتے ہیں۔ یہاں اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تقابلی مذہب ایک
نہایت وسیع ذخیرہ [illegible] ان امور میں [illegible] ضروری ہے اس [illegible]
نقطۂ نظر سے تقابلی مذہب کا [illegible] ہم آئندہ صفحات میں صابئیت اور
مجوسیت کے حالات کا مختصر تجزیہ کریں گے دوسرے مذاہب یہودیت عیسائیت اور اسلام
سے پہلے [illegible] ہوگا [illegible] ہندی آریائی
کے مذہب میں [illegible]۔ دنیا کے قدیم مذہب سورج کی پوجا اور [illegible] پوجا [illegible]
[illegible] کی پوجا کا ذکر [illegible] اور [illegible] پوجا [illegible]
[illegible] کریں گے۔ ایک بات کا ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ قدیم زمانے سے سورج کی پوجا [illegible]
[illegible] پوجا [illegible]

REFLECTION IN THEIR REVELATION

جیسا کہ مختصراً ذکر پہلے کیا جا چکا ہے صابئین کا مذہب الگ تھا۔ صابئین سورج کو خدائے عظیم اور دوسرے خدا کہتے
تھے اور چاند ستاروں کو [illegible] میں شمار کرتے [illegible] دیوتا کا جاتا تھا۔ صابئین اہل
سورج اور [illegible] کی پرستش بہت اہتمام سے کرتے تھے۔ ان
سب کے لئے الگ الگ معبد تعمیر کئے گئے [illegible] بت رکھے گئے۔ ان کے نام پر ہفتے کے
سات دن بھی رکھے گئے اور ہر ایک [illegible] نام پر کیا گیا [illegible] ان کی پرستش
کا معبد [illegible] شاندار کیا اور [illegible] سورج [illegible] اور چاند [illegible] کا [illegible] بھی معلوم
کر لیا تھا۔ اس طرح شمس [illegible] سب [illegible] ان کی پرورش پاتے رہے۔ صابئین
اپنے دیوتاؤں کو خوش رکھنے کے لئے [illegible] تھے [illegible] قربانیاں [illegible] سے ان سے
مرادیں مانگتے تھے۔ ان کی قربانیوں [illegible] انسان [illegible] میں [illegible] جاتے۔
سوختنی قربانی اور [illegible] قربانی بھی [illegible] سوختنی قربانی کے ساتھ [illegible]
[illegible] قربانی [illegible] کی [illegible] بھی [illegible]
[illegible] عظیم الشان معبد تعمیر کئے [illegible] کیا کرتے
تھے۔ ان کے معبد میں ایک قربان گاہ [illegible] تعمیر کیا جاتا تھا۔ ایسا [illegible]
میں [illegible] ہوتا تھا [illegible] عبادت گاہیں [illegible] معبد کہلانے [illegible]
لگی تھیں۔ معبدوں میں [illegible] کی جاتی تھی۔ معبدوں کا [illegible]
صابئین کے معبد [illegible] موجود تھی [illegible] سے
پیشین گوئی کرنا اور غیب کی باتیں [illegible] بھی کرتے تھے۔ [illegible] (غیب [illegible]
وجد و حال کی حالت میں غیب [illegible] یہاں [illegible] کے [illegible] میں ایک

جن یا کاہن ہوتا تھا جب کوئی شخص کسی ان دیکھی غیب کی بات پوچھتا تو کاہن جھوم جاتا تھا جن یا خبیث
روح دست و غیرہ حاضر ہوتے تھے اور باتوں کی دنیا میں سرگوشیاں کرتے جس کی وجہ سے وہ از خود رفتہ ہو
جاتے اور وارفتگی کے اسی عالم میں نغمے گنگنایا کرتے تھے عرب میں السلم سیجتے کاہن اسی
طرح غیب کی باتیں بتایا کرتے تھے بخاری میں ان سے آشنے گئے پادریوں سے ان باتوں
کی روایت ہے۔ پیغمبر کا کام کرنا جبرئیل آپ ہی کہنے لگے۔ ... مشغول تھے جبھی خبر دینے والا نبی جو غیب
کی خبر دیتے۔ ... میں اس قسم کے لئے معنی دار ... نبیوں کا ذکر ہے جو قربت کرتے تھے غیب
کا حال بتاتے تھے۔

یہودی لوگ بھی ... دوسرے طریقے تھے ان ... سے ... جو نبی ... یہ
عیسائیوں اور مسلمانوں کے نماز پڑھنے کے طریقے کی ... سے لئے گئے ہیں ... ہے
بھی کہتے تھے۔ ... چڑھا کر ... طواف کرتے اور ... سب سے اعلیٰ ...
... جس کا طواف کرنے کی جاتی تھی۔
... جس پر ... پتھر ... نکل آیا ... کا
موجود ہے ... کی ... پانی ... آب ... کرتے تھے
... ایک ... حضرت کی
... ان ... تھے ... طرف ... کرتے تھے ...
... اوقات ... سے ... صخرہ ... تھا ... کی طرف
... سے ... طلوع آفتاب کے وقت ... کی ... سے ...
... ہے ... پیش ... ہو ...

پھر اغلب کی ادا تھی۔ اس کے بعد [illegible]
[illegible]
[illegible] کرتے تھے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] تھے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

نمازیں اور بہت سی دعائیں، چند روزہ مراقبہ اور گوشہ نشینی میں بسر کرتے تھے ۔ ۔

اوقات نماز جو اسلام میں مقرر ہیں اور جن کی تعداد سات یا پانچ یا تین تک ہے جب
صابئی اور مذہب یہود کی اوقات مانند معروف مشابہ ہیں ۔ اسلام میں نماز پڑھنے
کا جو طریقہ ہے وہ صابئی مذہب اور یہود کے مذہب کے طریقے سے بہت
مماثل ہے ۔ عادتوں کی صفائی سے متعلق ہے ۔ یہ اصل غسل و وضو کے مقرر ہونے کا تعلق
جو جسم اور پوشاک وغیرہ کی صفائی سے متعلق ہے اسلام نے گویا صابئیوں اور یہودیوں
کی اس قسم کی رسوم سے بہت مشابہت رکھتے ہیں ۔ ۔ مذہبی امور میں
صرف ایک بات اسلام میں ایسی ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی یعنی نماز کے
جماعت کے لئے یہودیوں کی قربانی کے بجائے دعا میں انہیں مکتب سے بہ
اذان اصول کی سے ۔ تمام قربانیاں جو مذہب اسلام میں جائز ہیں مذہب یہود
کی قربانیوں کے مشابہ ہیں ۔ مذہب اسلام میں جو روزے ہیں وہ بھی مذہب یہود
اور مذہب صابئی کے روزوں سے مشابہ ہیں بلکہ صابئی مذہب میں سے زیادہ تر
مذہب کے روزوں سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں ۔ مشتق ہے ۔ ایک عید جو ان
میں نماز اور دیگر رسوم مذہبی کے وقت مقررہ وقت پر لوگوں کو کار سے روکتی ہے
مذہب یہود و صابئی کی اسی قسم سے مطابقت رکھتے ہیں ۔ ۔ متعلق بھی یہی ہے جیسا کہ
یہود اور عیسائی حضرت ابراہیم کے اہل و قوم تھے نکاح اور طلاق کا بھی قریب
قریب ویسا ہی قاعدہ ہے جیسا کہ ان دو مذاہب میں تھا ۔ بعض عرب سے
نکاح کرنے کے جواز اور عدم جواز میں جو احکام مذہبی ہیں وہ اختلاف ایسے رہے ہیں

احکام کے مشابہ ہیں جیسے جنب مرد یا عورت کو مسجد میں جانے یا قرآن مجید کو چھونے کا حکم
انکی ذکر وغیرہ سے مشابہت۔ کتاب کے تئیں مذہب یہودیت میں جاری ہیں۔ سو
سے گزشتہ کے لحاظ سے مشابہت جو احکام مذہب اسلام میں ہیں وہ موسوی شریعت
کے مسائل کی مشابہ ہیں وہ علمائے اسلام نے وہ تمام مسائل موسوی شریعت سے مستنبط
کئے ہیں۔ شراب خوری اور مسکرات کا حرام ہونا بھی موسوی شریعت کے مشابہ ہے۔ اہل
اسلام نے سود لینا حرام کر دیا ہے۔ مسلمان فقہا نے اسکو بالکل حرام قرار دیا ہے
یہ بھی موسوی شریعت کے مماثل ہے۔ مذہب صابی کے عقائد سے اسلام
بالکل مماثل تھا۔

اس بات کا جواب کہ وہ رسالت، اسباب مرگ کا صلوٰۃ۔ الف فرشتہ صحف (الہامی کتب) شیطان اور صدقہ
زکوٰۃ عشر وغیرہ کے اصول عبرانی زبان سے عربی میں آئے ہیں۔ یہودیوں کا مشہور مورخ (قوم بنی اسرائیل کی تاریخ)
میں اسلام کے متعلق لکھتا ہے مسلمان بھی یہودیوں کی طرح نماز کے وقت قبلہ رو ہوتے ہیں۔ اور ایمان اور مذہب حسب معمول
رسومات ادا کرتے ہیں اور عورتوں سے عارضی نکاح کرتے تھے۔ مسلمانوں میں آج تک امام جعفر صادق متعہ کے قائل
ہیں۔ مذہب اہل تشیع کے علماء اور خلفائے راشدین کے زمانے میں متعہ کا رواج تھا۔ یہودیوں نے صدقہ زکوٰۃ اور عشر کو
محض اپنے معاشی ضروریات سے اخذ کیا تھا جو مذہبی محصولات پیدا کر کے معاش کے لئے لگائے جاتے تھے۔
جیسا کہ مذکورہ بالا ہیں ذکر آئے گا شیطان اور فرشتوں کے تصورات بھی یہودیوں سے عیسائیوں نے لئے تھے اور بعد
عیسائیت اور اسلام میں رائج ہو گئے۔ اسلامی شریعت اور فقہ بھی شریعت موسوی کے اصول سے حاصل کی گئی ہے
اور اسکا اصول بھی یہ ہے کہ آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت۔ جیسا کہ بنی اسرائیل پر حضرت لائے تھے
حضرت موسیٰ کی طرح ان کے پیروکار اپنے آلات تناسل کاٹ کر دیوتا کو بھینٹ دیا کرتے تھے۔ بعد میں صرف ختنہ

MUHAMMADANISM

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

"اور خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور انسان کو
اُسنے بنایا تھا وہاں رکھا"

"اور خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے کل پرندے مٹی سے بنائے اور ان کو آدم
کے پاس لایا تاکہ دیکھے وہ ان کے کیا نام رکھتا ہے۔ اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی
اسکا نام ٹھہرا"

"اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اسے
آدم کے پاس لایا"

اسکے بعد لکھا ہے کہ عورت کو سانپ (جو تمام طرف سے مکار تھا یعنی شیطان ہو گیا ہے جو سارے جہان کو گمراہ کرتا ہے) نے ممنوعہ درخت کی ترغیب دی اور کہا کہ اسکے کھانے سے نیک و بد کی پہچان کرنے لگو گے اور آنکھیں کھل جائیں گی۔ آدم نے بھی عورت کے کہنے پر پھل کھایا۔ وہ دونوں اپنے آپ کو ننگا محسوس کرنے لگے۔ خداوند خدا نے غصّے میں آ کر انہیں جنت سے نکال باہر کیا۔

قرآن پاک میں بھی یہ روایت کم و بیش اسی صورت میں موجود ہے کہ اللہ نے آدم اور انکی بیوی کو جنت میں بسایا اور ہر طرح کی نعمتیں دیں۔ صرف ایک درخت کے پاس نہ جانے کا حکم دیا۔ پھر آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کو حکم دیا کہ سجدہ کریں۔ سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا۔ شیطان نے بہکایا اور آدم اس کے کہنے پر پھل کھا گئے اور وہ اپنے آپ کو ننگا محسوس کرنے لگے۔ آدم وحوا کو خدا نے انہیں جنت سے نکال دیا۔ شجر حیات یہاں بھی ہے جس کا ذکر بائبل میں کیا گیا ہے وہاں سے کل نکالا گیا۔ درخت کی شاخیں ایک وقت میں نکلا تھا وہ درخت معرفت میں کامیاب ہوگا لیکن وہ تدریجاً بیدار ہوتا رہا۔ درخت سے چھوڑا اور انکا اصلی شجرت رنگ لائی گئی۔ سب حیات، درخت، سبزہ، شجر حیات وغیرہ۔

اس صورت میں انسان کی موت پر تاسف کے ملے جلے جذبات کی عکاسی کی گئی ہے۔

عالمگیر سیلاب کی روایت سومیری الاصل ہے جو صدیوں کے سفر کے بعد عبرانیوں تک آپہنچی۔ اس کی وجہ سے رینان اور دوسرے محققین نے بھی اسی طرح اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ عالمگیر سیلاب پہنچنے کا سبب ہی۔ اور ہے کہ ایک ایک ادائی کا نتیجہ تم پر حکم کر کے [illegible] تاکہ تم سے بچا جا سکے۔ اس داستان کی رو سے کشتی کوہ نصیر کی چوٹی پر جا ٹھہری تھی اور عہد نامہ قدیم کی تعریف میں بتلایا گیا ہے کہ کشتی کوہ ارارات پر جا ٹھہری تھی۔ گلگامش حماسہ میں مذکور کی طرح سے اس میں لکھا ہے۔

"ساتویں دن میں نے ایک کبوتر کو آزاد کر دیا۔
چونکہ بیٹھنے کا کوئی سبب نہ ہوا لوٹ آیا۔
پھر میں نے ایک ابابیل کو آزاد کر دیا۔
میں نے ایک کوا آزاد کر دیا گیا پھر پانی اترنے لگا تو واپس نہ آئی۔
پھر میں نے ایک کبوتری بھیجا وہ واپس نہ آیا
کشتی کوہ نصیر کی چوٹی پر جا ٹھہری۔"

اب عہد نامہ قدیم کا بیان ملاحظہ ہو۔

"اور چالیس دن کے بعد یوں ہوا کہ نوح نے کشتی کی کھڑکی جو اس نے بنائی تھی کھولی اور اس نے ایک کوے کو اڑا دیا۔ سو وہ نکلا اور جب تک کہ زمین پر سے پانی سوکھ نہ گیا ادھر ادھر پھرتا رہا۔ پھر اس نے ایک کبوتری اپنے پاس سے اڑا دی تاکہ دیکھے کہ زمین پر پانی گھٹا یا نہیں پر کبوتری نے پنجہ ٹیکنے کی جگہ نہ پائی اور اس کے پاس کشتی کو لوٹ آئی

کیونکہ تمام روئے زمین پر پانی تھا۔ تب اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑا اور اپنے پاس
کشتی میں رکھا اور سات دن ٹھہر کر ایک سفید کبوتری کو کشتی سے اُڑا دیا اور وہ کبوتری
شام کے وقت اُس کے پاس لوٹ آئی اور دیکھا تو زیتون کی ایک پتی اُس کی چونچ میں تھی
تب نوح نے معلوم کیا کہ پانی زمین پر سے کم ہو گیا۔ تب وہ سات دن ٹھہرا اس کے بعد
پھر اس کبوتری کو اُڑا دیا اور وہ اس کے پاس کبھی لوٹ کر نہ آئی اور چھ سو ایک برس کے پہلے مہینے
کی پہلی تاریخ کو ایسا ہوا کہ زمین پر سے پانی سوکھ گیا اور نوح نے کشتی کی چھت کھولی
اور دیکھا کہ زمین کی سطح سوکھ گئی ہے۔ تب نوح نے خداوند کے لئے ایک
مذبح بنایا اور سب پاک چوپایوں اور پاک پرندوں میں سے تھوڑے سے لے کر
اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے اس کی راحت انگیز خوشبو
لی۔

جنت اور دوزخ کے تصورات بھی [illegible] سے لئے گئے ہیں۔ جنت میں سعید یعنی مسرت [illegible]
زندگی بسر کریں گے اور دوزخ میں شقی اور بد روحوں کو عذاب دیا جائے گا۔ تمام ارواح کو
ایک پل پر سے گزرنا پڑے گا جسے قدیم ایرانی میں چنود کہا گیا ہے اور جو بال سے باریک تر اور تلوار سے
تیز ہوگا۔ شقی ارواح اس پر سے کٹ کر دوزخ کے شعلوں میں گر جائیں گی۔ سعید روحیں وہ پل [illegible]
سے گزر جائیں گی اور بہشت میں داخل ہوں گی جہاں حسین و جمیل [illegible]
پر ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ قدیم ایرانی زبان میں جنت کے لئے پیری ڈیزا کا لفظ ہے جو عربی میں فردوس
اور انگریزی میں پیراڈائز بن گیا ہے۔ یہودیوں کے باغ عدن (قدیم ایرانی کا [illegible]، انگریزی کا ایڈن)
کی روایت بھی سامیوں نے ایرانیوں سے لی ہے۔ باغ عدن دجلہ و فرات کے درمیان

علاوہ نہیں تھا۔ مجوسی عقیدے کے مطابق فردوس میں جانے سے پہلے روح ہمستگان (مستوروں کا برزخ) میں قیام کرے گی۔ مجوسی بہشت کو گرزمان بھی کہتے ہیں۔ اس کے بھی سات طبقے ہیں جو مسلمانوں میں آٹھ بن گئے ہیں۔ دوزخ کے بھی سات طبقے ہیں۔ ان طبقوں کو گرشتو (دشتو) کہا جاتا اوستا کے مطابق بہشت میں نیکی کا درخت ہے جو یہودیوں اور مسلمانوں کی روایت میں بھی موجود ہے۔ جنت میں طوبیٰ کے درخت کو کہا گیا ہے جس کی شاخیں ہر جنتی کے گھر میں ہوں گی۔ مجوسیوں کے بہشت اور دوزخ کا نقشہ ارداویراف نامہ میں موجود ہے جس میں ارداویراف کی آسمان کی سیاحت کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سروش ایزد اور آذر ایزد اس کے رہنما ہیں۔ ارداویراف جنت اور دوزخ کے احوال دیکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔

"مجھے سروش نے بہشت اور دوزخ کی سیر کرائی۔ بہشت میں ایسے لوگ دیکھے جو اچھوں کی سیر کرتے پھرتے تھے اور جو ان کے گرد ہیں اور دوسرے فرشتے ان کی صحبت پر بیٹھے تھے۔ دوزخ میں دیکھا کہ ہول اور ایک دریا بہتا تھا جس کا گدلا روپ سیاہ اور دہشت میں بھر دیتا ہے اور فرشتے تھے۔ ایک مرد دیکھا جسے زرد ستون کی طرح اور سیب پلاتے تھے۔ سروش نے مجھے بتایا یہ بدکاری روح ہے۔ ایک عورت دیکھی جس کی چھاتیوں سے اسے لٹکا رکھا تھا۔ سروش نے کہا یہ غیر مرد سے عشق کرتی تھی۔ ایک عورت دیکھی جو سر کے بل اپنے پیچھے کی پشت کی طرف منہ نکالے دوڑ رہی تھی۔ سروش نے کہا یہ بے شرم خاوند سے نفرت کرتی تھی۔ ایک مرد دیکھا جس کی زبان پتھر پر رکھ کر اسے دوسرے پتھر سے کچل رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ دروغ گو تھا۔ ایک عورت دیکھی جس کی چھاتیاں چکی پر رکھ کر پیس رہے تھے۔ معلوم ہوا یہ بچوں کا قتل کرتی تھی۔ ایک مرد دیکھا جو مردار کھا رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ یہ حرام کی کمائی کھاتا تھا۔ ایک مرد دیکھا جسے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

...O B... I... FIERY FLOOD OR TO RESIDE
IN THRILLING REGIONS OF THE RIBBED ICE

...ARE

تو ان کو شکنجہ لگا کر سزا دی جائیں اور دوزخ کا عذاب ہی ان سے شکار کیا جائے گا۔ جہنم کے سات

دروازے ہیں ان میں ہر ایک کے حصے میں ایک دروازہ آئے گا۔ گنہگار کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ اور

سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے جو کچھ شکم میں ہے جل اٹھے گا اور ان کے جسم کی جلد کا بھی

یہی حال ہوگا۔ ان کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔ جب بھی وہ بے قرار ہو کر نکلنا

چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ جب دوزخ میں لوگ ڈالے جائیں گے تو وہ بھی مہیب

آواز سنیں گے۔ دوزخ جوش مارتا ہوا معلوم ہوگا اور پھٹ پڑے گا۔ گنہگاروں کو مہیب اور خوف

کا احساس دینے کے لیے یہ بیان ہے اور تصویر کشی کے لیے جنت کی تفصیلات میں ترغیب و تشویق

کے سب سامان موجود ہیں۔

شیطان، فرشتوں، مسیحا اور مہدی کے عقائد بھی یہودیت سے ماخوذ ہیں۔ یہودیت زرتشتیت و مجوسیت

صابئیت کی اصلاح یافتہ صورت تھی جسے زرتشت روحانی عقیدے کی بنا پر ترتیب دیا تھا

صابئین آفتاب، دریا اور مردوں کی پوجا کرتے تھے جن سے ایک زرتشتی دور پیدا ہوتا ہے

ہوتے تھے۔ یہودیت میں شیطان کا تصور مجوسی روایت سے آیا ہے۔ شیطان کا حال یہی ہے جو

یہودی روایت میں شر کا خیال ہے۔ یہ یہودیت کا حصہ بن گیا۔ ممکن ہے کہ شیطان کا تصور ادھر سے آیا

مذہب سے کیا ہو۔ یہ تصور قابل غور ہے۔ زرتشت نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے جو دو خدا

مانے ہیں تو یہ تھا شر کا خدا جسے اہرمن قرار دیا اور خیر کا خدا یزداں خالق خیر تھا۔ روایت

کے مطابق یزداں اور اہرمن زروان (زمان) کے دو بیٹے تھے جو تاریکی میں پیدا ہوئے

تھے۔ اہرمن شر کا حامل تھا اور اہرمن ماں کے پیٹ سے باہر نکلا ہو

اور یہی سبب ہے جہاں کی برہمنیت زیادہ وضعی اور طاقت ور ثابت ہوئی جیسا کچھ ہند سے آخر تک ہست
تہذیب پر غالب آگئی اور آج بھی غالب ہے۔ پارسیوں کے عقیدے کے مطابق ایک مدت سے کچھ مدت تک
ساہ ہرام علاوہ بریں کچھ جو ہر کا ہمیشہ ہونے کے لئے قطع قمع کر دے گا اور خیر بالادستی قائم ہو جائے گی بعد میں
یہ کامیابی یہودی اور عیسائی کی روایت کا حصہ بن گئی چنانچہ سرسید احمد خان واحسد اقبال نے ان
تصورات کو مجوسی الاصل ہی کہا ہے۔

شاہ بابل بخت نصر نے یہودیوں کو شکست دی اور انہیں قید کر کے بابل لے گیا جہاں وہ کئی برس
اسی بری حالت اسیری میں رہے۔ آخر خورس (سائرس) نے بابل فتح کیا۔ اس نے انہیں آزاد کر دیا۔ فلسطین واپس جانے
کی اجازت دے دی۔ اسی بنا پر اسرائیل خورس کو مسیحا سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل اسیری بابل کے ایام
میں شیطان، فرشتوں، جنت دوزخ، حیات بعد الموت، حشر و نشر (روز حساب، روز قیامت) وغیرہ
(زرتشتی) کے تصورات اپنے ساتھ فلسطین لا رہے تھے جن کے سبب ان کے مذہب میں دور رس تبدیلیاں رونما
ہونے لگیں۔ اس سے قبل وہ خیر و شر کو ایک ہی خدا یہوواہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ شیطان سے
متعارف ہوئے تو ان کے مذہب نے بھی ثنویت کا رنگ اختیار کیا اور انہوں نے یہوواہ کو شیطان سے جدا
کر کے شروع کیا۔ بعد ازاں مجوسیوں کے اہرمن اور بنی اسرائیل کے شیطان میں ایک فرق باقی رہا۔ اہرمن اہورا مزد
کا حریف غالب ہے جب کہ شیطان خدا کے سامنے بے بس اور عاجز ہے۔ اہورا مزد کا ہر ہے ہر گز دو اور دو
دگا ہے۔ بنی اسرائیل فرشتوں کا تصور بھی بابل سے لائے۔ فرشتوں کا تصور بھی بنیادی طور پر ایرانی ہے۔ حضرت
کا تصور بھی وہ لے گا اور شیطان کا تصور بھی وہ مانا جائے گا۔ ان فرشتوں کا وجود لازم ہوگا کہ خدا اور بندوں کے
درمیان واسطے اور رابطے کا کام دیتے تھے اور خدا سے احکامات لے کر بندوں تک پہنچاتے تھے۔ بنی
اسرائیل کے چار بڑے فرشتے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل مجوسیوں سے ان کے ... کی جستجو

۱؎ شیطان کا لفظ عبرانی زبان سے عربی میں داخل ہوا۔ ... شیطان اور ... عبرانی

آذر، خورداد اور امرداد [illegible] سب ایسی ہستیاں تھیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ جبریل مجوسیوں کا فرشتہ [illegible]
ہے۔ میکائیل فرشتہ [illegible] ہے۔ اسرافیل ان کا [illegible] بہشت [illegible] اور عزرائیل [illegible] فرشتہ ہے۔ قرآن کی سورہ [illegible]
[illegible] ان کے نام ہاروت و ماروت [illegible] مجوسیت میں الہام کا فرشتہ سروش ہے
ظاہر ہے [illegible] جہاں کل دنیا کا مجسمہ رکھا گیا تھا وہیں ایک اژدہا کا ذات
بھی تھا جسے [illegible] اور [illegible] کے دین پر قائم کرتا تھا۔ ان چار مشہور فرشتوں کے
علاوہ [illegible] ہیں جو اسلام میں فرشتوں کا [illegible] ہے۔ ایک فرشتہ ایسا ہے جو کسی کی
موت پر آتا ہے [illegible] ہے۔ [illegible] حسین
پریوں کی [illegible] ہے۔

مجوسیوں سے [illegible] اور مجوسیت کی [illegible] آخر میں ہم ان کا ذکر
کریں گے۔

صابئین کا کرامات کا عقیدہ۔ [illegible] حالت میں غیب کی خبر دینا۔ الہام کی صورت یا مجوسیت
میں پایا گیا اور [illegible] کی کتاب [illegible]
کرامات غیب کا [illegible] کرتے ہیں۔ اسے عرافت بھی کہا جاتا ہے۔ [illegible] بھی کہتے ہیں
[illegible] تھی۔

۷۔ [illegible] شخصی [illegible] ان کا خدا ایک ذاتی شخصیت سے
[illegible] وہ قادر مطلق ہے، مختار کل ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کو
جنت میں رکھتا ہے [illegible] دنیا میں [illegible]

۸۔ [illegible] کا عقیدہ [illegible] ہے۔ یہاں سے

[illegible] روایت [illegible] (یاد رہے) [illegible] الہام بھی کہا گیا ہے۔

حقیقی ہونے کا مطلب یہ ہے وہ اس کی حرکت مستقیم ہے جس کا کائنات کا آغاز بھی ہوا اور اختتام بھی ہوگا۔ جرمن
فلسفی کے خیال میں زمان کے حقیقی ہونے کا تصور بھی اسی مذہب کا عنصر WELTANSCHAUUNG کی
پیداوار ہے جو سب سے گراں بہا دین ہے۔

۴۔ انسان فاعل مختار ہے مجوسیت میں انسان کو زندگی اور موت اختیار دیا گیا ہے جس کو کسی دوسری ہستی نے
نہیں دیا ہے نہ قیامت کے روز اسکے اعمال کا محاسبہ کرنا حق ہو۔ انصاف نہیں ہوگا اسرائیلی مذاہب میں انسان کو
فاعل مختار سمجھا جاتا ہے اور یہ مجوسیت کی تعلیمات ہے۔

۵۔ خصوصیات کا روزگی کے بارے میں نقطۂ نظر روحانی ہے۔ اس میں اس دوسری دنیا کی مسرت اور دائمی حیات کو
جائز ہے اور انسان کو افزائش کی تلقین کی گئی ہے۔ یہی اسرائیلی مذاہب دونوں کا بھی ہے۔

مجوسیت یہودیت عیسائیت اور اسلام کے مشترکہ عناصر کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر اسپنگلر نے مسرتی مذہب
دو کی ہی اول خبر دی ہے انکے خیال میں ان ہی مذاہب کی روح مجوسی ہے جو آخر میں پوری کی آب و تاب کے ساتھ
اسلام میں ظاہر ہوئی تھی۔ وہ اپنی کتاب زوال مغرب میں لکھتا ہے۔

"پیغمبر کی تعلیمات کا مرکزی نقطہ مجوسی الاصل ہے۔ خدا ایک ہے جسے یہوا، اہورا
یا مردوک کہو۔ عملی خدا ہے یا جاتا ہے وہی خیر کا اصل ہے دوسرے تمام
دیوتا یا شریر ہیں۔ اسکے مقابلے میں مسیح کی امید بندھی کا تصور پیدا کیا جس کی
نسل پیغمبر سے روحانی دی ہے اور عمل جس کے تحت آنے والی صدیوں
میں پیغمبری اجاگر ہو۔ یہ مجوسیت کا مرکزی خیال ہے پیغمبر اسلام کی صورت میں خیر
اور شر کے مابین عالمی تاریخی کشمکش کا تصور موجود ہے جس میں شر درمیانی دور میں کامیاب
ہوگا اور خیر یوم قیامت کو فتح یاب ہوگا۔ تاریخ کی یہ اخلاقی رجحانی ایسے دل

کالدیہ (صابئین) اور یہودیوں میں مشترک ہے۔ اسی سے برگزیدہ امت
یا یہودیوں [illegible] [illegible] کی سے [illegible] میں جنت اور [illegible] (بعد کی
جنت جیسے [illegible] یہودیوں میں [illegible] . . . ابن آدم سے مشابہات
شیطان، ملائکہ کبیرہ، جنت [illegible] حیات بعد الموت کے تصورات یہودیوں
کے آفاقی احساس کی بیداری [illegible] میں زرتشت [illegible] کیا گیا ہے۔

محمد خاں نے اسپنگلر کے خیالات کی تلخیص اپنے خطبات میں ان الفاظ میں پیش کی ہے۔

اسپنگلر کے خیال میں [illegible] تقسیم کا حامل [illegible] ایک ہے [illegible] یہ
[illegible] مردود [illegible] جو [illegible] اور [illegible] سے
[illegible] حاصل ہیں۔ اس نظریے کے [illegible] کا تصور [illegible] سے جو [illegible]
[illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] کا تصور [illegible] شر [illegible]
[illegible] دنیا [illegible] شر غالب [illegible] آخر میں قیامت کے
قریب [illegible] اسپنگلر [illegible] قدیم [illegible]
[illegible] زرتشت کا مذہب اور اسلام [illegible] ہیں۔

محوسیت [illegible] اسلام میں [illegible] کا عنصر [illegible] کتاب [illegible] کیا گیا ہے۔ ابن حزم [illegible]
[illegible]

[illegible] کتاب [illegible] ابن علی [illegible] ابن ابی طالب [illegible] (صحابہ) [illegible]
سعید ابن المسیب قتادہ [illegible] (تابعین) میں [illegible] ظاہر ہیں
قرآن میں صابئین [illegible] کا ذکر [illegible] کیا گیا ہے [illegible] [illegible] دی ہے

"کیونکہ جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی جو کوئی ایمان لایا اللہ
اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کے لئے رب کے پاس ان کا اجر ہے
کوئی اندیشہ نہیں، نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم"

عیسائیت کے جو اثرات یہودیت پر ان کے واسطے سے اسرائیل اور مسلمانوں پر ہوئے ان کا مختصر جائزہ لینے سے قبل یہ دیکھنا ہے کہ عیسائیت اور یہودیت کی روح کو آج کے تناظر میں علیحدہ کس حد تک برقرار رکھا جا سکا۔ متدل دور میں عیسائیت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ کا دائرہ اتنا محدود تھا کہ سارا یورپ عالم شباب میں صرف ایک کلیسا کے زیر اثر تھا۔ ان میں اندر کی بے چینی اور بغاوت کا جذبہ تھا، جب کہ "تم" مارٹن لوتھر نے جو بیسویں صدی کے مفکر تھے اور یہودیت سے تعلق کا الزام جن پر عائد کیا گیا ... ان کی ... کی اصلاح کی حد تک ... سے ... ان کے چیلنج ... ان کے ... اس سے قبل ... ہیں

"یہ مجموعہ ہی یہودیت اور عیسائیت کی اساس ہے جس کو ... مسترد کرنے میں علما پیش پیش رہے (متی)

"اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی)

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔"

یہ حقیقت تاریخ کا مسلمہ واقعہ ہے کہ یہودی اور مسیحی تحریک بعد میں ایک عالمگیر کلیسا (رومن کیتھولک) کی صورت اختیار کر گئی اور اس بات پر تمام ... کلیسا ... میں یہودیت سے ... کی

[illegible] حضرت عیسیٰ [illegible]

[illegible]

عیسیٰ [illegible] تعلیمات کی اشاعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جناب عیسیٰ [illegible]

جناب عیسیٰ [illegible]

[illegible]

یہ عیسائیت اور ہندومت کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کارپینٹر نے لکھا ہے کہ کرشن دیوتا کی بابت ایسی ہی باتیں مشہور تھیں جو جناب عیسیٰ کی ذات سے بھی منسوب کر دی گئیں۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ سورج دیوتا جناب عیسیٰ کی طرح کرسمس کے دن یعنی ۲۵ دسمبر کو پیدا ہوئے۔

۲۔ سب سورج دیوتا کنواری ماں کے بطن سے پیدا ہوئے۔

۳۔ وہ سب غار یا کسی زمین دوز مقام میں پیدا ہوئے۔ بعد میں عیسائیوں نے جناب عیسیٰ کی پیدائش غار کے [illegible] میں دکھائی۔

۴۔ انہوں نے انسانوں کی خاطر مصائب برداشت کئے

۵۔ [illegible] کی روشنی اور [illegible] نجات دہندہ اور [illegible] کی تحریک کے القابات دیئے گئے۔

۶۔ ان پر تاریکی کی طاقتوں نے حملہ کیا

۷۔ وہ دوزخ میں چلے گئے

۸۔ وہ دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔

۹۔ انہوں نے عبادت گزاروں کی [illegible] اور [illegible] کو بپتسمہ دیئے [illegible]

۱۰۔ ان سب کی مقدس عبادات [illegible] کی صورت میں [illegible] کی صورت میں [illegible] تھے [illegible] کی صورت میں [illegible] ان پر بھی [illegible] جناب عیسیٰ سے [illegible] تعلیمات [illegible] سورج [illegible] سے [illegible] رسوم [illegible] لگا [illegible] چنانچہ [illegible] کا [illegible] جناب عیسیٰ [illegible] تھے۔ حضرت [illegible] رسوم [illegible] عیسائیت [illegible] مشہور [illegible] حضرت [illegible] جناب عیسیٰ

ے عیسائیت کے ماخذ ۔ [illegible] کمال [illegible]

[illegible] اور بعل کو [illegible] دیا گیا [illegible] کی طرح [illegible] صورت [illegible]

[illegible] اس کی ولادت موت [illegible] جاتے تھے۔ [illegible]

[illegible] سے [illegible] جناب عیسیٰ

یوم میلاد [illegible] جون ۲۵ [illegible] ۲۵

دسمبر میں بدل دیا [illegible] یوم ولادت ۲۵ دسمبر [illegible]

[illegible]

یوم میلاد [illegible] جناب عیسیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] طلوع آفتاب کے وقت [illegible] اور غروب آفتاب کے وقت [illegible] بعل

[illegible] تفصیلات [illegible] اور [illegible] ہیں۔

[illegible]

۱۔ بعل کو گرفتار کر لیا گیا

۲۔ بعل زخمی ہو گیا

۳۔ بعل کو پہاڑی پر لے گئے۔

۴۔ بعل کے ساتھ ایک [illegible] بھی گیا (جس [illegible] مسیح [illegible])

۵۔ جس طرح عیسیٰ کی طرح بعل کا [illegible] دیا گیا

۶۔ مریم مگدلینی کی طرح ایک عورت نے بعل کے زخموں کو دھویا

۷۔ بعل مر گیا۔

[illegible] کے آثار [illegible] ہیں۔

۸۔ جیل دوبارہ جی اٹھا

۹۔ [illegible] میں [illegible] جاتی تھی۔

۱۰۔ ایسٹر [illegible] اور [illegible] کی دیوی [illegible] میں [illegible] کا تہوار [illegible]۔

جیسا [illegible] مسیحیت سے خطرہ [illegible] مسیحیت کے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] سے [illegible] کا قتل عام کیا اور [illegible] مسیحیت کے [illegible]
لیکن رومن کیتھولک کلیسا میں [illegible] رسوم و روایات باقی رہیں اور آج بھی [illegible]
رخ مشرق کی جانب رکھا جاتا ہے [illegible] رومن کیتھولک [illegible]
[illegible] سورج [illegible] منسوب ہوتی ہیں [illegible] خیال [illegible] جاتے [illegible] آج بھی [illegible]
مقدس [illegible] کرتے ہیں۔ عیسائی [illegible] اسی طرح [illegible]
[illegible] آج بھی [illegible] اسی طرح [illegible] صورت میں
کلیسا [illegible] کیا [illegible] رومن کیتھولک کلیسا کی صورت میں [illegible] رہے
[illegible] خیال [illegible] جاتا تھا [illegible] آسمان [illegible]
سمجھتے تھے اور [illegible] تھے [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
خیال رکھتے [illegible] آزادی [illegible] تھی۔ [illegible]
[illegible] خیال [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] کے لیے [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مذہب میں اور جس صورت میں آج ہم ہندو مت میں دیکھتے ہیں وہ دراوڑوں ہی کے مت کی بدلی ہوئی صورت لنگ پوجا کے ساتھ ناگ پوجا بھی دراوڑی روایت ہے۔ ناگ ہمیشہ تاریخ سے حیات نو جیسی حیوان اور ... کی علامت رہا ہے۔ فرائڈ اور ژونگ نے سانپ کو جنس کی علامت قرار دیا ہے۔ قدیم اہل یونان، روما اور مصر میں کنواری لڑکیاں مقدس سانپ پالا کرتی تھیں یا معبد ... جنوبی ہند میں آج بھی ناگ پوجا کا رواج پایا جاتا ہے۔ دراوڑوں میں ناگ کی اہمیت اس قدر ... ناگ کے مجسمے ... پوجا کی جاتی ہے۔ ناگ کی ... اس کی پوجا کرتے ہیں۔ وشنو دیوتا کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ناگ کے پھن پر لیٹا آرام کرتا ہے ... کے عقیدے کے مطابق مہادیو ناگ کے پھن پر قائم ہے۔ شیش ناگ یا ناگ راج کی پوجا ہندوستان میں ہر کہیں کی جاتی ہے۔ ناگ کو سانپ کی تقدیس دیتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہی ... وحشت وابستہ ہے

فلسفہ

فلسفے کے عروج و زوال کے ساتھ ساتھ مذہب کے سمت کے ترقی تعین کا عمل ہوتا ہے۔ بے شک مادیت پسندی اور سائنس سے بالکل پسپا ہو گئے ہیں۔ جدید سائنس اور مادیت پسندی اپنی اساس پر ہے جو اپنی اساس تو مادیت پر ہے اور اس کا رویہ عام تحقیق کا ہے۔ سائنس اپنا مشاہدہ اور تجربہ سے کام لے کر حاصل شدہ نظریات مرتب کئے جاتے ہیں۔ مادیت پسند اپنی حسیات اور مدرکات کے نتیجے میں پیدا شدہ معقولات ہوتے جاتے ہیں جبکہ ثنایت پسند حقیقت اولی کو وجود مطلق شعور مطلق میں یقین رکھتے ہیں اور یہ سال طرح کا مقصود و منتہا ہے خدا کا نام بھی دیتے ہیں۔ ثنایت پسند اس کے وجود مطلق یا خدا اور اہل مذہب کے خدا میں امتیاز یہ فرق ہے کہ وہ یہ ہے و ثنایت پسند اس کا وجود مطلق یا وہ واجب الوجود ہے غیر شخصی ہے۔ جب کہ اہل مذہب کا خدا ایک ذی ارادہ شخصیت ہے جو انسانوں کی طرح کے جذبات و احساسات رکھتا ہے اور کائنات میں ہر وقت ہر قسم کا تصرف کرنے پر قادر ہے۔ مادیت پسند ثنایت پسند بھی اہل مذہب کی طرح روح کے وجود اور اس کی بقا کے قائل ہیں اور انسان کو فاعل مختار مانتے ہیں۔ آئندہ اوراق میں اس بات کی وضاحت کی جائے گی کہ مذہب کی طرح ثنایت پسند یہ بھی وجود کا عمومی طور پر اس سے جبکہ دیکھے اسی طرح مادیت سے اپنا فکری اور معاشی ربط قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔

گزشتہ ابواب میں ہم نے دیکھا تھا کہ دیو مالا اور مذہب نے بنیادی تصورات روحوں سے ماخوذ ہیں۔ جادو اس تصور سے پیدا ہوا کہ کسی روح کو جیسے وہ روحوں کا حامل ہے جادوگر نیک روحوں کی مدد سے کام لیتے ہیں اور خبیث روحوں کو قابو میں لا کر ان سے اپنے دشمن کو ضرر پہنچاتے ہیں۔ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر کائنات میں روح ہے جو ہر طرف دیکھی جاتی ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ عارفی مت والے عورتیں مرد [illegible] کی حالت میں [illegible] گاتے ناچتے ہوئے جلوس نکالتے تھے اور اس عالم میں جو بھی چیز ان کے راستے میں آتی اس پر جھپٹ پڑتے اور [illegible] کر کے [illegible] مشہور فلسفی اور ریاضیات کا امام فیثا غورث بھی عارفی مت کا ایک مصلح تھا [illegible] تعلیمات [illegible] سے عارفی مت کے رسوم و شعائر [illegible] میں [illegible] ہو گئے۔ [illegible] کا مشہور ترجمان افلاطون بھی فیثا غورث کی فکر سے متاثر ہوا تھا۔

باطنیت کی روایات اور تہذیب میں فیثا غورث [illegible] طلبا اور طالبات [illegible] تعلیم دیا کرتا تھا۔ [illegible] تعلیم کا حاصل یہ تھا کہ [illegible] دنیا میں [illegible] روح [illegible] فلسفیانہ [illegible] روح [illegible] زندگی سے نجات [illegible] جاتی ہے۔ [illegible] دنیا سے نجات [illegible] فیثا غورث [illegible] پر کامل عقیدہ رکھتے تھے اور سمجھتے تھے [illegible] دنیا میں [illegible] میں [illegible] سے [illegible] مطالب [illegible] صحیح [illegible] فیثا غورث کی [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] مستحق [illegible] جو جسم [illegible] ہے [illegible] فیثا غورث [illegible] اور [illegible] میں [illegible] افلاطون نے فیثا غورث [illegible] سخت [illegible] ازلی و ابدی قرار دیا تھا۔

[illegible] کے فلسفے میں [illegible] کے ہو گئے [illegible] کا [illegible] دیتے ہیں۔ [illegible]

وہ تقریباً ہر معاملے میں ہیگل کا ہم خیال ہے، بریڈلے کی وحدت الوجود کا شارح تھا۔ اور نئی تحریک میں ادبیت کا
کا پرجوش مخالف تھا۔ اس کے فلسفے کو کاملی وجودیت کا نام دیا گیا ہے کیونکہ وہ خیال پرستی کا حامی تھا۔ اس کے حسب
فکر سے تعلق رکھنے والوں میں [illegible] قابل ذکر ہیں۔ [illegible] کے خیال میں ہر
وجودیت ہی حقیقی ہے اور [illegible] مستقل عالم فکر کی حیثیت رکھتا ہے [illegible] کا بنیادی [illegible]
[illegible] کا بہر حال [illegible]
حرکت و تغیر [illegible] ہماری عقل کا فریب ہے [illegible] عقل و استدلال [illegible]
اور [illegible] حواس کی [illegible] حقیقی ہے حقیقی [illegible] عقل استدلال [illegible] عالم
ظواہر [illegible] عالم اور عالم حقیقی [illegible] عقل استدلال کے عالم [illegible] بنیاد [illegible]
[illegible] عقل استدلالی ہے حواس [illegible]
حواس کا عالم [illegible] حقیقی ہے [illegible]
حقیقت سے [illegible] نہیں ہو سکتا۔

اس طرح [illegible] عام [illegible] حقیقی [illegible]
[illegible] حقیقت معقولات و تجربات [illegible]
[illegible] مستقل ہے۔
[illegible] علم [illegible]
[illegible] عقل استدلال [illegible]
[illegible] اخلاقی نظام [illegible]
حسن اور صداقت [illegible] حیثیت میں موجود ہیں [illegible]

لیکن ہندو مذہب کے حامل کی طرح کوئی بھی اس دنیا کی حقیقت نہیں ہے محض ایک سطحی مظاہرہ ہے۔ افلاطون کے عالم مثال یا عالم اعیان کے نظریے سے جذبات و محسوسات اور روح کی بقا اور تسلسل اور روح کے محسوسات فنا ہو جانے کے بعد [illegible] سے ہے یہ ایک مستقل چیز ہے جو تغیر و تبدل سے ماورا ہے اور یہ دنیا اس کی ایک حرکت ہے، محض پرتو ہے۔ افلاطون کے نظریے یہ اس عالم محسوس میں جو کچھ ہے وہ اس عالم مثال کی محض حرکت یعنی پرچھائیں ہے جس کا سایہ ازلی اور ابدی ہے۔

افلاطون کا مقصد جو فلسفہ تصوف کا ہے [illegible] یہ دنیا غیر حقیقی اور پرچھائیں ہے حقیقی کی [illegible] کی تصدیق و تردید میں [illegible] ہو گیا۔ اس مذہب کی عالم محسوس کو [illegible] عالم حقیقی کو [illegible] عالم محسوس کو [illegible] رہتے ہیں [illegible] کسی دوسرے عالم مستقل [illegible] ہیں۔ افلاطون نے اس حقیقت کو [illegible] تمثیل کا سہارا ہے [illegible] غار [illegible] کیجئے ایک غار ہے جس میں قیدی [illegible] بیٹھے ہیں [illegible] کا [illegible] سے جن کے [illegible] عقب سے گزرنے [illegible] دیوار [illegible] قیدی [illegible] صرف سامنے کی دیوار دیکھتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی اس دنیا میں [illegible] اور اس کے [illegible] حقیقی [illegible] اس دنیا کے [illegible] حقیقی [illegible] حقیقی علم [illegible] ایسے لوگوں کا علم بہت ہی کم لوگوں [illegible] ہے۔ افلاطون کی [illegible] جن کا [illegible] مسائلیت [illegible] حاصل کیا درج ذیل ہیں۔

۱۔ عالم ادنیٰ یہ عالم مادی و حسی ہے۔ عالم امثال حقیقی ہے جس تک صرف عقل یا استدلال عقلی پہنچ سکتی ہے۔ یہ متنوع، متکثر ہے۔ حرکت و تغیر صرف عالم ظواہر میں ہے۔

۲۔ خیر مطلق یا مثل اعلیٰ جسے وہ صانع عالم یا ربوبیت [illegible] کہتا ہے۔

۳۔ مادہ یا محسوسات حقیقی امثال کا ایک ناقص عکس اور [illegible] ہے۔

۴۔ روح [illegible] قدیم ہے اور [illegible] سے [illegible] ہے۔

۵۔ جب انسان [illegible] تناسخ ارواح کو [illegible] قبول [illegible] رہتی ہے۔

۶۔ کائنات ایک مثالی کل ہے جس کی حقیقت کا ادراک صرف عقلی استدلال ہی کر سکتی ہے۔

افلاطون کے ان افکار سے بعد میں عیسائی متکلمین[1] اور مسلمان [illegible] خدا کا نام [illegible] اور تصوف [illegible] تھے [illegible] افلاطون [illegible] ایک تھا [illegible] اس [illegible] افلاطون اور [illegible] میں شمار ہوتا تھا[2]

ارسطو بھی افلاطون کی طرح ثنویت پسند ہے جو [illegible] افلاطون کی بعض علمی [illegible] پر [illegible] نہ [illegible] افلاطون نے اس بات کو [illegible] کی [illegible] جو عالم [illegible] عالم مادی کی [illegible] کرتے ہیں۔ اس اشکال کو افلاطون نے [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] کی جواب [illegible] ہے۔ [illegible] صورت[3] — افلاطون کی [illegible] سے [illegible] ہوتی ہے۔ کائنات ازل [illegible] مادہ [illegible] موجود ہیں۔ [illegible] بالقوہ[4] یا [illegible] رہتی ہے۔ یہ عمل دنیا میں حرکت و تغیر [illegible] ہے۔ [illegible] کسی حیثیت کو خلق نہیں کرتا۔ ایسا کیسے [illegible] عدم سے [illegible] کا [illegible] علت العلل [illegible] جو [illegible] کی [illegible] جس کی طرف کائنات [illegible] ہے

[illegible]

مارٹن لوتھر نے گرجا کی حکومت کا انکار کیا۔ معلوم ہوا ہے جس ایک منظم فلسفہ اور گلیلیو اور ریاضیات کے ذریعے دیکارت اور لائب
نز نے جو پیش کی ہیں ان میں کیا حس سے ریاضیات، عقل کی بنیاد [illegible] فرانسس بیکن نے قیاس کا منطق کے خلاف قلم
اٹھایا اور فلسفے کو علم کلام [illegible] ارسطو سے منطق کی تعریف بدلی اور مقصد و غایت کو جو افلاطون
نے علت [illegible] اصل محصل [illegible] ارسطو سے [illegible] کر دیئے گئے۔ کوپرنیکس اور گلیلیو نے جس
ماہیت [illegible] قدیم بطلیموس [illegible] مخالفت کی بطلیموس نے [illegible] کائنات کا مرکز قرار دیا تھا
[illegible]
[illegible] گلیلیو [illegible] دریافت کئے [illegible] عمل حرکت [illegible] اور کہا کہ
[illegible] اپنے نظریہ [illegible] گلیلیو نے [illegible]
[illegible] اصولوں سے [illegible] ان مشاہدات سے [illegible]
[illegible] علوم [illegible] صدی [illegible]
[illegible]
[illegible] تحقیقات سے علوم جدیدہ [illegible]
[illegible] اسی طرح [illegible] صدی [illegible]
[illegible] روشنی سے منور ہو گیا

[illegible] جدید فلسفے کا [illegible] فلسفی [illegible]
[illegible] جدید [illegible]
[illegible]
[illegible] فلسفے [illegible] علم [illegible]

A HISTORY OF WESTERN PHILOSOPHY

کے وجود سے زیادہ حقیقی ثابت ہو گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ادراک ذہن کے ادراک ہی سے جانا جا سکتا ہے
اور خارجی اشیاء کا علم ذہن سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ حس سے۔ ڈیکارٹ کی یہ موضوعیت جدید فلسفے میں رفتہ
رفتہ گہری ہوتی گئی اور مثالیت پسندوں نے خاص طور سے اسے مطلق مثالیت کا مضمون بنا
لیا۔ ڈیکارٹ کی موضوعیت سے جدید مغربی فکر میں فردیت اور انفرادیت کے رجحان کو بڑھاوا ملا جو بعد میں
جرمنوں کی مثالیت پسندی میں سرایت کر گیا۔ ڈیکارٹ کے اصل اصول "میں سوچتا ہوں" سامنے ہی میں مرنے
کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہم کسی ایسے ذہن یا علم کا سہارا نہ لیں جو کوئی معروضی معیار رکھتا ہو یا
نہیں رکھ سکتے جو ہر ذہن کی فلاسفی سے ہو۔ یہاں سے کانٹ کی موضوعیت اور فردیت اسی اصول کا
نتیجہ ہے۔ ڈیکارٹ کے ہاں مادہ وہی ہے جس کا ادراک کیا جا سکتے ہیں، وہ دو۔ کانٹ نے
الگ ہو کر معروضی وجود نہیں رکھتیں۔ یہ مثالیت پسندی کا بڑا بنیادی نکتہ ہے

جدید دور میں مثالیت پسندی کی تشکیل کے طور پر اہمیت ہے اور اسی کی بنا پر دوسرے عقل
فکر اور سائنسی ترقی کا عروج ہوا۔ اور فطرت کی جانب لوٹنے کی دعوت دی گئی تاکہ
انسانی ترقی ہو سکے اور سائنس و ٹیکنالوجی کی مطابق تمام مسائل کا حل ڈھونڈا جائے۔ اس دور میں سائنس
اور عقل میں مجموعی معاشرتی اور اقتصادی مسائل کو سائنسی طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی
جائے گی اور سائنس کی مدد سے قدیم توہمات سے چھٹکارا پائیں گے۔ یہ فلسفہ ایک معاشرہ
قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جس میں خیال اور حقیقت ہم آہنگ ہوں گے۔ اور یہ مذہب
کی جگہ سائنس انسانی ترقی کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں اور عقل کو ہی کامل مانتے
تھے۔ مذہب کو سائنس کی مخالفت میں کھڑا کیا گیا اور مذہب کے خلاف تحریک چلی
اور عقل پرستی کو فروغ دیا گیا۔ سائنس کو ایک نیا مذہب بنا کر اس کی پرستش کی جانے لگی

کے وجود سے پیدا ہونے کی حقیقی ثابت ہو جاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ڈیکارٹ ذہن کے ادراک سے ابتدا کرتا ہے
اور خارجی تجربات کا علم ذہن سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ حواس سے۔ ڈیکارٹ کی یہ موضوعیت جدید فلسفے میں رُخ
کی گہری تبدیلی کا نقطۂ آغاز بن گئی اور مثالیت پسندوں نے خاص طور سے اسے اپنے مسلک [illegible] بنا
لیا۔ ڈیکارٹ کی موضوعیت سے جدید مغربی فکر میں موضوعیت اور [illegible] کے رجحان کو [illegible] چنانچہ [illegible]
موضوعوں کی مثالیت پسندی میں سرایت کر گیا۔ ڈیکارٹ کے مسلک "میں سوچتا ہوں" جدید فلسفے میں [illegible]
کا ایک مطلب یہی ہے کہ ہر شخص کے لئے [illegible] ذہن ہی علم کا [illegible] ہے اور علم کا کوئی معروض [illegible]
نہیں [illegible] جرمن [illegible] فلاسفہ [illegible] [illegible] کی موضوعیت اور [illegible] اسی اصول [illegible]
[illegible] ہے۔ ڈیکارٹ کے [illegible] ہے جس کا ادراک کیا جا سکتے ہیں [illegible]
الگ [illegible] معروض [illegible] نہیں رکھتی [illegible] مثالیت [illegible] کا کل ہے۔

جدید [illegible] مثالیت [illegible] کی [illegible] سے [illegible] [illegible] عمل
عقل اور سائنس کی [illegible] تھی۔ [illegible] فطرت [illegible] جانب [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible]
فرانسیسی [illegible] اور [illegible] روشنی کے خلاف [illegible] علم [illegible] اور سائنس
[illegible] معاشرہ اور [illegible] سے [illegible] [illegible]
[illegible] سائنس [illegible] قدیم [illegible] [illegible] ترقی [illegible] معاشرہ
قائم [illegible] [illegible] خیال [illegible] حقیقت [illegible] ہوگا۔ [illegible]
[illegible] انسانی ترقی [illegible] سب سے بڑی [illegible] سمجھنے لگے اور عقل [illegible]
[illegible] تھے [illegible] [illegible] مذہب [illegible] خلاف [illegible]
اور [illegible] روح اور [illegible] ۱۷۸۱ [illegible] [illegible] مذہب [illegible] ہے

جو [illegible] کی [illegible] خود دشمنی کی [illegible]
[illegible] مجھے بیٹھے [illegible] سے کی تھی۔

[illegible] اور [illegible] اصلاح [illegible] کا [illegible] اور [illegible] تحقیق [illegible] اور [illegible] کی [illegible] تھی۔

[illegible] اور [illegible] اور [illegible] کی [illegible] تھا۔ [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible]

ہیوم نے ہیوم کی یہ کہانی فکر سادہ ذہن ہی ہے۔ یہی دنیا کا خاتمہ بھی ہے کانٹ سے پہلے تشکیک پرستوں نے یہی منطقی
نظر کو تقویت دینے میں ہی تھی کہ کائنات میں صرف مظاہر ہیں، ورنہ کائنات کا کوئی وجود نہیں ہے۔ دیکھنے کی
طرح کانٹ نے بھی ثنویت کے ذریعے مذہبی اعتقادات کی بحالی کی کوشش کی۔ کانٹ نے فینومنا اور نومینا کی طرح علم
عالم مظاہر و حقیقی عالم میں فرق کیا۔ اس نے بتایا کہ زمان و مکان کا عالم جس سے سائنس کا واسطہ ہے، عالم مظاہر ہے۔ حقیقی
عالم ہے روحانی یا عقلی وغیرہ، سائنس کی پہنچ سے باہر ہے۔ عقل محض حقیقی عالم کو نہیں سمجھ سکتی یہ تو تضادات
کا شکار ہو جاتی ہے چنانچہ عالم حقیقی محض ایمان سے ہی پہچانا جا سکتا ہے۔ اس نے خدا، روح اور اختیار جیسے تصورات کی
کی توثیق عقلی استدلال سے پیش کر سکتا ہے، اس مقصد کے لئے اخلاقی دعوے کو درست کیا۔ عملی مذہب کی طرح
کسی بھی سائنس کی صورت میں اگر کوئی بھی اخلاقی دلائل سے وجود باری تعالیٰ پر اعتبار و اعتقاد ہو سکے۔

کانٹ کا فلسفہ بنیادی طور پر تنقیدی فلسفہ ہے، جس کی ذہنیت ثنویت پیدا کرنا اس کا مقصد تھا۔ یہ فلسفہ روحانی
فلسفہ کو تقویت دینے والا اور ذہن کی ماہیت سے متعلق جس کی شکل اور صورت مختلف ہے، بغیر کسی ثبوت کے اس
کے خیالات یہ ہیں کہ ذہن کی ساخت ہی ایسی ہے کہ وہ حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتا۔ کانٹ نے وجود باری کی
وحدانیت کو ثبوت کیا۔ ریاضی کے زمان و مکان کا علم اور اس کی ذات وجود نہیں ہو سکتی بغیر خدا کے۔ کانٹ عقل کی سے اس
وجود و عدم کی نفی نہ کر سکے۔ کانٹ کی رو سے ثنویت پیدا کی اور مذہب میں اس کی اصل کا مقصد تھا۔

۱۔ کانٹ نے ثابت کیا کہ خدا وجود ہے اور روح اور اختیار کے حق میں دلائل دیئے ہیں۔
۲۔ وہ مذہب کی اخلاقی قدروں کو ادراک حقیقت نہ سمجھ کر محض خیال ہی بتاتے۔
۳۔ کانٹ کا ارادہ یہ ہے کہ خیال صرف ان اصولوں کی حد تک ہی محدود ہے جو مذہب کو تقویت دیں اور حقیقت
حس اور عقل کا تصور مفید نہیں ہو سکتا۔
۴۔ اس نے اہل مذہب کی طرح عالم ظاہر اور عالم حقیقی میں فرق کیا اور کہا کہ حقیقی علم تک رسائی حاصل کرنے کے لئے

سائنس علوم کی تحقیق کا کام مشاہدات حسب کو حس ادراک و اسے پا لیتا ہے

۵۔ دوروں کا یقینی طور پر یہ کیا ہے مذہب میں صوفیا نے شکل و صورت اور حسی وجود پر قیاس کیا ہے۔
کانٹ کی ثنویت پسندی کا یہ اوصاف تو انسان پر ہیں جو آیا کہ ہے سکی وہ کہ سے وہ ذات کی۔ ما بعد کی طرف
ذہن، ہر روح مصنف سے دو کا تاثر ذہن کی ادراک ہیں۔ جب دونوں وجود موجود ہیں

کانٹ خیال ہے کانٹ کا جو عدم تو حقیقت عقل محض میں نہیں ہو سکتا ہے اس سے جو صوفیوں کا ہیئت ہمارا قریب صحت ہوگا۔ فرو
یونان میں مثالیت پسندی دو جو کانٹ سے دور ہی طرح سے کی مثالیت پسندی کی طرح ہے وہ ان کے مثالیت پسند علامہ
افلاطون، ارسطو وغیرہ عقل استدلال پر پختہ عقیدہ رکھتے تھے۔ مثلاً افلاطون اور پھر ہیگل کا دعوی ہے کہ صرف عقل
استدلال ہی حقیقی علم تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ لیکن کانٹ عقل استدلال وجدان ... کہتا ہے
وہ ادراک حقیقت سے قاصر ہے۔ ... کانٹ کے بعد دو فلسفی ... بحرانی ... بہت ...
... کانٹ ... فشتے، شیلنگ اور ہیگل ... جو ایک ہم ... کانٹ سے
انحراف کیا ہے۔ انہوں نے کانٹ کی لاادریت کو رد کر دیا اور کہا کہ عقل انسانی حقیقت مطلق کا ادراک کرنے
پر قادر ہے وہ کہتے ہیں کہ حقیقت کا کامل ادراک ... صرف عقل ... ہو سکتی ہے۔ ...
کی روح مطلق، وجود مطلق ... فشتے کا وجود مطلق خلاقی ہے۔ شیلنگ کا ... ہے۔ ...
ہیگل کا عقلیت ... وحدت الوجود ... کا وجود مطلق ہے۔
... وجود مطلق ... خیر کی ... ہے اور ... طرح ...
... ہے ... حقیقی وجود ... ہیگل ... کا ...
... ہیں ... جو کرے وہ ... کرتے ... کے اس نظریہ
... مثالیت پسندی ... کہ کائنات کی اصل ذہن ... عالم ... کا ...

میں ذہن اور وجود کی دوئی [illegible] کیا اور کائنات [illegible] لا محدود ذہن ہے، وہ [illegible]
خود ہے۔ فشتے کا فلسفہ [illegible] وحدت الوجود کی یاد دلاتا ہے۔ شیخ محی الدین
ابن عربی کی طرح [illegible] اختیار [illegible]
خلاف [illegible] ہیگل [illegible] ایک فلسفے
و فلسفۂ خودی کے نام سے اسلام کو پیام دیا ہے

شیلنگ کی طبیعیات و روحانیت کا آغاز ہے [illegible] مطلق جمالیاتی [illegible] ایک فنی [illegible]
تخلیق ہے [illegible] شیلنگ [illegible] وحدت الوجود [illegible]
ہے [illegible] اس خیال سے [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]
[illegible] روح مطلق میں [illegible] ہوتی ہے

ہیگل [illegible]
[illegible] وجود مطلق [illegible]
[illegible]
میں [illegible]
[illegible] ہیگل [illegible]
[illegible]
میں ہیگل [illegible]
[illegible]

کی تشریح پیش کی کہ روح ادراک اپنی تخلیق کے اور اپنے وجود کے لئے زمین یا مادہ کی محتاج ہے ہیگل اور مارکس ہر دو حقیقت پسند ہیں جن
کا عقیدہ ہے کہ عقلی استدلال کا مشاہدہ اور حسی تجربہ کے بغیر ذات و صداقت کا کشف ممکن ہے مثالیت پسند
کے اس پہلو سے بحث کی اور وہ تو تحقیق کا نام دیا گیا ہے کہ سارا کا سب علم یقینی بھی انسانی تجربہ سے ابھرتی ہیں
ہیگل کے نقادین مارکس، ولیم جیمز، فرائڈ وغیرہ کہتے ہیں کہ عقلیاتی استدلال کے لئے کچھ موضوع کا ہونا ضروری ہے
جس پر وہ کام کر سکے مگر یہ عقلی استدلال انسانی تجربہ سے ہی ابھر کر یہ موضوع فراہم نہیں کر سکتی علم کے دو پہلو ہیں
حسیت اور معروضیت حقیقت پسند محض حسیت سے قائل ہیں لیکن حسیت ہر موضوع کے کل کو مکمل نہیں دیتی ہے
جبر حسیت کے اقتدار محض سے علم کو ممکن بتاتے ہیں۔ مشاہدہ اور تجربہ موضوع فراہم کرتے ہیں جبکہ عقلی استدلال اس میں ظلم
قائم کر دیتے۔ تجربہ اور عقلی استدلال اور مسائل کر کے موضوع کا منظم کرتے ہیں علم اسی طرح کا نام ہے لیکن قدیم میں سقراط
افلاطون نے حیات سے حق میں منطق اور ایک کا انسانی حسی تجربہ کے واسطے ہی سے علم حاصل ہوتا ہے
جدید دور میں جان لاک، ہیوم، برکلے، کانٹ، ولیم جیمز وغیرہ نے اس فکری رویہ کے حق میں دلائل دیئے۔
تجربیت، منطقیت، ایجابیت اور حقیقت پسندانہ تحریک اسی نہج کی حس سے وابستہ مکاتب کے نقطہ نظر و
تشریحات ہیں۔

ہیگل کے فلسفے میں مادہ ارتقائی عمل ہے جس میں روح عقلی محرک کی حیثیت رکھتا ہے اور کائنات کے
ارتقائی عمل میں شریک ہے۔ اس نے یہ اعتراف دو جگہ کیا ہے کہ ہیگل کا فلسفہ اگر تشریح کیا جائے تو کامل و مکمل نظام ارتقا
کے عمل میں کیسے شریک ہوا اور کس طرح کائنات کے اندر اس کے ساتھ ایک مخصوص صورت پیدا ہوئی۔ وہ سے کامل کیسے کہا جا سکتا ہے
ہیگل اور اس کے متبعین کائنات کی ایک عظیم وحدت تصور کرتے ہیں جس کی بنیاد ذہن ہے۔ وہ اسی کائنات کو
معنی کہتے ہیں یعنی ایک ایسے سوال پر جو روحی صورت میں موجود ہیں۔ اگر ان معروضی معانی کو تسلیم کر لیا جائے تو مادہ پرستی
جدلیاتی اور ذہنی حیات کا ماننا پڑے گا۔ اس سبب کائنات میں معروضی تصورات کرتے ہیں اور وجہ کے جواز سے مد

سے وجود کا اثبات کرتے ہیں۔ جیسے جرمن [illegible] انگریز فلسفی جیمز وارڈ نے جرمن روحانی ثنائیت کی ترجمانی کرتے ہوئے مذہب کی جانب ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ [illegible] ہستی مطلق کے وجود [illegible] مذہب کا [illegible] تسلیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ [illegible] مطلق شخصیت [illegible] وجود مطلق کائنات سے ماوراء نہیں ہے بلکہ اس میں طاری و ساری ہے۔ اس صورت میں مذہب کے شخصی خدا کی نفی ہو جاتی ہے کیونکہ اسے کائنات میں طاری و ساری تسلیم کر لیا جائے تو وہ کائنات کا حامل نہیں رہے گا اور وہ اپنی مرضی سے تبدیلی کرنے پر قادر نہ رہے گا۔ مذہب کے خدا کے لئے ضروری ہے [illegible] شخصیت ہو اور وہ کائنات سے ماوراء ہو۔ [illegible] اس دقت کو [illegible] رفع کرنے [illegible] کائنات میں [illegible] خدا کو خالق ماننا چاہئے [illegible] کائنات [illegible] انسان [illegible] ہے۔ [illegible] کائنات سے ماوراء ہو کر اس میں طاری و ساری نہیں ہو سکتا۔ یہ عقدہ منطقی طور سے حل نہیں ہو سکتا [illegible] جاسکتا ہے۔

جرمن روحانی فلاسفہ اور ان کے مقلدین کے افکار سے [illegible] مذہب نے [illegible] کا کام لیا ہے اور ایک نیا علم کلام مرتب کر دیا ہے [illegible]

جرمن ثنائیت اور مذہب میں مندرجہ ذیل عناصر مشترک ہیں۔

۱۔ کائنات کی ماہیت ذہنی یا روحانی ہے۔

۲۔ شعور یا [illegible] ذہن کائنات کا اصل اصول ہے

۳۔ انسان ذی قصد و اختیار ہے

۴۔ روح یا ذہن [illegible] سے عارضی طور پر وابستہ ہے۔

۵۔ روح مرنے کے بعد بھی باقی رہے گی

(۶) کائنات بامعنی اور بامقصد ہے۔

(۷) حقائق قسمت بدل سکتی ہیں۔

(۸) انسان میں خیر و شر کی تمیز ودیعت ہے اکتسابی نہیں۔

(۹) انسان کے عقل ہی میں خیر کی آگاہی ہے جو اسے زندگی کا راستہ متعین کرتی ہے۔

(۱۰) زندگی کے واسطے مذہب اور عقلیت پسندی کا نقطہ نظر جاری رہے جس کی رو سے انسان کا مستقبل روشن ہے اور
کرشمے ہی جاسکا ظہور ہوگا۔ اسی عقیدے میں مذہب اور عقلیت پسندی کی کشمکش کا راز مخفی ہے۔

سائنس اور عقلیت پسندی کے ارتقا کی داستان ہوگی۔

شعور و فکر کی تاریخ انسان کی وحشت و بربریت میں دریافت کی گئی تو ... صاحب و مذہب ... اور اس کے
ذہن ... سے ... توہمات کے گھروندے سے ... ہٹنے لگے۔ ... ذہنی و عقلی ارتقا کے لحاظ سے
چھٹی صدی عیسوی قبل از مسیح بڑی انقلاب آفریں ہے اس صدی میں ... ایران ... مذہب ... زرتشت
کا ظہور ہوا۔ ... پیدا ہوئے ... روم کے ... ایک ریاست ... فلسفہ اور سائنس کی
داغ بیل ڈالی گئی۔ سائنس ... اور فلسفہ دونوں کا بانی ... کہا جاتا ہے ... کے ... لاکی ... تھا۔ اس کا یہ
مطلب نہیں ... کہ ... فکر و تدبر ... سے ... تھے ... قدیم مصر ... بابل
... فلسفہ ... علم ... اور ... کے ... وہ ... جو فنی ... پر ... لگنے
... منطق ... مابعد الطبیعیات کا کوئی وجود نہ تھا۔ اسی طرح ... عقل ...
... علم ... کے ... تھے ... اور ... تجربات ... تھے ... پہ ... علم
... جو ... رکھتے تھے ... سے ... کیا کرتے تھے ... مثلاً
... تھے ... کی ... دنیا کی ... سے ... ہے

جنگلی قبیلے جیل و دیلم کی نسل سے تھا جو بغداد سے بہت دور تھا۔ ان ترکوں نے عوام کو بادشاہ سے الگ کر دیا۔ اور

دل سے ساری حیات وہ ان کی شوری میں جو بن سکتا کہ [illegible] بالکل وہی بیٹے اپنے دربار کا حکمران

سے باہر رکھنے لگے اور ان کو بہت دور رکھنے لگے اور آسمان کی طرف نگاہ رکھتے تھے۔ ان کے زمانے میں

[illegible] چنانچہ یہی صورت بھی [illegible] پہلے [illegible]

[illegible] جب کوئی وقت قریب آتا [illegible]

[illegible] پاس [illegible]

[illegible]

اس طرح عباسی سلطنت پر سے ترکوں کا [illegible] پڑھ سکتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جاری رہا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دلائل فراہم کئے جو توہمات سے پاک تھے۔ اسے سیدھے پاؤں پر کھڑا کیا اور جدید سائنس کی بنیاد رکھی۔ دوسری طرف طالیس نے یہاں عالم میں پہلی بار یہ سوال اٹھایا کہ کائنات کیسے معرض وجود میں آئی۔ مقصد اس کی تکوین کا اصل اصول کیا ہے۔ طالیس کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ معلوم کرے کہ کائنات ایک ہی شے سے بنی ہے یا مختلف اشیاء سے یا ہر ایک شے کا اصل ایک ہی جوہر ہے۔ طالیس نے اس مسئلہ کا جواب دینے کی کوشش کی اور اس نتیجے پر پہنچا کہ کائنات پانی سے بنی ہے اور پانی ہی اس کی تکوین کا اصل اصول ہے۔ گو طالیس نے اس نظریہ کو صرف دو لفظوں میں بیان کیا لیکن فلسفے اور سائنس کی تاریخ میں یہ بات بہت اہم ہے کہ طالیس نے تکوین کا مسئلہ اساطیر سے ہٹ کر سائنس کی کاوش کی تھی۔ اس پہلو سے وہ یونانی فلسفے کے ایک شاندار مستقبل کا پیش رو دکھائی دیتا ہے جس نے جدید سائنس کو جنم دیا اور باحیثیت فلسفہ کائنات کو دلائی۔ طالیس کی ذات سے فلسفے کی ابتدا ہوتی ہے جس میں مظاہر کائنات میں غور و فکر کر کے ان کی تحقیق و علل اسباب دریافت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

طالیس کے دو ہم وطن فلاسفر انا کسی مینڈر اور انا کسی مینیس نے یہ کہہ کر اختلاف کیا کہ کائنات کی اصل ہوا ہے۔ انا کسا غورس نے کہا کہ کائنات میں جو کچھ بھی تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ حرکت کے طفیل ہوتی ہیں جو لامحدود ہے۔ ہیرا قلیطس کے خیال میں کائنات آگ سے بنی ہے جو ایک دائمی شعلے کی صورت میں حرکت کے سبب ٹکڑوں میں بٹ گئی اور مظاہر عالم وجود میں آگئے۔ اس نے تغیر اور حرکت کی وسعت کا ذکر کر کے ذروں کی پیش بینی کی ہے۔ اس کے بعد یونان میں جو فلسفی آئے ان میں ہیرا قلیطس کا نام بہت اہم ہے۔ اس کا قول تھا کہ کائنات ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔ ہم ایک ہی دریا میں دو مرتبہ نہیں اتر سکتے کیونکہ اس کا پانی ہر وقت بدلتا رہتا ہے۔ اس کے خیال میں کائنات میں کوئی شے ٹھہری ہوئی نہیں ہے بلکہ ہر شے ہر وقت حرکت میں رہتی ہے۔ امپیڈوکلیز کا نظریہ تھا کہ کائنات چار عناصر سے مل کر بنی ہے یعنی ہوا، پانی، آگ اور مٹی سے۔ ان میں محبت اور نفرت کی قوتیں کارفرما ہیں۔ دیمقراطیس کا نظریہ تھا کہ کائنات ازلی و ابدی ذرات سے بنی ہے جو نہایت چھوٹے ہیں اور آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے۔ اس کے نظریہ میں سے طالیس، انا کسی مینیس، ہیرا قلیطس اور دیمقراطیس کے نظریات کا ملاپ ہے۔ وہ ذرات کو غیر مخلوق مانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ یہ ذرات ان کی ترکیب و تشکیل سے اشیاء معرض وجود میں آتی ہیں اور بدلتی رہتی ہیں۔ وہ ذرات ان کی گردش کو غیر فطری ... کی ... اور ... کا بھی قائل تھا ... سمجھتا تھا ... [illegible]

مل مل کر درختوں اور حیوانات میں چلے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ قیاس آرائی بھی کی جا سکتی ہے کہ چاند سورج کی روشنی سے روشن ہے اور
چاند کے سورج اور کرہ ارض کے درمیان حائل ہو جانے سے گرہن لگتا ہے۔

طالیس اور اس کے ہم عصروں کی روایت پسندی دیمقراطیس کے فلسفہ میں نقطۂ عروج کو پہنچ گئی۔ اسے یونیکس سے منتقل کر
ایٹموں کا نظریہ پیش کیا جو خود اس کے نظریات کی نسبت جدید سائنس کے قریب تر ہے۔ اس میں سقراط و افلاطون اور ارسطو
کے برعکس عالم طبعی کی تشریح بغیر کسی علت غائی یا مقصد کے دریافت کی گئی ہے۔ دیمقراطیس کے خیال میں روح اور
عقل ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ روح بھی دوسری اشیاء کی طرح ایٹموں سے مرکب ہے۔ دیمقراطیس ایک طبیعی عمل
روح کے انکار کے علاوہ اس نے حیات بعد موت کو بھی رد کر دیا۔ اس کے خیال میں کائنات میں مسرت اور اس میں کسی اور
ذہن یا شعور کا کوئی وجود نہیں ہے تمام فطری مظاہر بے قصد میکانکی قوانین کے تابع ہیں۔ انسان بھی دوسرے وجود کی
طرح ایٹموں سے مرکب ہے جنہیں وہ سانس کے ساتھ باہر نکالتا اور پھر اندر کھینچ لیتا ہے وہ اس عمل سے بچھڑ جاتا ہے
اور ایٹم منتشر ہو جاتے ہیں۔ دیمقراطیس مذہب سے بیزار ہے اور دیوتاؤں کا تصور وہ کہتا ہے کہ محض عبادت سے انسان
کو خوف زدہ کر رکھنے والی بات ہے اس قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس میں صرف ایٹم ہیں جو میکانکی طور پر حرکت میں رہتے
پاتے ہیں یا بکھر جاتے ہیں۔ دیمقراطیس پہلا مادہ پرست فلسفی ہے جس کا [illegible]
تھا۔ اور بذوق تجسس سے سرشار تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اس کا مدنظر [illegible] زندگی کا
مقصد مسرت کا حصول ہے جو میانہ روی اور تہذیب نفس سے حاصل ہوتی ہے۔ [illegible] ہیجان اور جوش [illegible] کا
مخالف ہے۔ [illegible]
اس کا نفس اس کی عقل [illegible] اس کے خیالات سے اپیکیورس [illegible] متاثر ہوئے تھے [illegible]
یک وہ مسرت اور انسانی مساوات کا قائل تھا۔ اس کا قول ہے۔

" [illegible] "

اس دور کے مادیت پسندوں کے جو اصول ہو گئے مادیت پسندوں کی فکر و نظر کی اساس بن گئے درج ذیل ہیں

۱۔ مادہ ازلی ہے اور مکان میں پھیلا ہوا ہے۔

۲۔ مادہ ازلی اور غیر فانی ہے۔

۳۔ مادے میں حرکت کی صلاحیت موجود ہے۔

۴۔ تمام حرکت مقررہ قوانین کے تحت جاری ہے۔

۵۔ شعور اور ذہن بھی دوسری اشیاء کی طرح ایٹموں سے مرکب ہے۔

۶۔ کائنات میں کوئی واقعہ بغیر سبب کے نہیں ہوتا۔ ہر سبب کا اپنا ایک سبب ہوتا ہے۔

۷۔ عالمِ دین کا کوئی وجود نہیں ہے۔ مادہ ہر چیز کا [illegible] ذات سے [illegible]

۔ روح ذہن ہی کا دوسرا نام ہے۔

۔ انسان موت کے بعد مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے حیات بعد الموت محض وہم ہے۔

۔ عالمِ مادی کا کوئی مقصد و غایت نہیں ہے۔

اس عالم میں مرکزی حیثیت کا تسلسل [illegible] فطری قوانین میں عمل ہوتی ہے۔

دور کے مادیت پسندوں کا نقطۂ نظر آگے چل کر [illegible] کائنات اور مظاہرِ فطرت کے مشاہدوں کو تحقیق کے انداز میں [illegible] پیش کی گئی [illegible] کاوش کائنات سے ہٹ کر انسان اور اس کے مسائل تک محدود ہو گیا اور [illegible] کائنات کا [illegible] انسان کے [illegible] کیا جانے لگا۔ [illegible] [illegible] مادیت پسند [illegible] کا اصل [illegible] [illegible] کائنات کا اصل [illegible] حقیقت ہے۔ [illegible] [illegible] اس شے کا وجود ہو [illegible] حقیقی وجود [illegible] عقل [illegible] جان سکتے ہیں

وہ کہتا ہے کہ دو حسیں عالم ظاہر کا مادہ ہے جو محض وحدت کی حقیقی ہے وہ وہم باطل ہے۔ وہ حقیقی وہ عالم ظاہر ایک ترقی تھا بیت
پسندوں کی حسیت ثابت ہوئی۔ ایلیاٹیوں کی وحدت الوجود کے اثرات ثنائیت پسندی کے علاوہ تصوف اور حسیت پر بھی ہوئے
یہ کہنا غور طلب ہے کہ [illegible] قرب ہے۔ اس پہ وحدت کا [illegible] اعتراض کیا تھا کہ تعلیم وحدت کی نہیں
حسیت کی ہے۔ ایلیاٹیوں میں احدیت یا وحدت الوجود [illegible] وحدت پسندی سے گریز کہ وہ کائنات کی کثرت کو وجود واحد کہتے ہیں۔
ابدیوں میں حسیت پسندوں ثنائیت پسندوں اور باطنیہ [illegible] کا نام [illegible] واسطہ تھا مجموعہ پیش یا ثنائیت
پسند کہ کوئی بھی احدیت پسند [illegible] نہیں ہو سکتا۔ احدیت میں ایک [illegible] اختیار شخص کا [illegible] لازم آتا ہے۔ احدیت
اور روحانیت میں [illegible] نہیں ہے [illegible] عقل استدلال پر [illegible] تھا۔ وہ کہتا ہے کہ کسی شے پر [illegible] نظر نہیں کیا
جا سکتا [illegible] حقیقت پسندی کی اس روایت سے [illegible] انکار [illegible] ثبوت
ثبت کیے۔

سقراط، افلاطون اور ارسطو کے بعد یونانی فلسفے میں ثنائیت پسندی کا رجحان غالب آ گیا جس کا ذکر ہم ثنائیت کے ضمن
میں کر چکے ہیں۔ ان کے افکار کی مقبولیت کے باعث وحدت پسندی کی روایت دب کر رہ گئی۔ ارسطو کے بعد یونانی معاشرہ زوال
پذیر ہو گیا۔ اس سیاسی انتشار کا اثر فکر و نظر پر بھی صاف دکھائی دیتا ہے ۳۲۳ ق م میں یونان [illegible] کا ایک صوبہ بنا
دیا گیا۔ [illegible] فلسفے اور دوسرے علوم کی تدریس کا کام یونانی غلاموں کے سپرد کر دیا گیا یونان کے
[illegible] ملکت [illegible] کے وقت [illegible] ہو گئے تھے۔ [illegible] دو مکاتب فکر [illegible]
[illegible] لذتیت اور [illegible] جن کے بانی ایپی کیورس اور زینو [illegible] تھے۔

ایپی کیورس کا تعلق دیماقریطس کی روایت سے تھا اور وہ بھی وحدت پسند تھا۔ دیماقریطس کی طرح اس کا عقیدہ یہ تھا کہ عالم مادی
ایٹموں سے مرتب ہے [illegible] ترتیب پاتے یا منتشر ہو جاتے ہیں اور مادی [illegible] ایٹم تمام جسم [illegible] حرکت
کیے ہوئے ہیں [illegible] دلیل یہ ہے کہ [illegible] ہم خوشی یا غم [illegible] محسوس کر سکتے تھے [illegible] ایٹم بھی [illegible]

۔ جیسے دولت یا شہرت کی ہوس کے مصائب ہیں۔ البتہ وہ چاہتا ہے کہ بعض کی فطرت کا تشکیک سے دور ہونا ایسی قدر ہو اختیار کی جائے دوستی
سے قدر انسانی روح کی تحریر پر بہت اچھے معانی ثابت ہوتی ہے جس کی درستی کر دینا ہی ہمارا فلسفہ ہے۔ ہمارے مطابق یہیں انسانی حیات
کے خطاب ہے علم حاصل کرنے کے لئے درس یا شاہد ہر مسرت کا سیدھا فرض ہوتا ہے۔ اخلاق تعلق ایک ایسی مرضی ہے جو
مسرت بخش ہو اور ضرورت ہے جو راحت کا باعث ہو۔ چنانچہ وہ کام جن سے ایک بڑی حد تک غم ہو جانا ہے چنانچہ نہیں ترک ہی کر دینا چاہئے۔ ان
ذوقی لذائذ اور ان لذائذ پر ترجیح رکھتے ہیں جو کہ خاص ہی دائمی مسرت سے عبارت ہوتی ہے۔ اخلاق بغیر مقصد کے بالذات
نہیں ہے بلکہ مسرت ہے جس کے ذریعے سے سیاسی کام کر کے یا ان لوگوں پر پریشانی کا باعث ہوتی ہیں۔ جسے ایک مرد دانا سیاسی امور میں
دکھ، پریشانی اور گھٹن سے بچنے کی تدبیر کرے اور تمدن کی ہنگامہ آرائی سے بس تا حد امکان کنارہ کش رہے۔
وہ مسرت کے حصول کی کوشش کرتا ہے اور وہ دوستی ہے جو اس نے ایک کسی باہمی دوستی کی ہو۔ غرض
دوستی نہیں ہے کہ وہ کسی غیر سے ملاپ کرے اور اپنے لئے بھر حال دوستی کو تیار رہے۔ اس سے یہ دوستی
جو علوم اور دوسری چیزوں سے حاصل کر لیا مسرت بخشتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ جس قدر ہو سکے علم
اور دولت دونوں کی رفاقت بہتر تھی۔ جب وہ مرا تو اس سے پہلے چند دوستوں کے لئے وصیت
چھوڑی تھی۔ اپنے شاگردوں کی طرح کے لئے جنھیں کی کوشش کی گئی یقین تھا کہ اس کی طلب کی وجہ سے تھا دیا ہو
کہ اس سے مسرت نہیں بلکہ آزادی حاصل ہوتی ہے۔
ایک اور مسرت پر بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسان کو دو چیزوں کی خوشی سے دور رکھتی ہیں۔ ایک موت کا خوف، دوسرا
حکم بیوں و حساب حیات بعد الموت کا خوف ہے جس کی وجہ سے انسان مسرت کے حصول میں ناکام رہتا ہے۔ اس کا سبب بھی
یہ حقیقت ہے کہ ان کی موت کے تصور پر بعض ہی کے قابو ہیں۔ اس لئے عام آدمی کی وحشت ہوتی ہے اور اسے دیا ہے۔ اس لئے
موت کا خوف بے جا ہے کیونکہ جب تک ہم ہیں موت نہیں ہوگی اور جب موت ہوگی تو ہم نہیں ہوں گے۔"
ابیقورس کی تحریریں ضائع ہو چکی ہیں۔ صرف چند خطوط اور بعض اقتباسات ملتے ہیں۔

[illegible]

¹ KOSMOPOLITE

[illegible] سائنس کی ترقی [illegible] متاثر ہو کر وہ

[illegible] تجربے [illegible] فلسفے [illegible] علم [illegible]

[illegible] تحقیق [illegible] دور [illegible]

[illegible] ہابس [illegible]

(۱۵۸۸ ـــ ۱۶۷۹ء) [illegible]

[illegible] علم [illegible]

[illegible]

[illegible] تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو سکتے ۔

[illegible] :

[illegible] انسان [illegible]

[illegible]

[illegible] تجربے [illegible]

[illegible] کرے ۔

[illegible] (۱۶۳۲ ـــ ۱۷۰۴ء) [illegible]

[illegible] تجربیت [illegible] روایت

۱ SENSATION ۲ MOTION ۳ THOUGHT

۔ کے اہل مذہب کی طرح صوفی ذہن اپنی شخصیت تسلیم کرنے پر مجبور تو نہیں ہو سکے تھے اعتبار کو بھی ساز پسند کیا گیا کہ شاعری
رنگ اختیار کیا ہو گا تو صوفیانہ علم نے جس سے عمل کا تقاضا کیا پڑھتے گا۔ وحدت الوجود کے دور میں صوفی شاعر نے
اور اس کو ہمہ اوست کے قائل ہیں دنیا کی حد پر وحدت کے ہاں کی " ہمہ اوست " ہیں۔ حقیقت کے سب ہی کہ ہر وحدت کا
اس عہد وحدت پر جو شکل اختیار کی دنیا میں کثرت کی علامات پھیلنے سے وحدت بنی ہیں اور عالم میں ہر جگہ پر ملی
ہم کو تصوف وحدت کا پی لیا جا سکے چنانچہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے علم کا افق ہے کہ حال کا وحدت الوجود کے
خدا اور کائنات میں کسی نام کا فرق ہے۔ وحدت ہے تو سب کے تصور میں ہی اسی طرح وحدت الوجود کو
شاعرانہ قسم کا اظہار کیا ہے۔

پانچ سو سال (۱۲۰۰ - ۱۷۰۰ء) تک صوفیانہ نظم ایک خود طرز بن کر ادب میں حاوی رہی اس سے ایک
مشہور مثنوی پر جس سے فارسی شاعری کا اسلوب مستحکم ہوا۔ وحدت الوجود کی مذہب، رنگ اور زندگی کا رویہ صوفیانہ
ہے جو بہار ادب پر گیا ہے ۔ صرف اس بات تک محدود نہیں کہ صوفیانہ بنا وقت کے نظام کی
تجربہ سے ہی تعلیم سے ملی تحقیق و صوفیانہ پر لکھا جا سکتا ہے۔ اس اصطلاح الہی " تحقیق " استعمال ہوا دوسری طرف
مذہب اور سائنس میں حد اختیار کیا گیا۔

تاریخ مسلم میں یہ امر کہ وحدت پسند اور ان میں صوفیانہ خود [illegible] کی طرح وحدت الوجود میں
[illegible] کرتے ہیں ، اس کا تعلق ابتدا سے عقل سے پہلے اور روحانی طریق پر عمل پیرا ہوں اور اس سے حیرت پڑتی ہیں۔
خود فروری کا احساس کی طرح وحدت الوجود بھی گئی ۔ دنیا نظر مذہب کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔ مذہبی تعلقات
بھی گئی اور [illegible] اس کے ترجمان تھے۔ جب شاعری کا رنگ بھی گہرا ہے۔ فارسی شاعری کا طرز اپنی تہذیب کو دیکھ کر
اور سائنس کی روشنی میں ایک نیا مذہب قریب تھا ، ان میں [illegible] " سے بڑا حصہ دوسرے اہل مذہب
مجالت ، بلند خیال سے قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے علم کی روشنی میں عقلیت کے دور میں شاعری علوم عرفان کی

[illegible] گئے۔ [illegible] یورپ کی [illegible]
[illegible] حیدری [illegible]
[illegible]
[illegible] ترقی [illegible] اعتقاد تھا۔ [illegible]
[illegible] جاتے تھے۔ [illegible]
[illegible] عالم [illegible] ترقی [illegible]
[illegible]
[illegible] حیدری [illegible] خلاف اخلاق
[illegible] علم [illegible] جاتے تھے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کمالات [illegible] حیدری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ضروری ہے۔
[illegible] جمہوریت اور اشتراکیت [illegible] دلائل دیئے۔ [illegible]

انداز کتابت سے تفصیل جائے مناسب ہوگا۔

[illegible]

دی جائے تو کچھ عرصہ کے بعد ریاست کی ضرورت باقی نہ رہے گی اور وہ مرجھا جائے گی۔ اس سے گویا جھٹکارا ملے

طبقاتی کشمکش اور اداروں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ معاشرے کی تمام برائیوں کی جڑ ذاتی املاک ہے۔

دولت کے ذرائع پر چند افراد کے قبضے سے معاشی غلامی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جب اشتراکی معاشرہ قائم ہو گا تو انسان نیکی اور شرافت سے بہرہ ور ہو جائے گا۔ ...

سے ... انسان فطرتاً نیک ہے ... نیکی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ ...

... ذاتی املاک ...

... پیدا ہوئیں۔

... انسان ... فطرت ... خراب ...

... معاشرے ...

... وقت ...

... صورت

... جائے

... جا

... ہو

... گیا۔

... کے مطابق۔

...

کو ایسے جوڑ [illegible] دیکھا جا سکتا ہے۔

"[illegible]

[illegible]

عوام سے خلاف [illegible]

[illegible] کوشش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۔ ناقص تدریس

۶۔ پیداوار کی نامنصفانہ تقسیم

ہر ملک و قوم میں [illegible]

[illegible]

مورخ ڈاکٹر جان ولیم ڈریپر کا جو ایک امریکی مورخ تھا، اس کا ان ایام زمانے کے مشاہیر میں شمار تھا۔ یہ امریکہ میں رہتے ہوئے بھی سائنس پر کتب لکھتے تھے اور مذہب و سائنس کے موضوع پر تحریر کرتے تھے۔ وہ امریکہ کا ایک عالم فاضل شخص تھا۔ اس کی کتاب معرکۂ مذہب و سائنس کلیسا اور سیاست کے اتحاد و تشدد اور ترقی کا بیان ہے۔ یہ کتاب دنیا بھر میں بہت مقبول ہوئی اور کئی زبانوں میں ترجمہ کی گئی۔

" مذہب اگر تو خود بخود ہے سے مربوط کر سکتا ہے تاکہ وہ اپنے نظام کے مسئلے حل کرے اور جو کچھ جو اس کے نظام میں معاملہ ہے، جو ترمیم کرنے کا حق اسی ادارے کو ہے اور اسی سے اتحاد و تحریک حاصل ہو تو وہ عوام کے معاملات پر مسلط ہے۔ یہ ریاست و کلیسا کا معاملہ اور ہر ایک تحریک کا حق ان کے اتحاد میں ہے۔ اسی طرح ہم کو تو ترقی سے برداشت کرنا پڑے گا۔ ایسی ہی صورت میں اگر ان پر کوئی سخت حالت ہو تو یہ عوام کی بے بسی کی حالت ہے، اگر وہ اس دنیا میں رہ کر بھی دل کی مراد پوری کر لیں تو گویا انہوں نے جنت حاصل کر لی۔"

مورخ ڈاکٹر ڈریپر ریاست و کلیسا کا اتحاد اور اس کا جو دور تھا اس کو بیان کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ کس طرح عوام پر جبر ہوا، اخلاقی حالت خراب ہو گئی، اخلاق اور دین کا نام باقی رہ گیا، عام لوگ ہر طرح کے ظلم و جبر سہتے رہے۔ عوام کو اخلاقی اور روحانی تربیت سے محروم رکھا گیا اور مذہبی اصلاحات اور حقیقی اخلاق کی ترقی کا راستہ بند ہو گیا۔ مورخ ڈریپر اپنی کتاب "نظام عقائد" میں لکھتا ہے

" مقدس وجود کی دنیا میں انسان کا دین تمام تعصبات کا انسداد کرتا ہے۔ جس کے ذریعے سے عام انسان ہدایت پاتے ہیں۔ انسانیت سے محبت کرنے والے گروہ اور افراد ہر عقل و خرد کا احترام واجب ہے۔ عدالت کی محبت لازمی ہے کہ انسان اپنی عقل و خرد سے کام لے۔ یہ سچائی کا علم حاصل کرنے والے ہیں۔

ا؎ DOGMA

فطرت پر اصلاح کی بنیاد رکھے، اپنی ضرورت کے مطابق نئے [illegible] معاشرے

کے معاد کو عمدہ رکھے، اپنی ذات سے [illegible] کہ حقیقت [illegible]

[illegible] اسی صورت میں وہ [illegible]

[illegible] کی [illegible] کہ جو کچھ [illegible] حقیقت ہے؟ [illegible] ہے۔

[illegible] حقائق [illegible]

معلوم ہوگا کہ [illegible] کی تخلیق [illegible]

[illegible] صورت [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] چاہتے ہیں کہ [illegible] اپنی [illegible] تخلیق [illegible]

[illegible]

[illegible] انسان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بات [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ [illegible]

کا مشاہدہ ہم دیکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھر کہتا ہے " [illegible]

اور دوست [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] "

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میں داخل کر دیا۔ مارکس اور اینگلس کے مطابق فوئر باخ مابعد الطبیعیات میں تو مادیت پسند رہا مگر اخلاقیات میں عینیت پسند رہ گیا ہے۔ مارکس اور اینگلس نے عینیت پسند ہیگل سے عینیت کو خارج کر کے اس کی جدلیات کو قبول کیا اور جدلیاتی مادیت کی نسبت بیان کی۔ وہ ڈارون کے نظریوں کی عقلیت اور سائنسیت سے بھی متاثر ہوئے اور ان کی میکانکی مادیت سے مطمئن نہیں تھے۔ جدلیاتی مادیت کے اصل اصول درج ذیل ہیں۔

۱۔ مادہ شعور پر مقدم ہے یعنی مادہ پہلے تھا شعور، ذہن یا نفس مادے کے ارتقا سے اس کی صورت پیدا ہوا۔ ذہن مادے کی ایک صفت ہے۔ یعنی کہ ذہن و شعور بجز مادی پیداوار ہے اور محض مادی شے۔ عینیت پسندوں کا یہ دعوی درست نہیں ہے کہ ذہن نے مادے کو خلق کیا ہے کیونکہ ارض کے وجود کو کروڑوں برس گزر چکے ہیں جب کہ انسان کا ظہور دس لاکھ برس قبل ہوا تھا

۲۔ مادہ ذہن و شعور سے الگ ہی مستقل بالذات صورت میں موجود ہے۔ کائنات میں کسی قسم کے ماورائی ذہن و شعور کا کوئی وجود نہیں ہے۔

۳۔ کائنات میں حرکت ہی سے مسلسل تغیر اور تبدیلی ہے۔ سب اشیاء مسلسل حرکت و تغیر کی حالت میں ہیں۔

۴۔ ہر شے میں اپنی ضد موجود رہتی ہے جو اس کی نفی کرتی ہے۔ اس نفی کی نفی کی بدولت اثبات اور نفی کے اتحاد سے پھر جدلیاتی عمل شروع ہو جاتا ہے۔ یہ قانون ہیگل کی جدلیات سے ماخوذ ہے۔ مارکس نے ہیگل کی عینیت کو انکار ... میں منتقل کر دیا ہے اور تضاد و کشمکش کو اصل اصول بنا دیا ہے۔

۵۔ کائنات کی اشیاء یا معاشرے کے مظاہر ایک دوسرے سے الگ تھلگ موجود نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں چنانچہ سیاسیات، اخلاقیات، معاشیات، ادبیات، فن باہم پیوست ہیں۔ اور ایک دوسری کو متاثر کرتی رہتی ہیں

۶۔ نظام معاشرہ دو قسم کی بنیادوں پر مشتمل ہے۔ ... بنیادی وجود ... ذرائع پیداوار ...

پیداواری ترقی اور پیداواری علاقوں تنازعات میں جمہوریت سیاسیات فلسفہ مذہب اخلاق،
ادب وغیرہ کی بالائی عمارت تعمیر ہوتی ہے

۷۔ جدلیاتی مادیت اور تاریخی مادیت ایک ہی مسئلہ کے دو پہلو ہیں۔ جب معاشرہ انسانی پر جدلیاتی مادیت
کا اطلاق کیا جائے تو اسے تاریخی مادیت کہتے ہیں۔ جس طرح مادہ پر جدلیاتی ... اسی
طرح معاشرہ کے مادی حالات کا عکس ان کے مذہب، سیاست، اخلاق، علاقائیت پر پڑتا
ہے۔ تاریخی مادیت میں پیداواری قوتوں اور پیداواری علاقوں و معاشرہ و معاشرت پر طبقوں کا
جدوجہد ... جو معاشی احوال کی تاریخ کے ارتقا کا محرک ہے، وہ سیاسی، معاشرتی،
اخلاقی، مذہبی اور فنی قدروں کا تعین کرتے ہیں۔

۸۔ ذہن مادی ایک ہے جیسا کہ اس کا مسئلہ ... تعلقات کا فکر ... حقیقی ... عکس ہے یعنی وہ کرتا ہے
مختلف ... ذہن میں ... عکس
ہوتا ہے ... کتاب دیکھتا ہے تو اس ... کتاب کی چیز حاصل ہوتا ہے
عکس ہوتا ہے یعنی جیسے کتاب ... ہے ... اس ... حقیقت کا عکس

۹۔ فکری ... حسی اور عقلی ہیں ... ذہن کا عکس ... ذہن
خارجی حقائق ... علم اس وقت
ملتا ہے جب وہ عمل سے مطابقت رکھتا ہو ... عمل ہی ...
کا مسئلہ ہی ہے ... حسیات کی صورت اختیار کرتی ہیں پھر
صورت سے ... محسوسات ... خیالات
ذخیرہ ... کئے جاتے ہیں

۱۱۔ علم اکمل سے زیادہ علم سے عمل نہیں پایا جا سکتا۔ [illegible] اور جس عمل کے پیچھے کوئی [illegible]
[illegible] ہے۔

۱۲۔ [illegible]

[illegible]

۱۳۔ [illegible]

۱۴۔ [illegible]

ڈنگل جو پروفیسر تھا۔ کسی مدرسہ کے نظریات سے منحرف ہو گیا۔ اگرچہ اس نے ملی جلی
صورت میں ڈنگل کی وحدت [illegible] کو اپنایا۔ [illegible] پر مبنی [illegible] لیکن اس نے
[illegible] اس نے [illegible] صداقت یا حقیقت [illegible] جس کا
[illegible] نظر [illegible] سے متاثر ہے
[illegible] ایک [illegible] کے تحت ترقی [illegible] ہے
اس [illegible] اور [illegible] خود [illegible] اخلاقی انسانی اس
[illegible] سے متعلق ہیں۔ [illegible] سب سے اہم [illegible] کے سی
[illegible] سیاست [illegible] کی کلیات ہیں
[illegible] کا نام دیا گیا ہے۔ [illegible] ایک حد تک اس انقلاب سے
متاثر ہوئی۔

[illegible] ایک [illegible] زمان [illegible] کی تشریح [illegible]
[illegible] وحدت [illegible]
[illegible] نظر [illegible] انسان [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] ایک [illegible] زمان [illegible]
[illegible] عالم [illegible]
[illegible] ایک [illegible] مستقل [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] نظریہ [illegible] تفریقی قوانین علیل [illegible]

---

1 SPACE-TIME CONTINUUM 2 DIMENSION 3 COSMIC TIME
4 DIFFENTIIL CAUSAL LAWS

[illegible]

[illegible]
INDETERMINACY

جب مادہ شکل اختیار کر لیتے ہیں تو یہ سب سبب و مسبب کی گرفت میں آ جاتی ہیں۔ یہاں ایک حکایت کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن ڈاکٹر جانسن اپنے کسی دوست کے ساتھ گلی میں جا رہا تھا اور مادے کی اہمیت پر دونوں میں بحث ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر جانسن کا دوست بشپ برکلے کا ماننے والا تھا، مادے کے وجود سے انکار کر رہا تھا۔ ڈاکٹر جانسن نے چلتے چلتے راستے میں پڑے ہوئے ایک پتھر کو ٹھوکر سے اچھال دیا اور کہا میں نے مادے کے وجود کے لئے یہی ثبوت کافی ہے۔ یہ پتھر آج کل کی اصطلاحات کی رو سے توانائی کی آزاد و دلہروں ہی کی مجموعی صورت تھا لیکن اپنی ٹھوس صورت میں یہ پتھر قانون سبب و مسبب کی گرفت میں تھا۔ اسی لئے ڈاکٹر جانسن نے ٹھوکر ماری تو وہ پرے جا گرا۔ ان مفہوم میں ہم مرئی کائنات کو مادی کہہ سکتے ہیں جہاں یہ قانون سبب و مسبب کار فرما ہے۔ آزادی ارادی یا قدر و اختیار توانائی کی لہروں کی حرکت میں ہو تو ہو لیکن جب یہ لہریں ٹھوس مادے کی صورت اختیار کر لیتی ہیں تو ان پر قانون سبب و مسبب حاوی ہو جاتا ہے۔

جدلیاتی مادیت پسندوں کو اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ مادے کی ماہیت کیا ہے کیونکہ اس بات کا معلوم کرنا سائنس دانوں کا کام ہے وہ تو اتنا جانتے ہیں کہ مادے کی ماہیت خواہ کچھ ہی ہو وہ معروضی صورت میں موجود ہے۔ ادھر ڈگلس کہتا ہے کہ ایٹم کے اجزا کی حرکت آزادانہ ہے۔ ہائزن برگ کے خیال میں الیکٹران آزادی ارادی رکھتے ہیں لیکن اس سے عالم طبیعی میں قانون سبب و مسبب کی نفی نہیں ہوتی گویا اس مرئی کائنات پر طبیعی قوانین کا تصرف باقی و برقرار ہے۔ پلانک اور آئن سٹائن بھی کائنات کی معروضیت کے قائل ہیں میکس پلانک کہتا ہے:

"خارجی عالم کا انحصار ہم پر نہیں ہے بلکہ وہ مستقل بالذات حیثیت میں موجود ہے ہمیں اس کی حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے۔ خارجی عالم پر حاوی قوانین کا انکشاف ہی میرے خیال میں سائنس دانوں کی زندگی کا حیرت انگیز مسئلہ رہا ہے۔" آئن سٹائن کے الفاظ ہیں:

"تمام طبیعی علوم کی بنیاد یہ عقیدہ ہے کہ خارجی عالم ادراک کرنے والے موضوع سے آزاد و بے نیاز ہے"

نو حقیقت پسند بھی عالم کے حقیقی و معروضی ہونے کے قائل ہیں۔ نو حقیقت پسندوں کے خیال میں خارجی عالم حقیقی عالم ہے اور اسے

حرفِ آخر

جے۔ جی۔ فریزر "گولڈن بو" میں لکھتا ہے۔

"انسان کی آرزوئیں، حسرتیں اور تمنائیں ہر کہیں ایک جیسی رہی ہیں، اس لئے اس نے ان کی تکمیل اور تشفی کے لئے جو وسائل اختیار کئے ہیں وہ بھی ملتے جلتے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس مقصد کے لئے پہلے اس نے جادو کا استعمال کیا اور پھر مذہب کے ذریعے سے سائنس تک جا پہنچا۔ جیسے جیسے اس نے ایک بچے کی طرح یہ جانا کہ احساس عجز و خود اعتمادی اس کی تشفی کا سامان فراہم کرتی ہے جیسے بچے کو بھوک لگے تو وہ روتا ہے، اور اسے فوراً دودھ مل جاتا ہے مگر بڑا ہونے کے بعد جب اسے یہ احساس ہوا کہ ہر خواہش اور تمنا کی تشفی پیدا نہیں کرتی تو اس نے ان غیر مرئی ہستیوں کا سہارا لیا جو مظاہرِ فطرت کے عقب میں کارفرما ہیں، اور جنہیں اس نے اپنی ہی طرح کے مگر اپنے سے بہت بڑے انسان تصور کر لیا اور انہیں دیوتا بنا کر ان سے حاجات طلب کرنے لگا۔ اس مرحلے پر مذہب نے جادو کی جگہ لے لی لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ اس کا شعور بیدار ہوا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ یہ فوق الفطرت ہستیاں اس کے اپنے تخیل کی تخلیق ہیں۔ اور اس کے بگڑے ہوئے کام سنوارنے سے عاجز ہیں تو اس نے فطری مظاہر پر دوبارہ غور کیا اور قانونِ سبب و مسبب دریافت کیا جس پر تحقیقی علوم کی بنیادیں رکھی گئیں۔ اسے معلوم ہو گیا کہ کائنات پر چند ایسے قوانین حاوی ہیں جو غیر متبدل ہیں۔ اور جنہیں اختیار کر کے وہ اپنے ہی زور سے اپنے مقاصد کی تکمیل کر سکتا ہے۔ یہ دور سائنس کا ہے۔ سائنس ہی کے ساتھ انسان کا مستقبل وابستہ ہے۔"

ہم نے اپنا سفر زردشت کے وقت سے شروع کیا تھا جو سائنس پر آ کر ختم ہو گیا۔ ہم نے دیکھا کہ زردشت کے وقت سے انسان نے

اس بے کراں کائنات کے ساتھ تخلیقی اور جذباتی رشتہ جوڑ کر اپنی بے بسی اور وحشت کا مداوا کرنا چاہا۔ انہوں نے مظاہر کائنات سے روحیں
منسوب کیں اور ان کے ساتھ روحانی یگانگت پیدا کر لی۔ مماثلت سے مناسبت اور مطابقت کی یہ کوششیں جادو، دیومالا، مذہب اور ما
پسندی کی صورت میں جاری رہیں۔ جیسے جیسے ذہنی ارتقا ہوتا رہا انسان کی وحشت جذبہ تجسس و حیرت میں بدل گئی قوانین فطرت
کا کھوج لگانے اور ان سے کام لینے کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اعتماد نفس کو تقویت ہوئی۔ دور دراز کے مدت سے
پسندی تک انسان کی ساری کوششوں کا ماحصل یہ تھا کہ کسی طرح وہ موت اور فنا پر قابو پا لے اور اپنی روح کی بقا کے حوالے
ہو جائے۔ سائنس کے ارتقا کے ساتھ اس نے روح اور حیات بعد الممات سے قطع نظر کر لی اور کائنات میں اور سر زمین پر اپنے مقام کو
تعین کرنے کی ٹھان لی اور عالم بالا کے بارے میں پریشان ہونے کی بجائے وہ اسی دنیا میں اپنی فرصت، مسرت کو احسن طریقے سے
گزارنے کے سائنس نے ایک نیا حقیقت پسندانہ نقطۂ نظر بخشا اور اسے ذہنیت، باطنیت اور روحانیت سے دامن بچا کر
اپنے معاشرتی تعلقات کو سلجھانا چاہا۔ اس کوشش میں اس کے ذہن پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ بلا اختلافی کا خاتمہ کر کے ہی وہ
ایک ایسا معاشرہ قائم کر سکتا ہے جس کے تمام افراد مسرت، خوشحالی اور آسودگی کی زندگی بسر کریں۔ جدید ہئیت سے
کائنات کی بے کراں وسعتوں اور اتھاہ پہنائیوں کا انکشاف کیا ہے لیکن اب انسان ان سے خوف زدہ نہیں ہے بلکہ وہ
وہاں تک کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ اب وہ اپنی ذات کے سوا کسی ماورائی الوہی ہستی کا سہارا لینے کے بارے میں نہیں سوچتا۔ وہ
ہے کہ موت اٹل ہے اسلئے وہ اپنی زندگی سے پوری طرح لطف یاب ہونے کا متمنی ہے۔ جہاں سائنس نے اسے فانی
ہونے کا احساس دلایا جذباتی سہارا بھی چھین لیا وہاں اسے اپنی ہی ذات پر بھروسہ کرنے کی ہمت بھی دلائی ہے اسے معلوم ہو گیا
ہے کہ اب وہ جذباتی لحاظ سے بچہ نہیں رہا بلکہ بالغ ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے ایک بالغ شخص اپنی ذات کے سوا کسی اور
کا سہارا تلاش نہیں کیا کرتا۔ گزشتہ ہزاروں برسوں کے توہمات اس کے ذہن و قلب میں اس بری طرح راسخ ہو چکے ہیں کہ ان سے
پیچھا چھڑانا آج کل گزشتہ کی نسبت سہل ہو گیا ہے لیکن وہ جانتا ہے کہ وہ کسی بھی مذہب یا ایک ذہنی اکسیر کے
وہ ایک دن حقائق کا سامنا کر ہی لیتا ہے۔ انسان کو امید واثق ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن اپنے سیاسی، معاشی اور عمرانی مسئلے

سمجھانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ رد عمل کی علامت جادو، دیو مالا، مذہب اور مثالیت پسندی موت اور فنا کی شکست پر مصر رہتے تھے۔ سائنس نے نجات سے جنم لیا تھا۔ سائنس کا تعلق ... آگہی کے ذریعے حیات کی روشنی سے ہے۔ اور حقیقت و دانش یہی ہے کہ موت کے گھور اندھیاروں میں گم ہو جانے سے پہلے آدمی زیادہ سے زیادہ حیات کی روشنی سمیٹنے پر آگاہ ہو جائے اور جگنو کی طرح گم ہو جانے سے پہلے اپنے چاروں طرف چمک اور روشنی بکھیرتا رہے۔ اسے علامہ اقبال نے یہی اس کا اصل مقام ہے۔